بفضلہ تعالیٰ

تاریخ حالات اودھ مؤلفہ منشی رام سہائے تمنا موسومہ

افضل التواریخ

حصہ دوم

احسن التواریخ

در مطبع تمنائی واقع لکھنؤ باہتمام منشی پورنچند صاحب طبع شد

۱۸۷۹ع

اعلان ضروری

تاریخ ہذا موسوم بہ **افضل التواریخ** حصۂ دوم احسن التواریخ نام
اہل مطابع و تاجرانِ عالیشان کی خدمت مین التماس ہے کہ یہ دونون
حصے جسقدر مطلوب ہون مطبع تمنائی واقع محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ سے طلب فرمائین
مگر خود انکے چھاپنے کا قصد نفرمائین — انشاء اللہ اب تیسرا حصہ بھی موسوم بہ
[illegible]ف التواریخ جسمین اور حالات ضروری وارد درج ہونگے بہت جلد زیور طبع سے آراستہ
ہوکر شائع ہوگا — چونکہ جملہ حالات ضروری حصہ ہذا یعنی افضل التواریخ مین نجال[illegible]
سکے لہذا وہ باقیماندہ حالات عہد شاہی مثل تذکرہ وزرا وغیرہ و جغرافیہ
[illegible] حالات متعلق ارادہ وغیرہ تیسرے حصہ مین درج ہونگے
[illegible]

بفضل مبدع تاریخ جہان و صانع کون و مکان
این تاریخ مشتمل بر نسب میرزا قر یوسف تا واجد علی شاہ و بیان حکومت شیوخ و اولاد
برہان الملک و تفصیل دفاتر و فوج و جغرافیہ و تذکرہ شاہزادگان اودھ مع تصاویر موسوم
افضل التواریخ
حصہ دوم
احسن التواریخ
ثمرہ طبع رسا و نتیجہ ذہن ذکا منشی بے نظیر دبیر الا تحریر منشی رام سہای صاحب
متخلص بہ تمنا خلف اکبر منشی پورن چند صاحب ساکن محلہ نوبستہ متصل محلات لکھنؤ
در مطبع تمنائی واقع لکھنؤ بسعی منشی پورن چند طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیان وہ مد بسم اللہ سے شانِ خدائی ہے
کہ خامے نے بھی سجدے کے لیے گردن جھکائی ہے

حمد بیحد اوسی باغبان حقیقی کو زیبا ہے جسکی آبیاری رحمت سے بوستان جہان مین تازگی بے اندازہ ہے اور شکر بیحد اوسی نخلبند گلشن آفاق کو روا ہے جسکی نسیم فضل و کرامت سے گلہاے وجود خلقت مین رنگ و بوے تازہ ہے۔

حمد اوسکو جس کے حکم سے بادِ سحر چلی
حمد اوسکو جس نے دہر کی غنچون کی بی کلی
حمد اوسکو جسکے بوسے دلِ گل ہے باغ باغ
حمد اوسکو جسکے لطف سے بسنے لگا دماغ
حمد اوسکو جس نے بخشا ہی جوبن بہار کو
حمد اوس کو جس نے رنگ دیا لالہ زار کو
حمد اوسکو جسکے لطف سے عالم ہے کامیاب
حمد اوسکو جسکے مہر سے ذرہ ہے آفتاب

نام ایسے کبریا کا تمنا زبان پہ ہے
جسکی ہمیشہ چشمِ کرم انس و جان پہ ہو

سر زمین دل و دماغ اوسی یکتاے دو جہان کی قدرت بیچون کا ایک کرشمہ ہے۔ گلوے قمری مین فوق تعشق کا طوق و صداے کوکو کا ذوق اوسی ماہر اسرار کی حقیقت کا ایک شمہ ہے نرگس شہلا کی چشم پرخمار سنبل پیچان کی زلف بیمار بلبل کی صداے دلکش و شیرین۔ گلہاے

تازہ و ترکی قبائے نادر و رنگین ۔ سبز بختان چمن کی شگفتہ روئی ۔ مرغان بوستان کی نغمہ آرائی و خوش گلوئی ۔ سوسن کی زبان درازی ۔ طاؤس کی عشوہ پردازی ۔ بہارستان جہان مین جو یہ سامان نظر آتے ہین اوسی حدیقہ آرائے حقیقی کی قدرتون کا جلوہ قدرت دکھاتے ہین ۔ الحق حق وہی ہے جو آفرینندۂ عالم و پروردگار روزگار ہی ۔ انسان ضعیف البنیان کو سوائے رضا و تسلیم کے کیا اختیار ہے بڑے بڑے عالی ہمتون نے اِس راہ دشوار و منزل سخت گذار گُنہ حقیقت مین قدم اوٹھایا ۔ مگر منزل مقصود حقیقت معبود حقیقی کا مطلق پتا نپایا ۔ پھر اِس ذرّۂ بمقدار کی کیا حقیقت جو حیطۂ تحریر مین لائے اور اس بندۂ خاکسار کی کیا طاقت جو سلسلۂ تقریر پر لائے

کہان مجال تمنّا جو قیل وقال کرے ۔ بیانِ شانِ خداوند ذوالجلال کرے
پس ایسے موقع پہ خاموشی وادب کے سوا ۔ عبث ہے کوئی جو اِس رمز پر خیال کرے

تمہید تالیف کتاب

یہ خاکپائے ارباب فضل و ذکا رام سہائے تمنّا مولف کتاب ہذا تہ دل سے جناب باری مین شکر و سپاس ادا کرتا ہی جسکی تائید غیبی کی بدولت اِس وقت دل عقیدت منزل کے خیالات خواہشات گوناگون و کاہشات دُنیائے دون سے بری ہوکر ایک ایسے مشغلے کی طرف متوجہ ہوگئے جو اِس بندہ گمنام کے بقائے نام کے باعث تصور کیئے جاتے ہین اور جنکو صاحبان علم دوست بھی اپنی تفریح طبع کا ایک ذریعہ ٹھیرلیتے ہین ۔ ظاہر ہی کہ اِس دنیائے ناپایدار و سرائے پرخوف و آزار مین کوئی فرد بشر ایسا نہین جو مصائب روزگار و حوادث لیل و نہار سے نالان و گریان نہو اور کوئی جاندار ایسا نہین جو اس گنبد پُر گزند مین پھنسکر حیران و پریشان نہو مگر پھر بھی امید بڑی چیز ہی کسی نہ کسی طرح انسان اپنے غم غلط کرنے اور جی بہلانیکا سامان کر ہی لیتا ہی اور جس طرح سے ہوتا ہے اپنی عمر عزیز بسر ہی کر دیتا ہے

اے تمنّا بے کلی مین وس طرف بہلائیں جی ۔ جس طرف ہم کار موزون پر مخاطب پائین جی

المختصر خلاصۂ امتحان ارباب دانش یہی ہے کہ جو بن پڑے کر لو ورنہ زندگی کی طرح نام بھی برائے نام ہی پھر نہ آغاز ہے نہ انجام ہے پس یہ حقیر سراپا تقصیر بھی اسی گرداب حیرت مین چکر کھایا کیا اور زور دست و بازو آزمایا کیا آخر کار بقول معروف

بھر کارے کہ ہمت بستہ گردد ۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد

فضل پروردگار عالم و عالمیان شامل حال تمنائے بیدل ہوگیا کہ اشغال جہان کو محض بے ثبات سمجھکر تالیف و تصنیف کتب پر مائل ہوگیا - گو افکار دنیاوی سے مؤلف بھی حسب قاعدۂ لیل و نہار راتدن پست و بے بند و بست رہا اور تحصیل علوم و فنون مین بھی حسب دلخواہ دستگاہ کامل حاصل نکر سکا پھر میرے پست خیالات مین بلندی و رفعت پسندی خاک ہوتی مگر بمصداق مصرعہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست * کچھ نہ کچھ شوق کتب بینی و شعر و سخن چلا ہی گیا جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ چند کتابین مفید عام طیار ہوگئین اور مہربانی طابع کی بدولت زیور طبع سے آراستہ ہوکر مشہور دیار و امصار ہوگئین ان جملہ کتابون کی فہرست و دیگر حالات متعلقہ احقر خاتمہ کتاب پر درج ہونگے - واضح ہو کہ ۱۸۷۶ع مطابق ۱۲۹۳ھ مین اس ہیچ میرز نے ایک کتاب تاریخ اودھ موسوم بہ **احسن التواریخ** نثر اردو مین لکھی تھی اور اوسمین بطور اختصار جملہ حالات اودھ از ابتداے عہد راجگان ہنود و انقراض سلطنت اسلام و استیلاے دولت علیہ انگلشیہ مع کیفیت سوانح حیرت افزا و وقائع عبرت پیرا متعلقہ بغاوت سرکشان فوج ہند و خصوص باغیان اودھ درج کیئے تھے مگر تاہم بہت سے ضروری حالات بسبب ضیق فرصت درج کتاب نہوسکے **لمؤلفہ**

کیا کہون مجبور تھا فرصت نتھی معذور تھا ۔۔۔ تھا وہی ہونا جو اوس اللہ کو منظور تھا

مگر اوسوقت سے ہمیشہ یہی فکر تھی کہ جو حالات قابل یادگار زمانہ لکھنے سے باقی رہ گئے اون کو بھی حتی الوسع قلمبند کر دینا چاہیئے القصہ بمصداق کل امر مرہون باوقاتہا اب وہی سامان پیش ہوگیا کہ جملہ حالات و کوائف ضروری متعلق صوبہ اودھ بعد جد و جہد فراوان و کوشش بے پایان فراہم ہوگئے لہذا وہی حالات کتاب ہذا مین جسکا نام **افضل التواریخ** رکھا گیا ہے درج کیئے جاینگے امید ہے کہ جملہ عاقلان انصاف پسند و صاحبان دانشمند جہان کہین کوئی غلطی پائین دامن عفو سے چھپائین اور اس عاصی پر معاصی کو دعاے خیر سے یاد فرمائین -

تمہید آغاز حالات تاریخ

ناظرین تاریخ بین پر مخفی و مستتر رہے کہ جملہ معاملات ملک و حالات والیان ملک سے اول تو آگاہی کامل ہونا ایک بڑا مشکل امر ہے اور بالفرض اگر جملہ حالات ابتدا سے انتہا تک بہم بھی ہوجائین اور درج کتب کئے جائین تو اونکے صحت کی ذمہ داری بھی نہایت نازک کام ہے اور علاوہ برین یہ بھی ممکن ہے کہ جملہ حالات ایسے ضروری بھی نہین ہوتے جنکے درج ہونے سے ناظرین

باتمکین کو کوئی فائدہ سیر اوٹھائین بلکہ اس حالت مین ایسے حالات روزمرہ کو شامل تاریخ کرنا طوالت
سے خالی نہین پس اس ہیچ میرز کی راے ناقص مین وہی بات پسند آئی جس سے
ناظرین کی زیادہ سمع خراشی بھی نہو اور کوئی ضروری حال جسکا بطور یادگار درج تاریخ ہونا
فرض ہے لکھنے سے فروگذاشت نہونے پائے لہذا انھین خیالات کے موافق
راقم نے اودھ کے جملہ حالات ضروری بہم پہونچا کر اس تاریخ کی ابتدا سے ایسی بنیاد
ڈالی کہ انتہا تک وہی التزام قائم رہے جس سے حصہ آخر تک حالات زمانہ حال بھی
اوسی قاعدے سے درج ہو جائین جنکی آگاہی سے تاریخی فائدے اپنے اثر سے ناظرین
تواریخ کو حظ وافر و لطف خاطر بخشین۔ اودہ کی اکثر تاریخین نظر حقیر سے گذرین اور
واقعی اونکے مؤلفون نے حتی الوسع کوئی حال ایسا نچھوڑا جنکے درج اور شایع ہونے
کی ضرورت رہگئی ہو مگر یہ ظاہر ہے کہ پچھلی تاریخون مین اوسی وقت کے حال لکھے گئے
جہان تک کہ مؤلفان تواریخ کو دریافت ہوئے اور دوسری بات یہ ہے کہ کسی نے
اختصار پر نظر رکھی اور کسی نے کسی حال کو ضروری سمجھا اور کسی نے اوسی حال کو قابل
اشاعت نہ سمجھکر قلمبند نہ کیا۔ پس اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ علم تواریخ
نہایت نازک کام ہے اور تاریخ بنانے والے کو اس کام کے لیئے تجربہ کامل ہونا چاہیے
الغرض مآل اس تحریر کا یہ ہے کہ علم تواریخ مین جہانتک خیالات و تحقیقات
کو وسعت دیجائے وہین تک تاریخ کی عمدگی و صحت کا سامان ہے لہذا اس خاکسار
نے اس کوچہ دشوار مین اپنی قوت کے موافق بہت خاک چھانی اور جہان تک تحقیقات
حاصل ہو سکی کوئی پیروی دفکر باقی نہ رکھی اور خوب غور کرنے سے یہ بات آئینہ دکھا
کہ ابھی تک بہتیرے حالات اودھ ایسے قلمبند ہونے سے باقی رہگئے جنکے دیکھنے
کی ہمارے ملک کے باشندون کو بڑی تمنا ہے۔ پس اس تاریخ مین حتی الوسع
وہی حالات ضروری درج ہونے کی اور اوسی ابتدائی سلسلہ قائم کرنے کی
ضرورت آن پڑی جسکے آغاز سے انجام تک ناظرین والاتمکین کو مکمل واقعات
سمجھ جانے کا موقع ملے۔ جملہ حضرات باتوقیر و ارباب روشن ضمیر واقف ہین
کہ سنہ ۱۱۳۲ھ مطابق ۱۷۱۹ء سے سنہ ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۷ فروری سنہ ۱۸۵۶ء تک
میر محمد امین نیشاپوری سے لیکے نواب سعادت خان برہان الملک اول صوبہ دار اودھ

یہ خاندان عالیشان اس ریاست اودھ مین حکمران رہا بلک عہد غازی الدین حیدر خلف نواب سعادت علیخان بہادر سے اس ملک مین بادشاہی کا نام نیک قائم ہوا لیکن گردش لیل ونہار کے کاروبار تو عقل وفہم سے باہر مین تھوڑے سے ہی زمانہ مین کچھ اور ہی نیرنگ تازہ نظر آنے لگا یعنے واجد علی شاہ آخر بادشاہ اودھ تک خاندان میر محمد امین نیشاپوری کی حکومت کا چراغ ہوا سے گردش فلکی کی بدولت ایسا کچھ جھلملایا کہ بالکل گل ہوگیا اور خداوند کریم کی مشیت نے دوسرا ہی طور پیش نظر کر دیا۔ اس صوبہ اودھ کا جناب ملکہ عالیہ قیصر ہند دام سلطنتہا کی عملداری مین آجانا سب سے بڑا واقعہ قابل یادگار اودھ ہے بغاوت ۱۸۵۷ء کی کیفیت اور انتزاع سلطنت اودھ کی شرح صورت اس خاکسار نے پہلے ہی احسن التواریخ یعنی تاریخ اودھ مین قلمبند کردی۔ پس اس موقع پر اون حالات کے ذکر سے کوئی غرض خاص نہین بلکہ اتنی بات کہدینے سے یہ منشا تھا کہ اس خطے مین تھوڑے ہی زمانے کے درمیان طرح طرح کے انقلاب پیش آئے۔ اب خلاصہ اس قیل وقال کا یہی ہے کہ اس خطۂ مین زیادہ تر اونھین صاحبان عالیشان کے حالات قابل یادگار ہین جنکا خاندانی سلسلہ خاندان بادشاہان اودھ سے قائم ہے یا اونھین متوسلان و واسطہ داران سرکار شاہی کا ذکر لائق درج ہے جنھون نے رفاقت شاہان اودھ کی بدولت اپنے حالات کو قابل اشاعت ٹھہرا دیا۔ اور ابھی ان حالات کو عرصہ دراز بھی نہین ہوا کہ تقویم پارینہ سمجھے جائین پس اب ہم اس تاریخ مین فہرست ذیل کے مطابق حالات درج کرتے ہین۔

(۱) تفصیل انساب واحساب خاندان شاہی اودھ از ابتداے میرزا قرا یوسف تبریزی نیشاپوری تا واجد علی شاہ بادشاہ اودھ مع بعض حالات ضروری۔

(۲) تذکرہ عبدالرحیم خان صوبہ دار اودھ۔

(۳) تذکرہ شیخ عبدالمکارم صوبہ دار اودھ۔

(۴) سوانح جملہ فرمانروایان اودھ از عہد میر محمد امین برہان الملک تا عہد واجد علی شاہ آخر بادشاہ اودھ۔

(۵) تفصیل دفاتر عہد واجد علی شاہ مع کیفیت طریقہ اجراے احکام وغیرہ۔

(۶) تفصیل پلٹن فوج تلنگان ونجیبان ورسالجات سواران توپخانہ مع لقب ہر پلٹن وتفصیل انگریزان ملازم ریاست شاہی اودھ۔

(۷) تمہید حالات انتظام اودھ موافق عہد شاہی۔

(۸) تفصیل علاقجات وپرگنات وگڈھی ہر علاقہ تا زمان واجد علی شاہ بقید نام تعلقہ وتعداد اضراب توپ وشمار سپاہیان متعلقہ ہر گڈھی مع بعض حالات تعلقداران عہد شاہی وکیفیت سرزمین مقامات اودھ۔

(۹) تذکرہ شاہزادگان اودھ۔

(۱۰) خاتمہ کتاب مع حال مؤلف۔

بیان انساب واحساب خاندان واجد علی شاہ بادشاہ اودھ

نمبر	نام حکمران	کیفیت
۱	مرزا قرا یوسف ترکمان تبریزی نیشاپوری	اس نے فرط شجاعت سے حضرت قطب الدین امیر تیمور صاحب قران سے چند بار جنگ کی مگر فتح نہوئی بعد وفات امیر تیمور شاہزادہ حضرت جلال الدین میران شاہ سے مقابلہ کیا اس مقابلہ مین میران شاہ جان بحق ہوا شاہ رخ مرزا ابن امیر تیمور گورکان نے مرزا قرا یوسف پر لشکر کشی کی مرزا موصوف یعنی مرزا قرا یوسف اوسی عرصے مین بعارضۂ تپ [illegible] عالم بقاکو سدھارا۔
۲	جہان شاہ	جہان شاہ فرزند قرا یوسف کو بادشاہ عادل نے شاہی تبریز پر سرفراز کیا اور مراجعت فرمائی۔

ن	نام حکمران	کیفیت
۳	بداغ شاہ	بداغ شاہ برادرزادہ جہان شاہ تخت حکومت پر جلوہ فرما ہوا۔
۴	حسن علی مرزا	حسن علی مرزا پسر بداغ شاہ وارث ملک وتاج ہوا اور شاہزادۂ ناصر مرزا مصروف حکمرانی رہا۔
۵	منصور مرزا	منصور مرزا ریاست کا حاکم ہوا۔ اس مدت مین ولایت ایران شاہ عباس اول نبیرہ پسر شاہ طہماسپ صفوی کے قبضۂ اقتدار مین آئی اور سرزمین تبریز کو (جو پایۂ تخت اتراک واقع ایران تھا) تسخیر کرنا چاہا اور مع لشکر گران پہونچکر اور شاہزادہ منصور مرزا کو ساتھ لیکر نیشاپور مین حسب دلخواہ سیورغالی مقرر کیا۔
۶	مرزا محمد قلیخان بیگ	مرزا محمد قلیخان بیگ پسر شاہزادۂ منصور مرزا۔
۷	جعفر خان بیگ	جعفر خان بیگ پسر محمد قلیخان بیگ۔
۸	باز مرزا محمد قلیخان بیگ	باز مرزا محمد قلیخان بیگ پسر جعفر خان بیگ۔
۹	محمد شفیع خان بیگ	محمد شفیع خان بیگ پسر محمد قلیخان بیگ۔
۱۰	محمد جعفر خان بیگ	محمد جعفر خان بیگ پسر محمد قلیخان بیگ۔ محمد شفیع خان بیگ کی چار دختر بطن خواہر خالو میر اسمعیل سے تھین۔ ۱۔ دختر۔ مرزا مسیح کو (جسکی سیادت مین گفتگو ہے) منسوب تھی اور یہ دختر عفیفہ مادر مرزا محمد علیخان و نواب مرزا رحیم خان تھی۔

نمبر	نام حکمران	کیفیت

۲۔ دختر اپنے بھتیجے عزت الدولہ میرزا محمد بخش [illegible]
برادرزادہ [illegible] خان [illegible]
کو [illegible] سعید [illegible] میرزا جعفر [illegible]
[illegible] محمد قلی خان [illegible]
[illegible]

۳۔ دختر میرزا یوسف کو منسوب تھی اور اسکے بطن سے
سید محمد خان و میرزا شاہ میر خان و میرزا امیر خان و
میرزا جعفر تولد ہوئے۔
یہی موصوفہ بمقام نجف گڈہ ضرب چوب خیمہ سے ہلاک
ہوئی تھی۔
۴۔ دختر [illegible] بیگم والدہ نصیر الدولہ نواب عبد المطلب خان
بہادر و میرزا محمد حیدر خان و میرزا علی اکبر خان تینوں
سلسلہ نسب ان صاحبوں کا طاؤس جنان امام حسن
مجتبیٰ علیہ السلام تک پہونچتا ہے۔
جعفر خان بیگ موصوف کے دو پسر یعنے پسر بزرگ
میرزا محسن پسر کوچک میرزا مقیم۔ بطن دختر میرزا نصیر
خواہر عینی نواب برہان الملک خلد آشیان سے تھے
ہر چند خان مذکور کے اور بھی محل تھے لیکن سب محلوں
[illegible] نامدار یہی محل تھا۔

ذکر نسب سعادت خان برہان الملک

میرزا نصیر و میرزا یوسف دو بھائی عینی نیشاپوری

نمبر	نام حکمران	کیفیت
		حسینی موسوی تھے - میرزا النصیر کو فرشندہ کائنات نے دو فرزند عطا فرمائے - پسر کلان میر محمد باقر و پسر خورد میر محمد امین - عہد شاہ عالم یعنی بہادر شاہ سنہ ۱۱۱۹ ہجری مین میرزا النصیر مع میر محمد باقر کے ہندوستان مین آیا اور براہ بنگالہ در عظیم آباد پہونچا چندے برطبق تواردشجاع الدولہ بہادر ناظم بنگالہ متکفل کار دربار نظامت رہا اسی زمانے مین محمد باقر کے فرزند متولد ہوا جسکا نام محمد خان مخاطب بہ شیر جنگ ہوا اور آخر کار صوبہ داری کشمیر پر سرفراز ہوگیا - بعد چندے میرزا النصیر نے دار البقا کا راستہ لیا - میر محمد امین سنہ ۱۱۲۰ ہجری مین ولایت سے عظیم آباد آیا اور باتفاق برادر بزرگوار روانہ شاہجہان آباد ہوا ہرچند میر محمد امین - میر محمد باقر برادر بزرگ سے سن و سال مین کمتر تھا لیکن نور فراست و [illegible] اوسکی پیشانی روشن تھی اطراف شاہجہان آباد میں [illegible] عالی پیشون سے موافق ہوکر بعض مقام حاصل [illegible] بعد عرصہ چند سربلند خان بہادر صوبہ دار گجرات سے شناخت حاصل کی اور خدمت میر منزلی بھی پائی ایک روز خیمہ نواب موصوف کا ایک [illegible] ناہموار [illegible] ہوا اور [illegible] اور نواب صاحب [illegible] مین [illegible]

نمبر	نام حکمران	کیفیت
		نواب ممدوح نے میر محمد امین کو طلب کر کے شکایت شبینہ تازہ کی اور کہا کہ تم دماغ ہفت ہزاری رکھتے ہو۔ میر محمد امین بسبب غیرت رفاقت نواب سے جدا ہوا اور شاہجہان آباد کا عزم کیا۔ نواب نے روکنے مین اصرار کیا جسکی وجہ سے میر محمد امین نے کہا کہ ارشاد حضور کو بشارت من اللہ سمجھا ہون اور رخصت ہو کر شاہجہان آباد مین داخل ہوا اور براے رتن چند دیوان وزیر اعظم قطب الملک نواب عبد اللہ خان سے ملکر ۲۹ سنہ ۱۱ ہجری مین سند علاقہ ہندول و بیانہ جمعی اٹھارہ لاکھ روپیہ کی حاصل کی اور اونھین دنون دختر نواب محمد تقی خان صوبہ دار اکبر آباد سے اپنی شادی کتخدائی کی اور قبل اس سے بنت سید طالب محمد خان آصف جاہی و دختر اشرف علی خان بہادر انھین کو منسوب تھین اور اوسوقت مین انکی لڑکی یعنے والدہ ماجدہ نواب شجاع الدولہ بہادر لبن پنجسال ہمراہ پدر بزرگوار موجود تھی المختصر جب ۳۲ سنہ ۱۱ ہجری مین پیشگاہ ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ دہلی سے صوبہ دار اودہ ہوا میرزا مقیم خواہرزادہ اپنے کو بذریعہ تحریر طلب کیا اور اپنی دختر کلان کی شادی اوسکے ساتھ کردی اور نیابت صوبہ اودہ پر سربلند کیا جس کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ میرزا مقیم کو خطاب صفدر جنگ کا عہد حضرت محمد شاہ مین ملگیا۔
۱۱	میرزا محسن و میرزا مقیم	میرزا محسن و میرزا مقیم پسران جعفر خان بیگ از بطن دختر میرزا نصیر خواہر عیانی نواب برہان الملک

نمبر	نام حکمران		کیفیت	
			خلد آشیان زوجہ نام میر محمد امین تھا اور بخطاب برہان الملک نواب سعادت خان بہادر ممتاز تھا تھے۔	
			نسب میر محمد امین برہان الملک نواب سعادت خان بہادر حسب تفصیل ذیل ہے۔	
			میر محمد امین - ابن - میرزا نصیر - ابن میر محمد امین - ابن - میر محمد جعفر - ابن - قاضی میر شمس الدین مشہور نجفی - ابن سید محمد - ابن سید غیاث الدین محمد - ابن - سید علی - ابن سید سراج الدین علی - ابن سید اسحق - ابن - سید محمد - ابن سید یحییٰ - ابن - سید غیاث الدین محمد - ابن - سید محمد - ابن سید موسیٰ - ابن - سید قایم - ابن - سید علی - و ابن سید جعفر - ابن - سید حسین المقدم - ابن - سید عبد الحی - ابن - سید عمی - ابن سید ارقم - ابن سید عبد القادر ابن سید تاج الدین ابن - سید فخر الدین - ابن سید محمد زید - ابن الامام الہمام جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام۔	
			نواب برہان الملک نے صدر جہان بیگم عرف نواب بیگم دختر کلان اپنی کو خواہر زادہ میرزا مقیم پسر راضیہ بیگم بنت کلان محمد نصیر کے عقد میں دیا - اور اپنی نیابت سے سرفراز کیا۔	
			اسمائے دختران میر محمد امین	

۱- صدر جہان بیگم کلان عرف نواب بیگم -
۲- نور جہان بیگم عرف بنگا بیگم زوجہ نصیر الدین حیدر بیگ خان ابن میر شاہ میر
۳- ہمایون بیگم عرف مہدی بیگم -
۴- محمدی بیگم -
۵- آمنہ بیگم -

تفصیل اولاد نواب منصور علی خان صفدر جنگ -

نمبر ۱ - پسر - نواب شجاع الدولہ بہادر -

ذکر اولاد نواب شجاع الدولہ بہادر وزیر عرش منزل

نواب شجاع الدولہ بہادر - ۲۴ - ذیقعدہ ۱۱۶۸ ہجری کو بعمر بست و شش سالگی مسند نشین ریاست ہوئے - اور ۱۶ ذیقعدہ ۱۱۷۵ھ کو حضور شاہ عالم بادشاہ دہلی وزیر نامزد ہوئے - اور ۲۲ - ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری کو بعمر ۴۵ سال اس جہان فانی سے عالم باقی کو سدھارے -

نمبر	پسر	اولاد نواب شجاع الدولہ بہادر
۱	//	آصف الدولہ بہادر وزیر زادہ عرف میرزا مانی از بطن آمۃ الزہرا یعنے بہو بیگم صاحبہ -
۲	//	سعادت علیخان بہادر وزیر زادہ عرف میرزا منگلی -
۳	//	عضد الدولہ مبارز الملک میرزا شہامت علیخان بہادر ظفر جنگ عرف میرزا جنگلی - انکی زوجہ امانی بیگم بنت محمد حسین داماد شجاع الدولہ ابن زین العابدین خان بطن زینت بیگم عرف بڈہن بیگم دختر نواب محمد قلیخان سے پیدا تھی -
۴	//	امین الدولہ معین الملک ناصر جنگ عرف میرزا مینڈہو -

نمبر	پسر	اولاد نواب شجاع الدولہ بہادر
۵	//	معین الدولہ عنایت علی خان ۔
۶	//	شمس الدین حیدر ۔
۷	//	سیف علی خان ۔
۸	//	حیدر علی خان کرنجی ۔
۹	//	نجم الدین حیدر ۔
۱۰	//	فخر الدین حیدر ۔
۱۱	//	محمد علی خان ۔
۱۲	//	نجابت علی خان ۔
۱۳	//	شجاعت علی خان ۔
۱۴	//	میرزا بابر ۔
۱۵	//	رستم علی خان ۔
۱۶	//	بہادر علی خان ۔
۱۷	//	صفدر علی خان کلان ۔ جو فیض آباد مین رہتے تھے اور عہد واجد علیشاہ تک زندہ رہے ۔
۱۸	//	غضنفر علی خان ۔
۱۹	//	صادق علی خان ۔
۲۰	//	سراج الدین حیدر ۔
۲۱	//	حسین علیخان ۔
۲۲	//	کمال الدین حیدر ۔
۲۳	//	بہادر علیخان میرزا بہادر ۔ بعضونکا قول ہو کہ یہ ربیبہ تہا ۔
۲۴	//	صفدر علی خان ۔

نمبر	دختر	نام بنات نواب شجاع الدولہ بہادر
۱	"	سنگین بیگم ۔ منسوب بہ میرزا بندو صاحب ۔ یہ لاولد فوت ہوئے
۲	"	سینی بیگم ۔
۳	"	ولایتی بیگم کلان ۔
۴	"	آمنہ بیگم ۔ منسوب بہ نجف خان ۔
۵	"	جہان آرا بیگم ۔
۶	"	حاجی بیگم ۔
۷	"	جمنی بیگم زوجہ اول صمصام الدولہ عرف میرزا ججو ۔
۸	"	عزت النسا بیگم ۔
۹	"	اشرف النسا بیگم ۔
۱۰	"	گوہر آرا بیگم ۔
۱۱	"	چمپا بیگم ۔
۱۲	"	زیب النسا بیگم ۔
۱۳	"	سینی بیگم ۔
۱۴	"	زبیدہ النسا بیگم ۔
۱۵	"	بھنگا بیگم ۔
۱۶	"	گنو بیگم ۔
۱۷	"	براتی بیگم ۔
۱۸	"	صدر النسا بیگم زوجہ ثانی صمصام الدولہ بہادر عرف میرزا ججو ۔
۱۹	"	محمدی بیگم ۔
۲۰	"	ولایتی بیگم خورد ۔
۲۱	"	بدہو بیگم ۔
۲۲	"	انجم النسا بیگم ۔ عہد واجد علیشاہ تک زندہ تھیں ۔
۲۳	"	لطف النسا بیگم ۔ منسوب بہ اسد الدولہ رستم الملک میرزا

نمبر	دختر	نام بنات نواب شجاع الدولہ بہادر	
		محمد تقی خان بہادر فیل جنگ - ان کے فرزند دلیر الدولہ دلاور الملک محمد علیخان بہادر فیروز جنگ تھے - ان کی اولاد کا تذکرہ علیحدہ درج ہوگا -	

تذکرہ اولاد نواب آصف الدولہ بہادر وزیر اودہ

نواب آصف الدولہ بہادر عرف میرزا امانی جو بعد نواب شجاع الدولہ بہادر عرش منزل کے ۲۲ - ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری کو بعمر ۲۷ سال ریاست اودہ پر جلوہ فرما ہوئے اور ۲۸ - شہر ربیع الاول ۱۲۱۲ ہجری کو بعمر پنجاہ و یکسال نہضت فرمای باغ ارم ہوئے

نمبر	اولاد	اولاد نواب آصف الدولہ بہادر	
۱	پسر	نواب وزیر علیخان بہادر وزیر اودہ پسر خواندہ -	
۱	دختر	موتی بیگم دختر خواندہ زوجہ فتح علیخان بن نواب احمد علیخان شوکت جنگ بن نواب میرزا علیخان برادر بہو بیگم صاحبہ -	

اولاد نواب وزیر علیخان بہادر وزیر اودہ

نواب وزیر علی خان بہادر پسر خواندہ نواب آصف الدولہ بہادر نے بعد وفات نواب آصف الدولہ عدن مقام ماہ ربیع الاول ۱۲۱۲ ہجری میں مسند ریاست پر جلوس کیا مگر بوجوہ چند در چند ریاست سے معزول ہو کر کلکتہ میں قید کیے گئے اور وہیں پیمانہ عمر چھلک گیا -

تفصیل اولاد نواب سعادت علیخان بہادر وزیر اودہ

نواب سعادت علی خان بہادر - ۳ شعبان ۱۲۱۲ھ کو پینتالیس سال کی عمر میں مالک مسند نشین ریاست اودہ ہوئے - اور ۲۳ - رجب ۱۲۲۹ ہجری کو

۶۳ - سال کی عمر مین جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہوئے -

نمبر	پسر	نام پسران نواب سعادت علیخان بہادر جنت آرامگاہ
۱	//	غازی الدین حیدر بادشاہ اودہ -
۲	//	محمد علی شاہ بادشاہ اودہ -
۳	//	شمس الدولہ نجم الملک میرزا احمد علیخان بہادر صولت جنگ انکو دختر نواب شوکت الدولہ عرف میرزا جمعہ کی منسوب تھی جسکا لقب حضرت بیگم تہا اور عہد نواب سعادت علی خان مین عہدہ نیابت وجرنیلی پر سرفراز تہا -

نمبر	پسر	نام پسران و دختران میرزا احمد علی خان
۱	//	ناظم الدولہ بہادر کلکتہ مین فوت ہوئے - اور انکی اولاد حسب ذیل ہے - نام پسران - ۱ - فخر الدولہ ۲ - صاحب میرزا ۳ - ناظم میرزا - نام دختران ۱ - مبارک بیگم - ۲ - بیگم جان - ۳ - وزیرہ بیگم -
۲	//	یمین الدولہ میرزا علیخان بہادر اور انکی اولاد حسب ذیل ہے - نام پسران - ۱ - میرزا عابد علی ۲ - میرزا جعفر علی - ۳ - میرزا مہدی علی - نام دختران - ۱ - روشن آرا بیگم - ۲ - حسن آرا بیگم -
۳	//	اقبال الدولہ بہادر - یہ زیارت و حج سے مشرف ہوئے تھے -
۴	//	مبارز الدولہ بہادر - انکا ایک لڑکا احمد علی خان تہا جو کالے پانی بہیجا گیا -

نمبر	بنات	نام دختران میرزا احمد علی خان

نمبر	پسر	نام پسران نواب سعادت علیخان بہادر جنت مکان

نمبر	بنات	نام دختران میرزا احمد علی خان
۱	″	مغل صاحبہ منسوبہ مبارک الدولہ بہادر۔ انکے لڑکے علی حسین خان تھے۔ اور لڑکی پیاری صاحبہ تھی۔
۲	″	ہینگا صاحبہ منسوب بہ شوکت الدولہ بہادر۔ ان کا لڑکا اشرف علی خان تھا۔

نمبر	پسر	نام
۴	″	صادق علی خان بہادر انکو ہمشیرہ نواب نور علیخان ساکن ؟ امرائے سرنگ پٹن متعلقہ مدراس کی منسوب تھی۔

نمبر	پسر	نام پسران صادق علی خان
۱	″	اکبر علی خان

نمبر	پسر	نام پسران اکبر علی خان
۱	″	امتیاز الدولہ بہادر۔
۲	″	ہادی علی خان بہادر از بطن رشیدہ خانم

نمبر	پسر	نام
۵	″	عماد الدولہ معین الملک جعفر علی خان بہادر ضرغام جنگ جنکی شادی کتخدائی مسماۃ ذہیرہ بیگم بنت میرن صاحب خلف میر نعیم خان سے ہوئی تھی۔

نمبر	پسر	نام پسران عماد الدولہ معین الملک
۱	″	معزز الدولہ افضل الملک احمد علیخان بہادر سہراب جنگ
۲	″	شریف الدولہ ضیاء الملک امانت علیخان بہادر ببر جنگ

نمبر	پسر	نام پسران نواب سعادت علیخان بہادر جنت مکان

نمبر	پسر	نام پسران عماد الدولہ معین الملک
٣	//	اعتقاد الدولہ مجاہد الملک حسین علی خان بہادر حمایت جنگ ۔

نمبر	پسر	نام پسران نواب سعادت علیخان بہادر جنت مکان
٦	//	ضیاء الدولہ منظفر الملک کاظم علیخان بہادر ذوالفقار جنگ جنکو دختر لطف علیخان کی منسوب تھی اسکو مجنون کہتے تھے کوئی اسکے بطن سے اولاد نہین ہوئی ۔

نمبر	پسر	اولاد کاظم علی خان بہادر
١	//	رضا علی خان
١	دختر	نام معلوم نہین ہوا ۔

نمبر	پسر	نام پسران نواب سعادت علیخان بہادر جنت مکان
٧	//	بہاء الدولہ منیر الملک حسین علی خان بہادر جلادت جنگ جنکی زوجہ دختر شہامت علیخان عرف میرزا بھورا کی تھی ۔
٨	//	جلال الدولہ شجاع الملک مہدی علیخان بہادر شجاعت جنگ اس شاہزادے کی شادی کیطرف نواب متوجہ نہوئے اور انکو خود شادی کی رغبت ہوئی یہ جلال الدولہ بہادر نشاط باغ املاک مہاراجہ ٹکیت راے مین اکثر مقیم رہتے تھے مشہور ہے کہ دو تین عورات عوام سے صحبت تخلیہ مین حاضر رہین ۔
٩	//	اقتدار الدولہ میرزا کلب علیخان یہ خودپسند تھا ۔ مکان خاص محل نواب سعادت علیخان مین رہا کیا ۔ بعد وفات نواب سعادت علیخان بہادر کے حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ نے چار ہزار روپیہ ماہانہ مقرر کیا تھا ازواج اسکے اوسکے پنشن پر رہین ۔

نمبر	پسر	نام پسران نواب سعادت علیخان بہادر جنت آرامگاہ

نمبر	پسر	نام پسران کلب علیخان بہادر
۱	״	اکرام الدولہ فخر الملک جعفر حسین خان بہادر قیام جنگ ۔
۲	״	عزیز الدولہ شجاع الملک امیر حسن خان بہادر شیر جنگ ۔
۳	״	معز الدولہ بہادر عزیز الملک احمد حسن خان بہادر دلیر جنگ ۔
۴	״	سراج الدولہ معتمد الملک کلب حسین خان بہادر حارس جنگ ۔

نمبر	پسر	نام
۱۰	״	رکن الدولہ ناظم الملک محمد حسن خان بہادر بہرام جنگ ان کی زوجہ نواب عباس علیخان کی دختر تھی فیمابین شوہر و زوجہ اتفاق نہین رہا اس کے بطن سے کوئی اولاد نہین ہوئی دو فرزند دوسرے محل سے پیدا ہوئے تھے ۔

نمبر	پسر	نام پسران محمد حسن خان بہادر
۱	״	امیر الدولہ حشام الملک علی حسین خان بہادر شجاعت جنگ ۔
۲	״	شمس الدولہ ممتاز الملک علی حسین خان بہادر مستقیم جنگ ۔

نمبر	بنات	نام دختران نواب سعادت علی خان بہادر
۱	״	نواب خیر النسا بیگم ۔ ہمشیرہ خلد مکان یعنی غازی الدین حیدر اس کے شوہر کا نام میر شاہ علی خلف نواب قاسم علی خان

نام دختران نواب سعادت علیخان بہادر	بنات	بر
صوبہ دار بنگالہ تہا اسکے بطن سے کوئی اولاد نہین ہوئی اِس نے ایک دختر پرورش کی تہی جسکو میرزا انظام الدین حیدر خلف نواب نجابت علیخان سے منسوب کیا تہا ــــ		
زبدۃ الخواتین عصمت قباب تقدس احتجاب ملکہ زمان شریف النسا نواب فاطمہ بیگم یعنی زوجۂ ابو طالب خان نیشاپوری (یہ لقب حضرت فردوس منزل یعنی محمد علیشاہ نے عنایت فرمایا تہا)	″	۲

نام پسر ملکہ زمان شریف النسا فاطمہ بیگم	پسر	نمبر
مفخر الدولہ معظم الملک ابو القاسم خان بہادر جلالت جنگ جنکی زوجہ نواب بادشاہ عالیہ بیگم عرف زہرہ بیگم تہین ــ	″	۱

نام پسران و دختران ابو القاسم خان بہادر	پسر	نمبر
نواب محمد تقی خان بہادر مرحوم	″	۱
معز الدولہ احتشام الملک سید محمد تقی خان بہادر رستم جنگ	″	۲
عظمت الدولہ معظم الملک سید محمد رضا خان بہادر انتظام جنگ	″	۳
نواب مہر النسا بیگم زوجۂ نواب سید محمد مہدی ـ	دختران	۴
نواب ام سلمہ بیگم زوجۂ نواب شہریار مرزا	″	۵

نام پسر ملکہ زمان شریف النسا فاطمہ بیگم	پسر	نمبر
حشمت الدولہ افتخار الملک ابو تراب خان بہادر ضیغم جنگ انکی زوجہ شہنشاہ عالیہ بیگم تہین ــ	″	۲

نام اولاد ابو تراب خان بہادر	پسر	نمبر
مجد الدولہ ممتاز الملک ابو طالب خان بہادر	″	۱

نمبر	بنات	نام دختران نواب سعادت علی خان بہادر
۲	″	رستم جنگ جنکی زوجہ رفعت النساعالیہ بیگم نواب سردار بہو صبیہ میرزا خورم بخت تہین محمد تقی علی خان بہادر

نمبر	بنات	نام دختر ملکہ زمان شریف النسا فاطمہ بیگم
۱	″	امیر بیگم صاحبہ

نمبر	پسر	نام پسر امیر بیگم صاحبہ
۱	″	میرزا محمد جعفر عرف شہریار مرزا

نمبر	بنات	نام
۲	″	ننھی بیگم صاحبہ عرف مجھلی مرشدزادی
۳	″	ولایتی بیگم ــ

تذکرۂ اولاد غازی الدین حیدر بادشاہ

غازی الدین حیدر بہادر نے ۔ ۲۳ ۔ رجب سنہ ۱۲۲۹ ہجری کو ۴۲ برس کے سن مین مسند کو زینت بخشی اور ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری مین ۔ ۵۶ برس کی عمر مین اس جہان فانی سے کنارہ کیا ۔

نمبر	پسر	نام پسر غازی الدین حیدر بادشاہ
۱	″	نصیر الدین حیدر بادشاہ اودہ انکی شادی دختر میرزا سلیمان شکوہ شاہزادہ دہلی کے ساتھ حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ نے کی تھی کوئی اولاد نہین ہوئی ــ

نمبر	پسر	نام پسر غازی الدین حیدر بادشاہ

نمبر	بنات	نام بنات غازی الدین حیدر بادشاہ
۱	”	پوتی بیگم۔ منسوب نواب مقرب الدولہ پدر محسن الدولہ۔

نمبر	پسر	نام اولاد پوتی بیگم
۱	”	محسن الدولہ بہادر

نمبر	پسر	نام اولاد محسن الدولہ بہادر
۱	”	عالیقدر بہادر
۱	بنات	نام نہیں معلوم

نمبر	بنات	نام بنات پوتی بیگم
۱	”	نواب بادشاہ عالیہ زہرہ بیگم زوجہ مفخر الدولہ ابو القاسم خان بہادر۔
۱	”	نواب شہنشاہ عالیہ [illegible] بیگم زوجہ حشمت الدولہ بہادر

[illegible] نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ

نصیر الدین حیدر [illegible] ربیع الاول ۱۲۴۳ ہجری کو ۲۶ برس کی عمر میں تخت شاہی [illegible] پر جلوہ آرا ہوئے۔ اور [illegible] ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری کو ۳۵ سال کے سن میں [illegible] باغ ارم ہوئے۔

نمبر	پسر	نام پسران نصیر الدین حیدر بادشاہ
۱	”	فریدون بخت عرف منا جان بادشاہ اودھ

نمبر	پسر	نام پسران نصیر الدین حیدر بادشاہ
۲	؍؍	کیوان جاہ بہادر مادر جلو از بطن نواب ملکہ زمانیہ ۔

نمبر	پسر	نام اولاد کیوان جاہ بہادر
۱	؍؍	والا قدر نواب وزیر میرزا ۔

نمبر	بنات	نام بنات نصیر الدین حیدر بادشاہ
۱	؍؍	سلطان عالیہ مادر بجلو زوجہ نواب ممتاز الدولہ بہادر نبیرہ نصیر الدولہ یعنی محمد علیشاہ بادشاہ جنکی تنخواہ چار ہزار روپیہ ماہواری وثیقہ مقرر ہوگیا تھا ۔

تذکرہ اولاد فریدون بخت بادشاہ اودہ

فریدون بخت عرف مناجان چند ساعت کے واسطے تخت شاہی پر جلوہ فرما ہوسے تھے مگر بعدہ گرفتار ہوکر قلعہ چنارگڈہ مین قید کیے گے اور وہین فوت ہوسے ان کے تین لڑکے تھے (۱) جلال الدین حیدر از بطن سردار محل (۲) غازی الدین حیدر (۳) نصیر الدین حیدر ۔ یہ دو نو بطن خوش محل سے پیدا ہوسے ۔

تذکرہ اولاد محمد علی شاہ بادشاہ اودہ فردوس منزل

محمد علی شاہ ۔ ۴ ۔ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ ہجری کو ۔ ۶۳ ۔ برس کی عمر مین تخت نشین ہوسے ۔ اور ۴ ۔ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ ہجری کو ۶۸ ۔ برس کی عمر مین عالم باقی کو سدہارے ۔

نمبر	پسر	نام پسران محمد علی شاہ بادشاہ
۱	//	میرزا امجد علی شاہ بادشاہ اودھ از بطن محل مقدس ملکہ آفاق مخدرہ عظمی ممتاز الزمانی نواب جہان آرا بیگم۔
۲	//	ابو المظفر ہمایون بخت میرزا محمد علی بہادر از بطن ملکہ جہان سلطان آرا بیگم فخر الزمانی نواب تاج النسا بیگم۔ محل ثانی ہمایون بخت کی زوجہ ملکہ دہر نواب خاقان بہو تھیں۔
۳	//	ناصر الدولہ اصغر علیخان بہادر از بطن نواب بادشاہ خانم محل ثالث

نمبر	پسر	نام پسر اصغر علی خان بہادر
۱	//	فریدون مرتبت میرزا محمد حسین علیخان بہادر از بطن ملکہ دوران نواب حضرت بہو۔

نمبر	بنات	نام بنات اصغر علی خان بہادر
۱	//	نواب ممتاز النسا بیگم منسوب بہ منظفر الدولہ ظفر الملک محمد ذکی علیخان بہادر غالب جنگ پسر ننھی بیگم زوجہ احمد علی خان۔
۲	//	نواب شوکت بہو جنکا عقد پسر رکن الدولہ سے ہوا۔
۳	//	نواب حشمت بہو جنکا عقد پسر رکن الدولہ سے ہوا۔

نمبر	پسر	نام پسران محمد علی شاہ بادشاہ
۴	//	خورم بخت میرزا محمد یحیٰ علی بہادر از بطن نواب امیر خانم محل رابع۔ (۴)

نمبر	پسر	نام پسران محمد علی شاہ بادشاہ

نمبر	پسر	نام پسر میرزا محمد یحیٰ علی بہادر
ا	؍؍	بیدار بخت میرزا محمد بہادر

نمبر	بنات	نام بنات میرزا محمد یحیٰ علی بہادر
ا	؍؍	گوہر آرا بیگم شاہزادی منسوب بہ غضنفر الدولہ مشیر الملک سلطان میرزا خان بہادر صلابت جنگ ہے ۔ ان کے بطن سے ایک پسر اور دو دختر متولد ہوئے ۔

نمبر	پسر	نام
۵	؍؍	عظیم الشان میرزا محمد تقی علی بہادر از بطن نواب وزیر خانم محل خامس ۔

نمبر	پسر	نام پسر عظیم الشان
ا	؍؍	جلیل الشان میرزا اکبر علیخان بہادر

نمبر	بنات	نام بنات دختر عظیم الشان
ا	؍؍	شاہ رقیہ بیگم ۔

نمبر	پسر	نام
۶	؍؍	رفیع الشان میرزا محمد تقی علی بہادر

نمبر	بنات	نام بنات رفیع الشان
ا	؍؍	امۃ البتول شاہزادی بیگم ۔

نمبر	پسر	نام
۷		فرخندہ بخت میرزا محمد فدا علی بہادر از بطن نواب جعفری خانم محل سادس

نمبر	پسر	نام پسران محمد علی شاہ بادشاہ
نمبر	پسر	نام پسر میرزا محمد فدا علی بہادر
۱	″	بلند بخت میرزا محمد نثار علی۔
نمبر	بنات	نام دختر میرزا محمد فدا علی بہادر
۱	″	امۃ الکلثوم نواب پوتی بیگم صاحبہ

نمبر	بنات	نام بنات محمد علی شاہ بادشاہ
۱	″	امۃ الزہرا نواب سلطان بیگم شاہزادی منسوب بہ عظیم الدولہ رستم الملک باقر علیخان متانت جنگ۔
۲	″	امۃ الصغرا نواب فخر النسا بیگم شاہزادی منسوب بہ مجاہد الدولہ سیف الملک زین العابدین خان بہادر جلادت جنگ۔
۳	″	نواب زینت النسا حاجی بیگم شاہزادی از بطن نواب زینت خانم محل سابع (۷) انکی شادی اقتدار الدولہ محتشم الملک محمد علی خان بہادر ضیغم جنگ سے ہوئی تھی۔

نمبر	پسر	نام پسر زینت النسا حاجی بیگم
۱	″	ذکاء الدولہ ناصر الملک آغا علی خان بہادر لیث جنگ۔
نمبر	بنات	نام بنات زینت النسا حاجی بیگم
۱	″	اشرف النسا میرزائی بیگم صاحبہ۔

	″	نواب زیب النسا بیگم از بطن نواب عمدہ خانم محل ثامن (۸)

نمبر	بنات	نام بنات محمد علی شاہ بادشاہ
		منسوب بہ جرار الدولہ ضیغم الملک ہادی علی خان بہادر قائم جنگ ۔

تذکرہ اولاد امجد علی شاہ بادشاہ اودہ جنت مکان

امجد علی شاہ نے ۔ پانچوین شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۸ ہجری کو بہ سال کی عمر مین تخت شاہی اودہ پر جلوس فرمایا اور ۲۶ - صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو انتقال فرمایا ۔

نمبر	پسر	نام پسر امجد علی شاہ بادشاہ اودہ
۱	//	میرزا مصطفیٰ علی حیدر ۔

نمبر	پسر	نام پسران میرزا مصطفیٰ علی حیدر
۱	//	میرزا محمد قمر الدین حیدر بہادر انکی شادی کتخدائی نواب عفت آرا بیگم دختر نواب ممتاز الدولہ بہادر نبیرہ محمد علی شاہ و داماد ملکہ زمانیہ سے ہوئی ۔ اس دختر کا ایکہزار روپیہ وثیقہ تہا اور تاریخ ۳ - ستمبر ۱۸۸۱ء کو یہ دختر فوت ہوگئی ۔
۲	//	سپہر شکوہ میرزا محمد شمس الدین حیدر انکی شادی کتخدائی صبیہ نواب بہادر علیخان سے ہوئی ۔

نمبر	بنات	نام بنات میرزا مصطفیٰ علی حیدر
۱	//	اول دختر عسم بطن محمد قمر خان الدین حیدر

نمبر	پسر	نام پسر امجد علی شاہ بادشاہ اودھ
		نواب ہادی علیخان بہادر عرف گھسیٹا صاحب سے منسوب ہوئی ۔
	۲ ،،	دوم دختر ہم بطن سپہر شکوہ - میرزا احمد شمس الدین حیدر
۲	،،	حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ ۔
۳	،،	میرزا سکندر حشمت بہادر ۔
۴	،،	میرزا دارا سطوت بہادر ۔
۵	،،	میرزا سلیمان قدر بہادر

نمبر	بنات	نام بنات امجد علی شاہ بادشاہ اودھ
۱	،،	نواب حسینی بیگم یعنی چھوٹی شہزادی زوجہ سرفراز الدولہ ۔
۲	،،	نام معلوم نہین - زوجہ حسام الدولہ بہادر ۔
۳	،،	نام معلوم نہین - زوجہ امتیاز الدولہ بہادر ۔

تذکرہ اولاد سلطان عالم واجد علی شاہ آخر بادشاہ اودھ

میرزا واجد علی شاہ نے ۲۷ - صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس کیا جنکو سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین سرکار کمپنی انگریز بہادر نے حکومت سلطنت اودھ سے معزول کیا ۔

نمبر	پسر	نام پسران سلطان عالم واجد علی شاہ
۱	،،	صاحب عالم نوشیروان قدر میرزا حیدر علی بہادر از بطن نواب مخدرہ عظمیٰ (اس لڑکے کو جنون تھا اور اسکی شادی دختر رمضان علی سے ہوئی تھی اسکی زوجہ کا لقب شہرپارہ ہوا تھا - بائیس سال کی عمر مین فوت ہوا ۔

نمبر	پسر	نام پسران واجد علیشاہ بادشاہ اودہ
۲	"	صاحب عالم ولیعہد کیوان قدر میرزا محمد جاوید علی بہادر ازبطن نواب مخدرہ عظمی۔
۳	"	صاحب عالم فریدون قدر جرنیل صاحب میرزا ازبطن نواب مخدرہ عظمی۔
۴	"	محمد ہزبر علی بہادر۔ ازبطن معشوق محل صاحبہ یعنی عظمت آرا صاحبہ دختر نواب حضور عالم نواب نقی علی خان وزیر سلطان عالم
۵	"	میرزا رمضان علی برجیس قدر بہادر ازبطن نواب حضرت محل صاحبہ۔
۶	"	میرزا قمر قدر ازبطن فخر محل۔
۷	"	میرزا آسمان جاہ بہادر ازبطن رشک محل۔
۸	"	میرزا قدر حسن ازبطن مہدی بیگم۔
۹	"	چھوٹے میرزا احسن ازبطن اختر محل۔

نمبر	بنات	نام دختران واجد علیشاہ بادشاہ اودہ
۱	"	سپہر آرا نواب کبری بیگم صاحبہ ازبطن سلیمان محل منسوب بہ عظمت الدولہ بہادر۔ اب یہ بیگم چند سال گذرے کہ فوت ہوگئیں۔
۲	"	مسعود آرا نواب زینت بیگم صاحبہ ازبطن خاقان محل۔
۳	"	تخت آرا نواب شمر بانو قمر بیگم ازبطن نواب بیگم صاحبہ (یہ لڑکی تین سال کی عمر مین مرگئی تھی۔
۴	"	نگین آرا نواب رقیہ بیگم ازبطن شیدا بیگم صاحبہ (یہ لڑکی بھی تین سال کی عمر مین فوت ہوگئی تھی۔
۵	"	دیہیم آرا نواب بیت السلطان بیگم صاحبہ ازبطن نواب بیگم

وزیر محل

خاص محل

نمبر	بنات	نام بنات واجد علیشاہ بادشاہ اودہ
		صاحبہ اس لڑکی کی جب ڈہائی سال کی عمر تہی اسکی مادر نے انتقال کیا - سماۃ نوروزی بیگم اس کی خالہ اسکی پرورش کرتی تہی -

جہانتک راقم کو خاندان ریاست اودہ کے جمعواسطہ اوان عزیزان عالیشان کے نام دریافت ہوسکے درج شجرہ خاندان شاہی کئے گئے صرف بعض صاحبان موجودہ حال کی اولاد اسوجہ سے نہین لکہی گئی کہ راقم کو اونکا حال دریافت نہ تہا -

تذکرہ شیخ عبدالرحیم متوطن قصبہ بجنور جو زمانہ ماضیہ مین صوبہ دار اودہ تہا

نقل ہے کہ ایک شخص شیخ عبدالرحیم ساکن قصبہ بجنور مضاف شہر مراد اباد تنگی قوت روزمرہ سے تلاش معاش مین سرگردان ہوا اور پس از تلاش شایستہ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی کا نوکر ہوا بعد چند مدت کے پایئن تخت بادشاہی تک زمرہ مصاحبون مین پہنچنے لگا اتفاقاً ایک ورزجومیان سلطنت نے بادشاہ کو خبر دی کہ دوروز چند ساعت بندگان شاہی کو جلوس تخت ناموزون ہے اب اس مدت تک انقلاب و تبدیل سلطنت در ہے بادشاہ نے بکمال استعجاب بحیرت شیخ عبدالرحیم کی طرف نظر کی جس سے معلوم ہوا کہ شیخ عبدالرحیم کو قایم مقام ذات خاص کیا جب ایام معدودہ مین دو گہڑیان باقی رہین اور خواجہ سرا پوساک بادشاہی حاضر لایا اوسوقت تاج بادشاہی مین ایک مار جو پہلے سے بیٹہا تہا خواجہ سرا کی اونگلی مین کاٹ کہایا جس کے زہر اور صدمے سے خواجہ سرا زمین پر بیہوش ہوکر گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا بادشاہ نے نجومیون کا قول درست جانا اور از سر نو جلوس کیا اور شیخ عبدالرحیم خان تخت بادشاہی سے نیچے آیا اور بعد اوس کے بخوشی خاطر بادشاہ نے حکومت سلطنت تیغ و ڈنکے سمیت

عبد الرحیم خان کو پنج بخشی اور بعد اوس کے پرگنہ کورچ و لکھنؤ اوس کو
بطور جاگیر مرحمت کیا شیخ مذکور الصدر بکمال تزک و احتشام وارد لکھنؤ
ہوا اور ایک عمارت اپنی ازدواج کی سکونت کو متصل دریائے گومتی تیار
کرائی جو بنام پنچ محلہ مشہور ہے اور وہ پنچ محلہ وغیرہ صحن قلعہ امام باڑہ
کلان و مچھی بہون عہد انگریزی مین شامل ہوگیا اور ایک مکان جانب شمال
پنچ محلہ کے کنارے دریائے گومتی پر بطور قلعہ طیار کیا اور اوسکا نام
مچھی بہون رکھا شیخ عبد الرحیم خان کا مقبرہ متصل و عقب یحییٰ گنج جانب
جنوب واقع ہے اس سرزمین کو نددان محل کہتے ہین مشہور ہے کہ اس مکان
مچھی بہون مین چھبیس ۲۶ دروازے تھے اور ہر ایک دروازے پر دو دو ہیکل
ماہی تیار کی تھین جو کہ کل دروازون پر شبیہ ماہیون کی تعداد شمار مین باون ۵۲
تھی اسیواسطے مچھی باون اس مکان کا نام ہوا تھا تغایر لہجہ سے اسکا نام
مچھی بہون ہوگیا المختصر انکی اولاد مدت تک جاگیر پر قابض رہی —

تذکرہ شیخ ابو المکارم متوطن قصبہ لکھنؤ

شیخ عبد المکارم یک چشم تھا جب عہد عالمگیر بادشاہ دہلی مین خدائی خان
صوبہ دار اودہ تھا اور اوس پار دریائے گومتی کے اوس کے گھوڑے
رہتے تھے غسل کے واسطے گھوڑون کی آمد رفت دریائے گومتی پر رہتی
تھی ایک روز شیخ موصوف اپنے دروازے پر بیٹھا تھا گھوڑون کی آمد رفت
مین کسی گھوڑے کے سم کی کیچڑ شیخ پر پڑی شیخ نے آشفتگی کی سائیسون نے
بھی جواب سخت سے کمی نکی شیخ کو ضبط نہوا اور کئی چھریان سائیس کے مارین
اور بخیال غضب صوبہ دار جلا وطن ہوکر شاہجہان آباد مین آیا اور بہادر
شاہ بادشاہ کی نوکری پائی اور اپنی خدمت بہادری سے بعد مدت کے
صوبہ داری اودہ پر قائم ہوا اس شخص نے اپنے عہد حکومت اودہ مین
اکثر زمینداران سرکش کو تباہ اور برباد کیا اور زبردستی سے زمینداری
زمینداروں کی اپنے نام پر بیع اور فروخت کرالی اور اس نے اپنی عملداری مین

گشردن کر سزا سے سخت دی لیکن سوگری پوبی سے سر کچلوا کر مروا ڈالا اس شخص کا
مقبرہ متصل مسجد واقع محلہ [illegible] نگر میں ہے اونکی اولاد سے ایک شخص شیخ احمد بخش
داروغہ دیوان خانہ نواب امین الدولہ اور دوسرا شیخ حفیظ الدین اپنے
خاندان میں بہت معزز تھا [illegible] اونکی اولاد محمود قلندر سے کہتے ہیں جو قلندر
بنگالی باغ واقع لکھنؤ میں قیام [illegible] تھا اس محلے کا اسکو حاکم مشہور کرتے
تھے بعض سلوی بعض [illegible] کہتے تھے رئیس اس قوم کے راجہ میان پر
شیخ احمد بخش و شیخ فقیر [illegible] احمد تھے ۔

تذکرہ نواب [illegible] امین برہان الملک

جب انتظام ملک اودہ بدولت شورش لکھنؤ کے بالکل بگڑ گیا تھا تب
صوبہ داری اودہ کی سنہ ۱۱۳۲ ہجری میں نواب برہان الملک کو بادشاہ دہلی

سے تفویض فرمائی مگر بادشاہ دہلی نے اعانت فوج نکی نواب برہان الملک
نے قوم مغل کو جو بکثرت بیکار اور آوارہ تھے جمع کرنا شروع کیا اور کئی ہزار
مغل جب جمع ہو گئے تب نواب نے اپنے توپ خانے سے کچھ توپین لین تحت اوس
مین نواب برہان الملک کے پاس اسقدر سرمایہ نتھا کہ اپنے پاس سے
متحمل صرف جمعیت فوج وانتظام ہو سکتے ۔ نظر بخدا موجودات خانگی سے
کسیقدر زیور فروخت کیا اور اوس سے کچھ بیل توپون کے خریدے
اور اکبر آباد مین آپہونچے ۔ صوبہ دار اکبر آباد مصر ہوا کہ دعوت قبول کیجئے
نواب نے ، بنظر مصلحت صوبہ دار اکبر آباد سے بابت تواضع نقد روپیہ لیا
اور فوج مغلیہ مفلوک و مفلس کو تقسیم کیا اور وہان سے روانہ ہو کر بمقام
بریلی مین پہونچا نواب بریلی بکمال ادب پیش آیا اور بہت سے کھوڑے
و یابو وغیرہ لشکریان مغلیہ کو دیکر نواب برہان الملک کو یہ صلاح دی کہ حال
شیوخ ظاہر ہے کہ بیمروتی اور بے اعتنائی اونکی حد سے گذر گئی اسواسطے
مناسب ہے کہ براہ راست دریاے گنگ سے عبور کر کے وارد لکھنؤ ہوجیے
بیرون شہر خیمہ نصب کرائیے ہم خوب واقف ہین کہ فیما بین شیوخ لکھنؤ اور
دیہات کے موافقت نہین اور دیہات کے لوگ بہ سبب کمزوری کے نہایت
تنگ ہین پس یقین ہیگا کہ دیہات والے آپکی حضور مین حاضر ہو کر اعانت کرین
کہ اونکی نجات آپکی اعانت سے ہوگی چونکہ اس ایام مین موسم بارش تھا
مگر نواب نے بریلی سے روانہ ہو کر دریاے گنگ سے عبور کیا مشہور کرتے
ہین کہ جب نواب برہان الملک کی کشتی مابین دریا کے پہونچی دریا سے فوراً
ایک مچھلی جست کر کے دامن نواب مین آگری نواب نے اوس مچھلی کو بااحتیاط
تمام رکھا جس کے استخوان خزانہ بادشاہی اودہ تک موجود تھے القصہ نواب
بعد عبور دریاے گنگ قصبہ کاکوری مین خیمہ زن ہوئے شیوخ کاکوری
جو شیخان لکھنؤ سے خلاف تھے در ورود لشکر نواب سے ترقی اپنے اقبال کی
سمجھکر حاضر حضور ہوئے اور عرض کیا کہ ہر مقام شہر مین کمین گاہ شیخان لکھنؤ
تیار ہے سپاہی حفاظت مین مستعد ہین کہ شاید کچھ فتنہ فساد ہو جاے اس سے

بہتریہ ہے کہ اول حسب دستور رونق افروزی خاص سے شیخان لکھنئو کو
اطلاع دیجیئے اور مقام فرودگاہ لشکر استفسار فرمائے چنانچہ نواب نے شیخان لکھنئو
کو اسبات کی اطلاع دی اور ابھی وز فرودگاہ قدیم لشکر صوبہ داری واقع
آن روئے گومتی پر تھوڑی فوج بھی روانہ کر دی جس نے مقام گاؤگھاٹ
سے عبور کیا اسبات سے شیخان لکھنئو کو غفلت ہو گئی کہ اب لشکر حسب قاعدہ
اوس پار دریا کے روانہ ہوگا المختصر نواب برہان الملک مع فوج جرار اور
کئی اضراب توپ کے وقت شب سوار ہوکر مقام شیخن دروازہ جو مابین
عمارت پنچملہ و مچھی بھون تھا پہونچے چونکہ شیخان لکھنئو نے ایک تلوار
پایین سقف شیخن دروازہ براہ پندار خود سری آویزان کر رکھی تھی
نواب نے نیچے سے کاٹ کر زمین پر گرا دی اور محاذی پھاٹک مچھی بھون
خیمہ زن ہو گئے - تب اکابر شیوخ حاضر ہوئے نواب نے بعد گفتگو سے
معاملات واسطے تخلیہ مچھی بھون کے بضرورت سکونت خاص پیغام دیا شیوخ
نے بہ عذر چیچک اطفال تا فراغت غسل چیچک مہلت طلب کی جسکو نواب نے
منظور کرلیا بعد چند روز کے شیوخ نے قلعہ مچھی بھون کو خالی کر دیا ابھی نواب
خیمے سے قلعہ میں نہیں گئے تھے کہ ایک روز شیخ صدر الدین و محمد خان
و مجد الدین و احمد خان وغیرہ قریب ہفتصد نفر اور اصحاب خاص اور
شیخان دیہات وغیرہ پیشگاہ نواب میں حاضر تھے کہ کسی گفتگو میں اہل شہر نے
اپنی سوختی میں نواب سے کہا کہ اگر ہماری فوج آپ کی رہبری نکرتی تو یہان
تک آپ نہ آسکتے الغرض نواب نے بھی جواب میں درشتی کی جسکی وجہ سے
فریقین میں نوبت جنگ آگئی فوج مغلیہ کو اس معرکہ میں کامیابی حاصل
ہوئی اور آخر کو صلح ہو گئی چنانچہ نواب نے اسمقام پر بصرف چھ ہزار
ستر روپیہ کے نقارخانہ تیار کرایا جب یہ خبر بادشاہ دہلی کو پہنچی وستخط
فرمائے کہ این حق غازیان بودہ نہ کہ مزدوران الحاصل اوسوقت سے مچھی بھون
مملوک ریاست اودہ ہو گیا اور نواب کی یاوری طالع سے تمام صوبہ کے
زمیندار اور راجے فرمانبردار ہوئے جس کسی نے کچھ بھی شرارت کی اوس کا

تنبیہ بخوبی ہوئی اور کرایہ عمارت مچھلہ پانسو روپیہ ماہواری عہد نواب صفدر جنگ
تک شیخان لکھنؤ کو ملا کیا چونکہ نواب معز الدین خان نے ایام یورش افغانان
مین نواب صفدر جنگ کو مدد دی تھی اسی وجہ سے جو نخوت مین سرشار تھا
حتی کہ نواب کے دربار کی حاضری بند کر دی تھی مگر دو سو روپیہ ماہواری عہد
نواب شجاع الدولہ تک بھی بطور کرایہ مکان پنچ محلہ ملا کیا نواب آصف الدولہ
بہادر نے شیخون کو جو زمینداری شہر کا حق لیتے تھے حکم دیا کہ شیخ لوگ ذمہ دار
محافظت جان و مال رعایا ہون شیخون نے اس بات کو منظور نکیا تب آصف الدولہ
نے بعوض محالات مچھلہ وغیرہ متعلقہ شیخون دروازہ جو متصل حسن باغ وغیرہ
تھے مین حملو کہ سقتی غلام حضرت اور رکھنڈے نور دو کا نین حملو کہ اولاد نواب عبد الرحیم
خان معاف فرمائین اور کرایہ موقوف کر دیا اوس وقت سے یہ سب املاک
پنچ محلہ وغیرہ املاک ریاست اودھ مین شامل ہوگئی - راقم کو اس تذکرے سے
فقط یہی غرض تھی کہ مکانات پنچ محلہ مچھی بھون وغیرہ کی ابتدائی کیفیت ناظرین
باتمکین کو معلوم ہوجاوے -

تذکرۂ ابو المنصور علیخان بہادر صفدر جنگ

نواب صفدر جنگ جب بعد وفات نواب برہان الملک پیشگاہ دربار سلطنت
دہلی سے متمکن وسادہ ریاست اودھ ہوا اور بوجہ دعوی ریاست شیر جنگ
کے راجہ لچھمین نراین وکیل صفدر جنگ نے بتوسط عبد الباقی خان پیشگاہ
قہرمان ایران سے باقرار ادائے دو کرور روپیہ پیشکش نواب صفدر جنگ
کو ریاست اودھ پر بالاستقلال کرالیا بادشاہ دہلی اس بات سے کشیدہ خاطر
ہوا اور بہ ینوجہ فیمابین بادشاہ دہلی و نواب صفدر جنگ سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین
محاربہ کی نوبت پہونچی مگر نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ آخر کو صلح اور صفائی ہوگئی
اور اسی سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین بموجب وقوع جنگ فیمابین قائم جنگ بنگش و
اولاد علی محمد خان روہیلہ نواب صفدر جنگ ہمراہ احمد شاہ بادشاہ بعزم
انتزاع ملک و دولت قائم جنگ آئے اور اواخر شہر صفر سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین بعد

ضبطی ملک بادشاہ و صفدر جنگ دہلی کو واپس گئے اور مہاراجہ نول رائے
کو انتظام ملک افاغنہ پر مامور کیا کہ وہ قنوج مین مقیم ہو کر بندوبست
مین مصروف ہوا افاغنہ نے مہاراجہ نول رائے پر فوج کشی کی اور چونکہ نواب
صفدر جنگ سلخ شعبان سن [illegible] روز سہ شنبہ کو بادشاہ دہلی سے رخصت ہو کر مع
نجم الدولہ محمد اسحاق خان بہادر اور میر البقا پسر قمر الدین خان وزیر وغیرہ
و دیگر امرا مع فوج بادشاہ دہلی بنا بر مقابلہ قایم جنگ بنگش جو راجہ نول رائے
سے جنگ مین مصروف تھے دہلی سے روانہ ہوا چونکہ ورود نواب صفدر جنگ
لشکر راجہ نول رائے مین نہ ہونے پایا تھا کہ راجہ نول رائے تاریخ بارہوین
رمضان ۱۱۶۳ ہجری کو معرکہ جنگ و جدل مین کشتہ ہوا المختصر جب نواب
صفدر جنگ میدان جنگ افاغنہ مین پہونچکر صف آرا تھے شب بست و سوم
شوال ۱۱۶۳ ہجری کو نواب صفدر جنگ نے ہدایت علیخان مقدمۃ الجیش

فوج ہمراہی نجم الدولہ محمد اسحاق خان بہادر سے استشارہ کیا صبح اوسکے
روز پنجشنبہ کو سخت لڑائی ہوئی باوجودیکہ نواب صفدر جنگ مدد برابر دیتے
رہے مگر مسمی کامگار خان بلوچ مقابلہ غنیم سے روگردان ہوا جس کے
سبب سے اکثر فوج مغلیہ بھی میدان جنگ سے منہ پھیر گئی اور آخر کار
یہ نوبت آئی کہ افاغنہ نے اوسی معرکہ کارزار مین فیل نواب صفدر جنگ
کو گھیر لیا اور فیلبان گلولہ تفنگ سے مقتول ہوگیا اور زمین پر گر پڑا
اور پسر میرزا علی نقی اتالیق شجاع الدولہ جو خواصی مین تھا وہ بھی گلولہ تفنگ
سے مجروح ہوا اور زخم خفیف گلولہ تفنگ سے صفدر جنگ پر غش طاری
ہوگیا چونکہ عماری فیل بزنجی جنگی ستھے اور نواب بھی گلولہ تفنگ سے سرنگون
تھے افاغنہ فیل کو خالی سمجھے اور دوسری طرف متوجہ ہوئے کہ اس ما بین
مین مسمی جگت نراین برادر کوچک اعیانی راجہ لچھمین نراین دیوان نواب
صفدر جنگ بسواری اسپ سے اوتر کر بردن فیل صفدر جنگ پر پہونچ گیا
اور مثل فیلبانون کے فیل صفدر جنگ کو اوس مقام سخت سے
باہر لیگیا نصیر الدین خان برادر یوسف خان خواہر زادہ و داماد صفدر جنگ
نے مقام جنگ کو صفدر جنگ سے خالی دیکھا گمان ہوا کہ شاید صفدر جنگ
شہید ہوگئے جوش مردمی مین نیزہ در دست قتل افاغنہ کرتے ہوئے اوس مقام
پر چلے اور غنیم کے ہاتھ سے شہید ہوگئے ہر چند کہ افاغنہ کے یورش نے
ہر مقام پر صاحب مقابلہ کو پس پا کیا اور قتل کیا لیکن نجم الدولہ نے اپنے
مقام سے جنبش نکی افاغنہ نے خیال کیا کہ شاید یہی صفدر جنگ ہے فوراً
ہر چہار طرف سے نجم الدولہ کا محاصرہ کرلیا چونکہ اوسوقت قریب دو سو آدمی کے
ہمراہ نجم الدولہ تھے وہ افاغنہ سے برسر مقابلہ ہوئے مگر افاغنہ فیل نجم الدولہ
پر حملہ کرکے چڑھ آئے اور سر کاٹ لیا اور آخر کو جبکوئی سامان مقابلہ
نرہا صفدر جنگ وقت شام مع دو سو سوارون کے میدان کارزار سے
چل نکلے اور تاریخ بست ششم شوال ۱۱۶۳ ہجری کو دریاے چمن پر پہونچگئے
افاغنہ نے ملک اودہ مین بھی ہنگامہ مچادیا نواب صفدر جنگ نے مرہٹان

ہو گئے جب شیخ معز الدین خان بہادر اولاد شیوخ لکھنؤ نے (جنکا حال تذکرہ نواب برہان الملک مین درج ہو چکا ہے) قوم افاغنہ کو شکست فاش دیکر اودہ سے نکالدیا اور نواب صفدر جنگ سے مستدعی تشریف آوری ریاست اودہ ہوئے نواب صفدر جنگ نے بجواب اونکی درخواست کے ایک شقہ بہیجا جسمین اشعار ذیل مندرج تھے **رباعی** خوش کارنامۂ آست که آمد بروے کار + این کار از تو آید و مردان چنین کنند + پاینده دست کز به سخن خنجر و کمان + بر دست و بازوے تو ہزار آفرین کنند + اور بعد اسکے ۱۱۶۴ہجری مین نواب صفدر جنگ نے از سر نو پھر فوج آراستہ کی اور احمد خان بنگش پر فوج کشی کی مگر وقت محاربہ لشکر نواب کو پھر چشم زخم پہونچا سامان حرب و ضرب مین کمی ہو گئی خزانہ باقی نرہا نواب کو افسردگی اور تردد نے گھیر لیا روایت کرتے ہین کہ اونہین دنون مین ایک روز نواب صفدر جنگ خلاف معمول فرش استراحت سے معمولی وقت پر نہ اوٹھے تب بیگم صاحبہ نے عرض کی کہ آج خلاف معمول استراحت کا کیا سبب ہے جواب مین کہا کہ کسل طبیعت اور شکستگی خاطر سے آج البتہ آنکھ بند رہی بیگم صاحبہ نے کہا کہ مردون کو اکثر مقابلہ غنیم سے ہزیمت ہو گئی ہے بعد اوسکے پھر دشمن کو عاجز کیا ہے مثل عورات منہ چھپانا زیبا نہین ہے اگر روپیہ درکار ہے گیارہ لاکھ روپیہ اور چار ہزار اشرفی نقد میرے پاس موجود ہے لیجئے نواب اسبات کے سننے سے بیتاب ہو گئے اور دوسرے روز راجہ ناگر مل اور راجہ لچھمین نراین اور راجہ سورج مل اور اسمعیل خان کابلی سے بمقدمہ جنگ احمد خان بنگش مذکور مشورہ کیا اور کمر ہمت کو چست کیا اور ملہار راؤ مرہٹے کو باقرار ادائے ایک کرور روپیہ اپنے ساتھ لیکر شاہ جہان آباد سے ۱۱۶۴ھ مین کوچ کیا اور اطراف فرخ آباد مین خیمہ زن ہوا تب نواب احمد خان بنگش مع شصت ہزار سپاہ و تخمیناً تیس ہزار افغانان روہیلہ ہمراہی علیمدان خان مقابلہ لشکر نواب مین آمادہ ہوا تب نواب نے اول چند سوار قوم مرہٹون کو دریاے گنگ سے اوتروا دیا مرہٹون کے

دیکھتے ہی ۔ پٹھانون کے ہوش و حواس بجا نرہے میدان جنگ
لشکر نواب صفدر جنگ سے فرار ہو کر ایک مقام پر پناہ گیر ہوئے نواب
نے بمعاینہ اس حال کے فراریون کو اپنی فوج سے جا گھیرا آمد و رفت
کی راہ بند کی پٹھانون کو کوئی چارہ و حوصلہ مقابلہ نرہا معرفت ملہار راؤ
افسر مرہٹہ سے یہ معاملہ کیا کہ سولہ محال دواب کے قبضہ و ملکیت احمد خان افغان
بنگش مین چھوڑ دیئے جائین اور ملک علی محمد خان اوسی کے قبضے مین
رہے باقی ملک نواب صفدر جنگ اپنے ملک مین ملالین غرض کہ فیمابین
نواب صفدر جنگ و فریق ثانی یہ معاملہ طے ہوگیا ملہار راؤ نے پٹھانون سے
اس پیروی کے بابت ایک کرور روپیہ لینے کا اقرار لیا تھا پچاس ہزار روپیہ
تو وصول کر لیے پچاس ہزار روپیہ باقی رہگئے جس کے عوض مین کالپی
وغیرہ پر قبضہ کر لیا احمد خان بنگش سولہ پرگنہ پر قابض ہوا اور علی محمد
خان اپنے ملک پر قابض ہوا تب نواب صفدر جنگ نے باقیماندہ متعلقات
ملک فرخ آباد کو ملک اودھ مین شامل کر لیا اور محمد قلی خان کو اپنا نائب کر کے
دہلی مین داخل ہوا اور عیش و عشرت مین مصروف ہوا کہ اسی عرصہ
مین فلک کجرفتار نے دوسرا شعبدہ بپا کیا یعنی حاسدان صفدر جنگ نے
بادشاہ دہلی کو صفدر جنگ کی طرف سے کم توجہ کرا دیا صفدر جنگ نے
جب یہ حال دیکھا بیرون شہر دہلی اپنا خیمہ بارادہ سفر نصب کرایا تب
بادشاہ نے علانیہ پرخاش پر کمر باندہی اور صفدر جنگ پر فوج کشی کی
چونکہ اسوقت صفدر جنگ کے ساتھ مین بائیس ہزار کے قریب فوج جنگی
مع ضروریات جنگ موجود تھی صفدر جنگ نے بغیر مقابلہ نجات ندیکھی پس
مقابلہ ہوگیا حالانکہ اس مقابلہ و مجادلہ مین نواب میرزا علیخان بہادر و
سالار جنگ برادران زوجہ شجاع الدولہ یعنی فرزندان موتمن الدولہ اسحاق خان
شوستری جو ارکان سلطنت تھے صفدر جنگ کے معاون ہوئے مگر مدت
پنج شش ماہ تک مقابلہ برابر ہوتا رہا اور اسی ما بین مین فوج شاہی نے
اثاث البیت صفدر جنگ و زوجہ نجم الدولہ وغیرہ و اسمعیل خان افسر فوج نا

صفدر جنگ بہت کچہ تخت و تاراج کرلیا اور آخر کو مابین صفدر جنگ و بادشاہ صلح ہوگئی اور صفدر جنگ
برطبق خلعت رخصت مقام دہلی سے صوبہ اودہ مین آکر انتظام ملک اودہ پر متوجہ ہوگئے اور
میرزا اسلیمخان اور سالار جنگ مساۃ بنی خانم صاحبہ زوجہ نجم الدولہ کو ملک کیا میرزا اسلیمخان اور
سالار جنگ تو اودہ مین آگئے مگر زوجہ نجم الدولہ نہ آئی بہر حال اوسوقت سے یہ ریاست
اودہ بلا تزلزل و شرکت غیرے صفدر جنگ کے اہتمام ملکیت مین رہی - نواب
ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ شاعر بہی تہے چنانچہ جب میر شہاب الدین مخاطب بہ
عماد الملک غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ پسر زادہ نظام الملک نے انکے ساتھ بدعہدی
کی تہی تو حضرت نے بے وفائی و کج ادائی عماد الملک پر یہ مضمون تضمین کیا
بیت اشک چشمم رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد + طفل دامنگیر من آخر گریبان گیر شد

تذکرہ نواب شجاع الدولہ بہادر

عہد نواب صفدر جنگ پدر نواب شجاع الدولہ تک ریاست اودہ کا بندوبست ایک اصلی حالت پر رہا اور ہر کار پرداز ریاست بجمعیت خاطر اپنے اپنے کام مین مصروف رہا اور نہ جنگ وجدل سے چندان اس سلطنت کو کچھ نقصان پہونچا کہ جس سے اس صوبہ اودہ کو خوف زوال ہوتا القصہ بعد وفات نواب صفدر جنگ نواب شجاع الدولہ بہادر بتاریخ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۷ھ ہجری مسند نشین ریاست اودہ ہوئے تاریخ جلوس میمنت مانوس حسب ذیل ہے

تاریخ جلوس

خوشا پور نواب منصور خان
بہفت و دہم ماہ ذیحجہ شاد
ز نجم سعادت باختر نگر
بلا روے اہمال از صیت کوس

چو صفدر شجاع و بدولت جوان
بمسند نشست و خزاین کشاد
تو گوئی کہ شد روشنی جلوہ گر
شنیدیم سال خجستہ جلوس
۱۱۶۷ھ

جب نواب شجاع الدولہ مسند نشین ریاست ہوئے محمد اسمعیل خان کابلی بمشورہ سرداران مغل یہ چاہتا تہا کہ نواب محمد قلیخان کو جو رشتہ دار نواب صفدر جنگ تھا۔ بعزل نواب شجاع الدولہ بہادر مسند وزارت اودہ پہ قائم کیجیے اتفاقاً ایک عورت قوم کہتری معرفت ہمت بہادر کے نواب شجاع الدولہ بہادر کی خدمت مین آئی محمد اسمعیل خان نے اس حیلے سے کہ اکثر قوم کہتری داد بیداد کرتی تہی نواب شجاع الدولہ سے طالب ہمت بہادر ہوا جب نواب شجاع الدولہ نے ہمت بہادر کے دینے سے انکار کیا محمد اسمعیل خان نے نواب محمد قلیخان کو بذریعہ تحریر طلب کیا جب اسکی خبر والدہ ماجدہ نواب شجاع الدولہ بہادر کو ملی کہ بدولت کارپردازان قدیم اس ریاست مین ہنگامہ جنگ وجدل شروع ہونے والا ہے —
راجہ لچھمین نراین و محمد اسمعیل خان وغیرہ کو طلب کیا اور اپنی حکمت عملی سے اس فساد کو رفع کیا بعد اوس کے نواب شجاع الدولہ بہادر نے بطرف فرخ آباد احمد خان بنگش پر فوج کشی کی اتفاقاً سالار جنگ برادر شجاع الدولہ بہادر عین غفلت مین بدست احمد خان بنگش قید ہوگیا آخر کو نواب شجاع الدولہ نے بوجہ نمایش عمایدداران ریاست اودہ کے احمد خان بنگش سے بغیر جنگ صلح

صفدر جنگ و جلوس نواب شجاع الدولہ بہادر ... سنہ ۱۱۶۷ھ ... سال وفات

کرلیا اور معاودت کی اور احمد خان بنگش اپنے ملک کو چلا گیا سنہ ۱۱۷۶ ہجری مین
جب شاہ عالم بادشاہ مقام عظیم آباد سے متوجہ لکھنؤ ہوا نواب شجاع الدولہ
بہادر نے سرحد صوبہ اودہ یعنی لب دریاے کرم ناسا تک استقبال کیا چونکہ
اس ہنگام مین فوج انگریزی عالیجاہ نواب قاسم علی خان بہادر صوبہ دار بنگالہ
کو شکست دیکر تعاقب مین چلے آتی تھی اور نواب شجاع الدولہ و شاہ عالم
بادشاہ اطراف الہ آباد مین بندوبست ملک بندیل کھنڈ مین مصروف تھے عالیجاہ
مع لشکر باقیماندہ جو بنارس مین آگیا تھا روانہ ہوکر اطراف الہ آباد مین
آیا اور لشکر نواب شجاع الدولہ سے تین کوس کے فاصلے پر خیمہ زن ہوا نواب
شجاع الدولہ بہادر مع دس بارہ ہزار فوج کے بطور استقبال عالیجاہ کے
لشکر مین گئے عالیجاہ نے لب فرش تک استقبال کیا اور بعد اداے مراسم
سلام و تعظیم مصافحہ ایک ہی مسند پر بٹھایا اور بعد گفتگوے اخلاق باطمینان
نواب شجاع الدولہ بہادر و عالیجاہ باتفاق سوار ہوئے اور شاہ عالم بادشاہ
کے حضور مین حاضر ہوئے عالیجاہ نے اکیس کشتیان تحفجات ملبوس خاص
و جواہرات کی بادشاہ کے پیشکش کین اور بعد اسکے اپنے خیمے مین چلے گئے
اسکے دوسرے دن عالیجاہ اپنے خیمے سے نواب شجاع الدولہ کی ملاقات کو آئے
حسب دستور تعظیم و تکریم سے استقبال ہوا عالیجاہ نے بعد کئی روز کے کچھ
زیور بیش قیمت اور ایک ہت بہل مع پوشش کارچوبی تا مزد نواب بہو بیگم
صاحبہ زوجہ نواب شجاع الدولہ اور کچھ عمدہ جواہر بنابر نواب عالیہ بیگم صاحبہ
محل نواب صفدر جنگ معرفت علی ابراہیم خان ارسال کیا اسکے جواب
مین نواب عالیہ بیگم صاحبہ نے عالیجاہ کو لقب فرزندی عنایت کیا جو کہ اوسوقت
تک شاہ عالم بادشاہ کو اعانت عالیجاہ واجبات سے تھی اور نواب شجاع الدولہ
بہادر بھی بوجہ اسکے کہ شمس الدین وکیل عالیجاہ نے قبل اسکے عہدنامہ مشعر
اسکے کہ ایک لاکھ روپیہ بابت کوچ اور پچاس ہزار روپیہ بابت قیام تا جنگ
اور بعد قبض و دخل حکومت بنگالہ کی تین کرور روپیہ علاوہ ملک عظیم آباد
جمعی نو دلاکھ روپیہ بنام میرزا امانی یعنی نواب آصف الدولہ دینگے منجانب عالیجاہ

بہیجدیا تہا پیشتر سے عازم بنگالہ تہے لہذا پندرہوین تاریخ شہر رمضان المبارک
۱۱۷۷ ہجری کو بہمراہی شاہ عالم بادشاہ اعانت عالیجاہ کو روانہ
ہوئے جب بنارس مین داخل ہوئے مقام رام نگر مخیم لشکر بادشاہی
و شجاع الدولہ کا ہوا فوج انگریزی مین باہم فساد پیدا ہوا اور اکثر مردم فوج
انگریزی لشکر نواب شجاع الدولہ مین اوٹہ آتے نواب نے اون سب کو اپنے
لشکر مین ملازم کرلیا کہتے ہین کہ صاحبان انگریز بہادر نے نواب شجاع الدولہ
بہادر کو پیام دیا تہا کہ آپ اعانت عالیجاہ سے درگذر کرین ملک عظیم آباد اپنی
عملداری مین شامل کیجیے چنانچہ یہ گفتگو معرفت راے شتاب راے خواہ مخواہ سے بہی نہو
سکی نہ وہ راجہ بینی بہادر نائب شجاع الدولہ چند عرصے تک پیش ہی
ادہر بینی بہادر صلاح صلح انگریزون مین مصروف تہا اودہر نواب سالار جنگ
و میرزا علیخان و میر نعیم خان و نواب مدار الدولہ بہادر کثرت فوج مغلیہ ہم قوم
و قبیلہ و توپخانہ پر نازان ہوکر عالیجاہ کے عہد کو پسند کرتے تہے آخر کو راجہ
نے وکیل انگریزی کو جواب صاف دیدیا مشہور ہے کہ ہمراہی عالیجاہ مین ہو تت
تک چہپن کرور روپیہ تین سو اسی ہاتہی پر لدا ہوا تہا - اور جواہرات و
اشرفی بے شمار اسکے علاوہ تہا القصہ جب مشورہ صلح ختم ہوگیا اور محاربہ
کی بات قرار پاگئی ادہر نواب شجاع الدولہ نے دریاے گنگ پر پل کشتیون سے
بنواکر لشکر کو عبور کا حکم دیا تمام لشکر جب دریا سے عبور کر چکا لشکر مین کثرت
فوج کا کوئی شمار نہ با ہر کس و ناکس لشکر مین آگیا سرداران فوج اپنی اپنی راے
کے موافق نواب شجاع الدولہ سے طریقہ جنگ بتلانے لگے ادہر صاحبان
انگریز مع میر محمد جعفر خان بارادہ مزاحمت لشکر نواب آگے بڑہے مگر کثرت لشکر
نواب سے مقابلہ نکیا اور فوج درانی نواب سے جو ہر سو لوٹ مار مین پہیلی
ہوئی تہی بچکر قلعہ عظیم آباد مین داخل ہو گئی اور چند اضراب توپ نصب کرکے
اور خود کنارہ جاہ جہیل پر بڑہے اور ایک ضرب توپ پہاڑ کی چوٹی پر لگادی میر
محمد جعفر خان کو مع فوج حفاظت جہیل مذکور پر قائم کیا اور جنوب شہر کو خالی
رکہا باقی تین طرف یعنی مشرق و شمال و مغرب کو اپنی فوج تلنگہ سے محفوظ کرکے

مستعد و منتظر غنیم ہوئے ادہر نواب نے جب سنا کہ صاحبان فوج مقام بکسر
او سکے جاتے ہین محلات افسران معتمد کو مع فوج کثیر سرحد ملک موروثی پر
چھوڑ دیا اور خود مقام سید پور سے مع لشکر کے کوچ کیا اور کنارے دریائے
سوہن کے مقام کیا اور وہان سے سوار ہوکر چار کوس اسطرف عظیم آباد
کے خیمہ زن ہوئے دوسرے دن حسب مشورہ یہ انتظام ہوا کہ راجہ بینی بہادر
مع بلونت سنگہ دوسری فوج کیطرف دست راست تہوڑے فاصلے پر اور
نواب عنایت خان مع دو تین ہزار سوار روہیلہ اور ہمت بہادر گوشائین
مع تخمیناً پانچ ہزار سوار اور عالیجاہ مع پانچ پلٹنون اور اضراب توپ انگریزی
جانب دست راست فوج راجہ بینی بہادر مقابل فوج میر محمد جعفر خان بہادر
زد توپ کے فاصلے سے دور ہر سے جب اسطرف سے بمقابلہ فوج انگریزی نواب
شجاع الدولہ اپنی فوج کو مقرر کر چکے تب خود بدولت مع کسیقدر فوج کے
سمت عمارات متصلہ شہر سے خراسان خرامان علی باغ تک پہونچگئے اور بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑہ کر بان اور توپ سے لڑائی شروع کردی اور آہستہ آہستہ
آگے بڑہے ادہر فریقین سے گولہ اور گولی برسنے لگا نواب شجاع الدولہ نے اس
مابین مین معرفت ایک شتر سوار عالیجاہ کو اطلاع دی کہ مین دشمن کی فوج سے
جنگ مین مصروف ہون آپ وہان کہڑے کیا کرتے ہین اوسطرف آپ بہی
مثل ہمارے یورش کرین اور میرے پاس سمرو کو مع توپ کے بہیجدیجیے
عالیجاہ اوس ہنگامہ جنگ مین تعمیل اور التفات پیغام نواب شجاع الدولہ سے
معذور ہوگیا مگر ہمت بہادر گشائین نے اپنی فوج سے حملہ کیا اس حملے سے
کچہ نتیجہ نہ نکلا مورچے قائم ہوگئے فیمابین مین لڑائی ہوتی رہی شجاع الدولہ
روز مرہ ہر ایک مورچے پر جایا کرتے تہے اسی مابین مین ایک روز نواب
شجاع الدولہ حسب دستور اسپ سوار مع چند سوارون کے اطراف شہر اور
سوچون پر گردش کر رہے تہے کہ چند انگریز مع سید مہدی خان اور کپتیون
تلنگون کے قاعدہ سے نکلکر سمت لشکر نواب شجاع الدولہ چلے تہے کہ ناگاہ نواب
شجاع الدولہ کا مقابلہ ہوگیا نواب نے بجوش شجاعت تیر و تفنگ و شمشیر سے مقابلہ

کیا اور بنجیال زد تیر و نیزہ و شمشیر قریب دشمنون کے بڑھ آیا سید مہدی علیخان
نے نواب شجاع الدولہ کو شناخت کر کے افسران انگریزی سے بیان کیا کہ نواب
شجاع الدولہ وہ خوشرو جوان ہے اگر کسی تدبیر سے ہاتھ آجاوے تو لڑائی
موقوف ہوجاوے افسران فوج انگریزی نے فوراً کمک طلب کی جسکی وجہ سے
فوج تلنگون کی حصار سے چلی آئی نواب شجاع الدولہ کی لشکر مین کسی نے خبر کر دی
کہ نواب محاصرہ فوج انگریزی مین ہو گئے لشکر مین تلاطم پڑ گیا جب نواب
شجاع الدولہ کو آمد کمک فوج انگریزی کی معلوم ہوئی عنان اسپ کو لشکر
کیطرف پھیرا اور آہستہ آہستہ سرحد لشکر پر پہونچگئے اور ادہر لشکر نواب سے
عالیجاہ مع رفقا جان نثاران نواب کے مردانہ وار پہونچگئے اور خیریت سے
نواب شجاع الدولہ کو لشکر مین لے آئے غرضکہ اسیطرح فیمابین مین گولہ گولی سے
لڑائی ہوتی رہی جب موسم برشکال شروع ہوا نواب نے موافق مشورہ امرا
و رفقا مورچال کو خالی کر کے مقام بکسر مین قیام کیا اور اپنے لہو لعب شوقیہ
مین مصروف ہوئے اور جو توپ و فوج حفاظت پل دریاے سوہن پر مامور
تھی اوسکو بھی طلب کر لیا جب انگریزون نے بالکل میدان جنگ صاف
دیکھا عین موسم بارش مین جملہ ضروریات رسد وغیرہ لیکر نواب پر فوج
کشی کر دی تب نواب شجاع الدولہ مع فوج مغلیہ و فوج ہمراہی شجاع علیخان
ایک مقام پر خیمہ زن ہوئے اور راجہ بینی بہادر خرابہ ہاے آبادی کنارہ
گنگ پر مع فوج کثیر کے قیام پذیر ہوا اور آٹھ پلٹنین جو مثل انگریزی فوج
کے کام جنگ سے واقف تھین مع اضراب توپ کے مقابل فوج انگریزی
صف آراکین دہنی طرف تو نواب شجاع الدولہ ہوئے اور بائین طرف راجہ
بینی بہادر قائم ہوا فریقین سے جنگ شروع ہوگئی فریقین کے سپاہی زد و
خورد سے کشتہ و مجروح ہونے لگے نواب شجاع الدولہ نے اپنی ہمراہی فوج
مغلیہ سے حملہ پر حملہ کرنا شروع کر دیا افسران انگریزی جب نواب شجاع الدولہ
کے پے درپے حملون سے عاجز آئے کشتیون پر مال و اسباب بار کر کے آمادہ
سفر ہوئے کہ اس اثنا مین کمانیر فوج نے فوجکو کنارہ دریا پر بھیجکر حکم دیا

کہ راجہ بینی بہادر پر جو اوس مقام سے قریب ہے یورش کرو غرضکہ کسیقدر
فوج آہستہ آہستہ چلکر کنارہ دریا کے پہونچگئی اور ایک ایک دو دو
سپاہی خرابہ شہر کے متصل پہونچگئے اور تنگ گلیون سے ہوکر دیوارون پر
چڑھ گئے ہرچند کہ اس مقام خاص وجا بے محفوظ مین سپاہ راجہ بینی بہادر
مع شیخ غلام قادر وشیخان لکھنؤ بدلجمعی موجود و فراہم تھی مگر تاہم اسقدر تلنگان
فوج انگریزی دیوارون پر آگئے کہ اونکو مطلق خبر نہوئی آخر کو اون تلنگون
نے اینٹ اور پتھر مارنا شروع کیئے اوسوقت شیخ غلام قادر مع اپنے ہمراہی
رفیقون کے اوٹھا اور شیخون کے جمع کرنے مین مصروف ہوا کہ اس مابین
مین تلنگون کو سب طرح سے مہلت ہوئی حسب تجویز اپنے افسر کے صف آرا ہوئے
المختصر گولی چلنے لگی معرکہ کارزار گرم ہوا چند اشخاص مثل شیخ غلام قادرخان
وغیرہ زخم گولی سے گرے اونکا گرنا تھا کہ راجہ بینی بہادر نے میدان جنگ
چھوڑ دیا فوج انگریزی میدان جنگ کو خالی پاکر اور آگے بڑھکر قریب راجہ
بینی بہادر ہو گئی حالانکہ باقی لوگ جو سرفروشی پر موجود تھے اور توپیں مرو
ہی فوج انگریزی پر گولہ زنی کر رہی تھی راجہ نے اپنے گھوڑے کی
باگ پھیر دی کہتے ہین کہ شجاع علیخان عرف میان عیسی اور شیخ زادے
بندوقون کی آواز طرف مورچال راجہ بینی بہادر کے سنکر دوڑے مگر
درمیان راہ کے جو دلدل واقع تھا جلد پہونچ نہ سکے مگو ہزار خرابی مع
تھوڑے سوارون کے اوسمقام پر جہان کسیقدر لوگ خائف وترسان
مقابلہ فوج انگریزی مین تھے پہنچے بعد نکل جانے راجہ بینی بہادر کے وہ
مضطرب تھے ادہر راجہ بینی بہادر لشکر مین پہونچے ادہر کل انتظام لشکر
مین قیامت برپا ہوگئی قوم مغلیہ جو سب سے معتبر اور بہادر تھی یہ حال
دیکھتے ہی بیقرار ہوئی افسر لوگ مقام جنگ سے چل کھڑے ہوئے نواب
شجاع الدولہ نے جب میدان جنگ کا یہ حال دیکھا گھوڑے پر سوار نیزہ بدست
یمین ویسار پکارتے تھے گروہ لوگ علیحدہ علیحدہ بھاگے جاتے تھے آخر کو
نواب ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے فوج انگریزی قیامگاہ مین آگھسی جسقدر

مال نقد و جنس و جواہرات تہا لوٹ لیا آخر کو نواب بہی اپنے گہوڑے پر سوار
ہو کر چل نکلے فوج فراری جو دریا پر جمع تہی فوج انگریزی اوسکے تعاقب
کو پہنچگئی اور باڑہ پر رکہہ لیا اکثرون نے سراسیمگی سے دریا مین ڈوب کے
جاندی باقیماندہ خیریت سے عبور کر گئی آخر کو نواب شجاع الدولہ بہادر بہی
مع محلات لکہنو ہوتے ہوئے بانس بریلی گئے اور وہان سے حسب امتزاج
واتفاق حافظ رحمت خان روانہ فرخ آباد ہوئے اور اوس مقام سے
ملہاراو کی پیتالیس ہزار کی جمعیت فوج باقرار اداے چالیس ہزار روپیہ
کوچ اور بیس ہزار روپیہ مقام پر شریک اپنا کیا اور جمعیت ذاتی نواب
شجاع الدولہ اوسوقت بہی کچہہ کم نہین تہی لہذا نواب شجاع الدولہ پہر باتفاق سرے
عماد الملک انگریزون پر فوج کش ہوئے جب انگریزون نے اس حال کی
خبر پائی مقام کوڑہ جہان آباد مین استقبال جنگ کو آئے چنانچہ فیما بین سے
ہنگامہ کارزار شروع ہوا اول مین مرہٹون نے خوب مقابلہ کیا مگر آخر اکثر
ملہاراو کے ساتہ سے بہاگ گئے مگر ملہاراو اپنی بہادری سے میدان جنگ
مین ڈٹا رہا جب نواب کی فوج پہر بیدل ہو گئی اور میدان جنگ چہوڑنے کا عزم
کیا ملہاراو تب بہی میدان سے نہین ہٹتا تہا نواب شجاع الدولہ و عماد الملک
نے سمجہا کر اپنے ساتہ لیا اس مقابلہ مین بہی بہت کچہہ مال فوج انگریزی کے ہاتہ
لگا اور نواب نجف خان نواب شجاع الدولہ سے علیحدہ ہو کر رفاقت سرکار
انگریزی مین چلا گیا اور راے شتاب راے سرکار انگریزی کیطرف سے
منتظم ریاست اودہ ہوا آخر کو فیما بین نواب شجاع الدولہ و سرکار انگریزی صلح
ہو گئی نواب اپنی ریاست اودہ پر قائم ہوئے تاحین حیات تعمیل عہدنامہ
فریقین سے بخوبی ہوتی رہی قصہ کوتاہ بدولت اعانت عالیجاہ صوبہ دار
بنگالہ یہ حال نواب شجاع الدولہ کا ہوا اب راقم کو عالیجاہ کا بہی حال جہانتک
دریافت ہوا اسی تذکرہ مین قلمبند کر دینا مناسب و واجب ہوا واضح ہو کہ اول
لڑائی مین جو بمقام عظیم آباد ہوئی تہی عالیجاہ بذات خاص مع فوج کے مورچال
پر بخوبی حاضر رہا مگر بعد اوسکے نواب شجاع الدولہ نے اول گیارہ لاکہہ روپیہ

بابت اقرار موعودہ سابق عالیجاہ سے طلب کیا عالیجاہ نے بجواب اوسکے
کہا کہ جب مرشد آباد کو جاؤنگا انتظام کر دونگا نواب شجاع الدولہ نے جواب
مین کہلا بھیجا کہ شاہ عالم بادشاہ ہمسے روپیہ طلب کرتے ہین لہذا عجلت سے
روپیہ روانہ کرو عالیجاہ نے جواب دیا کہ جو موجود اور میسر تھا ادسمین قصور
نہین کیا اب مین آپ کے بھروسے ہون راجہ بینی بہادر کو اجازت ہو کہ حسب
سمجھا دین جو باقی ہوگا اوسکے ادائی مین فرق نہین کرونگا آخر کو نواب شجاع الدولہ
کے تقاضاے سخت سے عالیجاہ مضطر ہوگیا اور فقیرانہ لباس زیب تن کر بیٹھا
شجاع الدولہ نے بخیال رفع بدنامی منجانب نواب عالیہ بیگم زبانی علی ابراہیم کے
عالیجاہ کو یہ پیغام دیا کہ ہمکو اس بات سے بدنامی ندو لباس فقیرانہ اوتار ڈالو
روپیہ کا تقاضا شاہ عالم کے حکم سے کیا گیا تب عالیجاہ نے لباس فقر بدن سے
دور کیا اسکے دوسرے دن مسمی سمرو ملازم توپخانہ عالیجاہ نے اپنی تنخواہ
اور ہمراہیون کی لیکر مع جملہ سامان جنگی ملازمان نواب شجاع الدولہ بہادر
مین داخل ہوگیا بعد اوسکے ایک افسر عالیجاہ نے عالیجاہ کو گرفتار کرکے نواب
شجاع الدولہ کے حوالہ کیا تب نواب شجاع الدولہ نے جملہ نقد و جنس عالیجاہ
ضبط کرکے اپنی سرکار مین منگا لیا قصہ مختصر عالیجاہ قبل جنگ بکسر ایک زنجیر
فیل مادہ لنگ پر بحالت تباہی مع اپنے عیال کے الہ آباد کو روانہ ہوا بہزار
تکلیف الہ آباد مین پہنچا اور ایک حویلی خام کرایہ کو لیکر مقیم ہوا اور وہان سے
لکھنؤ اور لکھنؤ سے ملک افاغنہ مین گیا جب وہان بھی قیام کی صورت نہ دیکھی
شاہجہان آباد مین گیا نواب نجف خان نے عالیجاہ کی تعظیم کی اور خدمتگذار اوسکا
موجود ہوا چنانچہ جب تک عالیجاہ زندہ رہا اوسکی خبرگیری وہین ہوتی رہی
شائقان کتب سیر پر واضح ہو کہ اس دنیاے بے ثبات کے کارخانے انسان
کی سمجھ مین نہین آسکتے دیکھنا چاہیے کہ اس تذکرہ مین کیا عبرت خیز حال ہے
کہ ایک وہ دن تھا جب عالیجاہ کے پاس بعد مصارف جنگ ملک بنگالہ نقد
شکست جنگ علاوہ اشرفی و جواہرات بے بہا و بے انتہا صرف تین سو اسی ہاتھی
پر نقد روپیہ اسکے ساتھ موجود تھا اور بدولت اسی مال کے اسکی فوج بے شمار

بہمراہی بادشاہ دہلی و نواب شجاع الدولہ بغرض اعانت بمقابلہ فوج انگریزی
لیگیا تہا مگر اوسکا گردش فلکی سے ایسا گیا کہ اپنی آنکہہ سے بربادی بہی دیکہنے
نپایا اور بحالت تباہی شاہجہان آباد مین اوکہ بیکسی مین جان دی بہرحال
انسان کو چاہیے کہ اپنے جملہ کام حوالہ بخدا سمجہے حضرت نظامی قدس سرہ نے سچ فرمایا ہے

بیت کسے را کہ قہر تو انہ سر فگند + بپا مردی کس نگردد بلند + کہتے ہین

کہ نواب شجاع الدولہ جب بعد صلح سب طرحسے مطمین ہوگئے اور تخمیناً ایکسال
سے زیادہ ہوگیا مگر تب ہی اپنی شکست کا رنج دل سے نہ بہولے اسواسطے دل
مین خیال کیا کہ ملک بے سیاست رہ نہین سکتا ہے اور بغیر کارپردازون
کے انتظام ریاست بہی غیر ممکن ہے پس لازم ہے کہ جسکی وجہ سے میری
شکست ہوئی ہے اوسکی سزا دہی مین دریغ نکرون نواب نے سوچا کہ راجہ
بینی بہادر وہی ہے جو منجانب انگریز صلح کی گفتگو مین موکد تہا مگر جب صلح
نہین ہوئی اور جنگ کی نوبت آئی تب اوسیکے مورچال سے فوج انگریزی
بلاتعرض اوسیکے مورچے پر گہس آئی جس کے سبب سے ہزارون نمکخواران
ریاست اودہ جان سے مارے گئے اور تمام مال و متاع ضایع ہوگیا
اور نیکنامی مبدل بہ بدنامی ہوگئی حکومت سے ماتحتی ہوگئی اور وہ خود زندہ
بدستور سابق اپنے کام ریاست پر بدستور ہے ایکدن نواب شجاع الدولہ
سنہ ۱۱۸۰ ہجری مین علاقہ محمدی سے اوسکے خیمے مین جو میدان مقام سندیانون
مین نصب تہا آئے اور وہین قیام کیا اور دوسرے دن اوسکو اپنے ساتہ
ہاتہی پر بٹہلا کے لیگئے اثنای راہ مین اوسکو زیر حوالات کر لیا اور اوسکی
ہاتہی مع جملہ نقد و جنس ملکیت راجہ مذکور ضبط کر لی کہتے ہین کہ نواب نے
راجہ بینی بہادر سے ایک وقت مین قسم کی تہی کہ مین تیری حفاظت جان کا
ہمیشہ خیال رکہونگا اسلیے بتجویز سزا مین نواب ایلچ خان سے مشورہ کیا
ایلچ خان نے بعد حصول حکم ہر دو چشم بینی بہادر مین سلائی نیل کی پہروا دی
نواب شجاع الدولہ جب محاربہ کوڑہ جہان آباد وغیرہ مین بہی شکست پاچکے
اکثر لوگ مثل احمد خان بنگش وغیرہ صلح کی صلاح دیتے تہے اور علاوہ اسکے

دوسرا قوم انگریز فوج انگریزی کو اثنائے راہ مین میر باقر خان کے رسالے کے سوار گرفتار کر لاتے تھے نواب شجاع الدولہ نے اونکا قتل حالت مجبوری مین جو خلاف مردانگی تھا مناسب نجانا اور بکمال خوشی علیحدہ خیمہ مین اونکو فروکش کرادیا اور جملہ ضروریات مع شراب وغیرہ اونکے واسطے مہیا کرادی اور ایکمرتبہ ہر دو صاحبان انگریز ہر روز بنابر ملاقات نواب شجاع الدولہ خود آتے تھے اور ایک مرتبہ نواب شجاع الدولہ بذات خاص اونکی خبر کو اون کے خیمہ مین جایا کرتے تھے اور صاحبان انگریز سے یہ بھی کہدیا تھا کہ آپ کو ہم اجازت دیتے ہین جب چاہیے اپنے لشکر مین چلے جائیے مگر صاحبان انگریز نے چندے قیام اپنا لشکر نواب شجاع الدولہ مین خود پسند کیا بعد اوس کے نواب سے رخصت کی درخواست دی نواب نے آٹھ راس اسپ خاصہ اور چار زنجیر فیل اور کشتی جواہر اور دو ہزار اشرفی دیکر رخصت کر دیا صاحبان موصوف نے لشکر مین جاکر نواب کے حسن اخلاق اور طریقہ مہمانداری و شجاعت کی ایسی تعریف کی کہ صاحب لشکر فوج انگریزی مشتاق ملاقات ہوا اور صاحبان مذکورین نے نواب کو اس حال اشتیاق صاحب لشکر سے بعد استمزاج صاحب لشکر خبر دی الحاصل جسوقت مین لشکر انگریزی مہدی گھاٹ واقع دریائے گنگ قیام پذیر تھا نواب شجاع الدولہ بلا تزک و احتشام سواری پالکی پر مع چند خواص بعزم عبور کشتی پر سوار ہوئے صاحب لشکر انگریزی نے جب خبر پائی متعجب ہوا الغرض جب کشتی قریب کنارہ دریا پہونچ گئی جملہ افسران انگریزی مع صاحب لشکر اپنے خیمون سے نکل پڑے اور نواب کا استقبال تعظیم سے کیا اور سلامی النواب لشکر انگریزی سے سر ہوئین صاحب لشکر نے بعد کلمات اخلاق عرض کی کہ یہ فقط عالیجاہ نواب قاسم علیخان صوبہ دار بنگالہ کی بدعہدی کی وجہ سے سرکار انگریزی کو اوسکی سزا منظور تھی مگر اس تدارک مین یہانتک نوبت پہونچی کہ آپ اوسکی اعانت مین بر سر مقابلہ ہوئے ہر چند لشکر انگریزی آپ سے صلح پر مستعد رہا مگر گردش افلاک نے بعوض صلح اب تک جنگ و جدل مین وقت ضایع کیا

اور آپ نے ہمارے افسران گرفتار شدہ کو عین وقت جنگ مین مہمان
اپنا سمجھکر مراسم مہربانی ادا کیا ہے اوسکا تمام لشکر انگریزی شکر گذار ہے
اب آپ طریقہ صلح منظور کرلین چونکہ نواب شجاع الدولہ جنگ سے تنگ گئے تھے
حرف اجابت زبان سے نکل پڑا اور اوس شب کو لشکر انگریزی مین استراحت
فرمائی صاحبان لشکر نے بھی کوئی دقیقہ مہمانداری نچھوڑا اور آخر کو اقرار
صلح فریقین مین معرفت راے شتاب راے بدینخلاصہ ٹہرا کہ پچاس لاکھ
روپیہ مصارف جنگ سرکار انگریز کمپنی بہادر کو بعد مجرائی زر تحصیل جو
تحصیلداران انگریزی نے مابین بیدخلی ملک اودہ کے زمینداروں سے
وصول کیا ہے نواب شجاع الدولہ دین اور قیام رزیڈنٹ انگریزی نواب
اپنے ملک اودہ مین منظور کرین اور دونو سرکار یعنی سرکار انگریزی سرکار
نواب شجاع الدولہ دوست و دشمن سرکار کو اپنا دوست و دشمن تصور کرے
الغرض بعد اس منظوری کے طریقہ صلح بدستور قائم ہوگیا نواب کو مصارف
جنگ جناب بہو بیگم صاحبہ نے بخوشی خاطر اپنے پاس سے دیا اور جسقدر
باقی رہگیا اوسکے عوض جواہرات امانت کردیئے اور بمقام فیض آباد
تشریف لائے پس ازان فریقین مین حسب شرائط صلح عملدرآمد بخوبی
ہوتی رہی۔ اور نواب نے بعد اوس کے خزانے کا یہ انتظام کیا کہ جسقدر
آمدنی ملک سے پس انداز ہوتا تھا وہ اوسکو بہو بیگم صاحبہ کے تفویض
کردیتے تھے چنانچہ بیگم صاحبہ نے اوس خزانے کا نام چوڑا بھنورا رکھا تھا
کہتے ہین کہ اس خزانے مین اسقدر روپیہ تھا جس کے منجملہ ایک حصہ کثیر
سے بہو بیگم صاحبہ نے وثیقہ متعلقین و ملازمین خاص کا کرایا اور اپنی
حین حیات تک نہین معلوم کسقدر خرچ کیا اور بعد وفات بھی بچھتر
لاکھ روپیہ نقد ایک قسم کا روپیہ یعنی رکابی دار برآمد ہوا جو نواب آصف الدولہ
اون کے فرزند بذات خود فیض آباد سے لائے مشہور ہے کہ اس خزانے
سے بہت کچھ روپیہ راجہ درشن سنگہ ناظم قوم برہمن کو جو اس سرکار ریاست
مین بااختیار تھا ملا۔

نواب شجاع الدولہ کو جب سبطرح سے بعد صلح کمپنی انگریز بہادر انتظام ملک سے اطمینان حاصل ہوگیا تو نواب آصف الدولہ بہادر کی شادی کتخدائی شمس النسا صبیہ نواب خانخانان وزیر اعظم دہلی بن قمر الدین کے ساتھ ٹھرائی ایک جمعیت فوج ہمراہی علی بیگ و لطافت علی خان خواجہ سرا بہیجکر زوجہ وزیر اعظم مذکور موسومہ شولہ پوری بیگم کو مع دختر نیک اختر بمقام فیض آباد طلب کرلیا اور ۱۱۸۳ ہجری مین فرایضات شادی کتخدائی نواب آصف الدولہ بڑی تزک و احتشام سے ادا کی اور اسی سال مین شاہ عالم بادشاہ دہلی الہ آباد سے فیض آباد مین تشریف لائے تہے نواب نے جملہ نقد و جنس گیارہ لاکھ روپیہ کا پیشکش بادشاہ کیا۔

کہتے ہین کہ پدر نواب منیر الدولہ محمد عباس قلی خان کو (وہ خط جو مشعر طلب کمک نواب شجاع الدولہ نے قبل از معرکہ مقام بکسر حافظ رحمت خان کے نام لکھا تہا) کسیطرح سے اوسکو مل گیا اوسکے ۱۱۷۹ھ تبدیل کرکے اوس مین ۱۱۸۳ درج کردے اور بخیال خیرخواہی کمپنی و ضرر رسانی نواب پیشگاہ نواب گورنر جنرل وارن ہسٹنگ صاحب مین پیش کیا نواب گورنر جنرل اس خط کو دیکہتے ہی غضب مین آگئے اور بذریعہ تحریر نواب شجاع الدولہ کو شکایت الملک فوراً بنارس مین داخل ہوئے نواب گورنر جنرل بکمال حیرت عین موسم بارش مین مع بہو بیگم صاحبہ بنارس جا پہنچے - اور نواب نے محمد ایلچ خان کو مع جواب تحریر مذکور خدمت مین نواب گورنر جنرل کے روانہ کیا جب نواب گورنر جنرل بہادر ہر ایک طرح سے نواب کی حاضری سے خوش ہوئے اور اوس خط کے دستخط مطابق کیے گئے تو افترا پردازی دشمنان نواب معلوم ہوئی اور خود سوار ہوکر اپنی صفائی سے نواب کو مطمئن کردیا نواب نے از روے مصلحت نواب گورنر جنرل سے اوسی جلسے مین یہ کہا کہ اگر آپ کو میری طرف اور سرداران افاغنہ سے اطمینان نہین ہے تو فوج انگریزی بمقام فرخ آباد اور کانپور مین مقیم کردیجیے اون کی تنخواہ جو لاگی ملک اودہ سے محسوب ہوگئی اور وقت سرکشی باغیان کام آویگی اسباب کو

نواب گورنر جنرل نے پٹنہ گیا اور فوج سرکار انگریزی کی چہاونی ہر دو مقامات مین ہوگئی بعد اس کے نواب فرخ آباد ہوتے ہوئے مقام اٹاوہ کو رونق افروز ہوئے اور قلعہ اٹاوہ جو بعلت زر باقی کارپردازان باجی راو پیشوا کے قبضہ مین تھا فتح کر لیا۔

واضح ہو کہ لارڈ کلنف بہادر ۱۱۷۹ ہجری مین شاہ عالم بادشاہ دہلی کی ملاقات کو آیا اور نواب شجاع الدولہ بہی ملاقات کو گئے اوس ایام مین لارڈ موصوف نے خزاین دیوانی خالصہ شریفہ صوبہ بنگالہ و اوڑیسہ عظیم آباد بنام کمپنی انگریز بہادر بادشاہ سے حاصل کیئے اور عہد نامہ جدید فیمابین بادشاہ و کمپنی انگریز بہادر کے قائم ہوا اوسوقت سے تحصیل روپیہ صوبہ جات مذکورہ بالا قبضہ مردم ہندوستان سے نکل گئی اور لوگونکو شعور اختلاف اوضاع پیدا ہوا نواب شجاع الدولہ و راجہ بلونت سنگہ موضع چھپرا مین وارد ہوئے اور راجہ دہیرج نراین معتوب ہوئے اور مہاراج شتاب رای قوم کایست سکینہ ساکن عظیم آباد حضور بادشاہ دہلی و نواب شجاع الدولہ سے سرفراز و ذی اقتدار ہوا اور بمقام بنارس مسٹر ہسٹنگ صاحب گورنر جنرل بہادر اور شجاع الدولہ سے ملاقات ہوئی انتظام معاملات عظیم آباد کر بعد صاحب ممدوح کلکتہ کو واپس گئے ۱۱۸۰ ہجری مین مہاراجہ شتاب رائے نے بجلدوی شرکت تصفیہ مصالحہ نواب شجاع الدولہ و اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر جاگیر اور نیابت صوبہ عظیم آباد پر مستقل ہوا راجہ رام نراین اوس معاملہ سے بددل ہوا کونسل بلدہ عظیم آباد کی موقوف ہوئی اور ضلع عظیم آباد انتظام الدولہ مہاراجہ کلیان سنگہ تہور جنگ پسر مہاراجہ شتاب رای کے تفویض آخر سال ۱۱۹۳ مین ہوگیا اور اسی ۱۱۹۳ ہجری مین تنازعات فیمابین نجیب الدولہ و مرہٹہ عہد شجاع الدولہ مین پیش ہوا اور شجاع الدولہ نے اودہ مین مراجعت کی اور اسی نا بین مین نواب شجاع الدولہ کے حافظ رحمت خان اور اولاد دوندی خان و علی محمد روہیلہ سے جنگ کی اور اس خاندان کا استقبال کیا اور ممالک افغانان فیمابین نواب نجف خان و شجاع الدولہ تقسیم ہوگیا۔

ان کے عہد تک علاوہ توپخانجات وغیرہ اسّی ہزار سپاہی تلنگہ سرخ پوش
اور چالیس ہزار سپاہی سیاہ پوش ملازم ریاست اودہ تھے اور ان کا
لشکر گروہ سید احمد بانسی والا (جنکی ہمراہی مین انگریزی اور توڑہ دار بندوقین
رہتی تہین) مقرر تہا اور بڑے بڑے معزز خاندانون کے لوگ مثل
نواب مرتضی خان وگوپال راو مرہٹہ وغیرہ افسر تہے اور دو سو فرنگی
اور فرانسیس بہی رفاقت اور ملازمت مین رہتے تہے علاوہ ان اشخاص
کے خواجہ سرایان وغلامان خانگی کا ایک گروہ تہا اور وکلاے مرہٹہ
مثل نظام علیخان ابن نظام الملک دکہنی وضابطہ خان ونواب
ذوالفقار الدولہ نجف خان - ومیر نعیم خان بہادر مع لشکر ثابت خانیان
وفوج بوندیلہ وچندیلہ ومحمد شیر خان مع رسالہ سوار وپیادہ شہر فیض آباد
مین آباد تہے اور اس انتظام بلیغ کی بدولت پونا سے دکن سے سات
روز اور کابل سے گیارہوین روز خبر پہنچتی تہی - اسی عہد مین میجر پیلر صاحب
بہادر رزیڈنٹ ریاست اودہ منجانب سرکار کمپنی تہے - الغرض نواب
عالیجناب نے پینتیس ۳۵ سال کی عمر مین بتاریخ بست ودوم شہر ذیقعدہ
۱۱۸۸ھ جہان فانی سے عالم جاودانی کی راہ لی اور عرش منزل خطاب
پایا اور گلاب باڑی واقع فیض آباد مین دفن ہوئے اور بعد انقضای
عرصہ چند استخوانہاے جسم مبارک شاہجہان آباد بہیجے گئے انتقال نواب
کی تاریخین درج ذیل ہین -

تاریخ وفات

	ایضاً	
ابن منصور شجاع الدولہ +		چون تہ خاک ملکین شد ہیہات
آسمان از سر افسوس بگفت		مہر پنہان بزمین شد ہیہات
جانشین جناب صفدر جنگ		خود شجاع دید دولت دنیا
کس نداند زمانہ اش بودہ +		مثل ونِد و مماثل دہمتا
بست وچارم زماہ ذیقعدہ		کرد رحلت چو سوی ملک بقا
خود زروے جہان ندا آمد		باد داخل بجنت الماوےٰ ۱۱۸۸ھ

تذکرہ نواب آصف الدولہ بہادر

نواب آصف الدولہ بہادر کا اصلی نام یحیی خان عرف میرزا امانی تھا جو
۲۲ - شہر شوال ۱۱۶۱ سنہ ہجری کو بطن بہو بیگم صاحبہ سے پیدا ہوئے تھے -
۱۱۸۰ سنہ ہجری میں انیس ۱۹ سال کی عمر میں انکی شادی شمس النسا دختر انتظام الدولہ
خانخانان سے ہوئی تھی - جب نواب شجاع الدولہ بہادر نہضت فرماے
خلد بریں ہو چکے - اور نواب میرزا علیخان و نواب سالار جنگ و امتیاز الدولہ
افتخار الملک ارسلان جنگ و میجر پیلر صاحب بہادر رزیڈنٹ و کرنیل
گلس صاحب تصدیق وراثت نواب آصف الدولہ کر چکے نواب موصوف نے
بمقام فیض آباد مسند وراثت کو اپنے جلوس میمنت مانوس سے زینت بخشی
بجملہ مراتب تندرو نیازادا ہوئے - چونکہ نواب عالیہ محل نواب صفدر جنگ

کو نواب سعادت علی خان بہادر کیطرف توجہ خاطر زیادہ تھی جب اون کو
مسند وراثت نہ ملی تب اونھون نے بہو بیگم صاحبہ مادر نواب آصف الدولہ
کو یہ بات سنائی کہ تمہارا بیٹا آصف الدولہ لہو لعب مین راتدن مصروف
رہتا ہے اسواسطے اوسکو فہمایش کرنا چاہیے کہ وہ انتظام ملک تفویض
نواب سعادت علیخان کرے - مشہور ہے کہ بہو بیگم صاحبہ کے پاس دولت
بے شمار تھی اون کے بھائی بھتیجون نے بیگم صاحبہ کو کچھ سبز باغ دکھلا کر
نواب آصف الدولہ کیطرف سے کشیدہ خاطر کرا دیا - آخر کو نواب آصف الدولہ
سے ان بے اعتدالیون کا ضبط نہو سکا ترکہ کا دعوی بہو بیگم صاحبہ سے کیا
بعد قیل وقال بسیار بہو بیگم صاحبہ نے آصف الدولہ کو تو پچاس لاکھ روپیہ
دیکر راضی کیا اتنے مین نواب صاحب نے نواب عالیہ زوجہ نواب صفدر جنگ
یعنی اپنی دادی سے اوسی قسم کا دعوی پیش کیا - نواب عالیہ صاف سمجھہ
گئین کہ یہ سب فسادات بدولت مختار الدولہ نائب آصف الدولہ پیدا
ہین لہذا راجون اور زمیندارون کو پیغام دیا کہ یہ ملک ہمارے باپ کا ہے
نہ کہ آصف الدولہ کے باپ کا - مختار الدولہ اس خبر کو سنتے ہی لکھنو کو چلا آیا اور
آخر کو نواب آصف الدولہ بھی فیض آباد سے لکھنو مین آگئے - مختار الدولہ نے
اقبال الدولہ اپنے فرزند کو عہدہ بخشی گری و جرنیلی نواب سے دلوا دیا اور
اسی ذریعہ سے انتظام فوج ایسا درہم برہم کیا کہ نمکخواران قدیم متعلقہ
فوج اس ریاست سے نکل گئے - اتفاق وقت کو دیکھیے کہ صاحبان انگریز
مختار الدولہ سے ازبس راضی ہوئے تب تو منجانب آصف الدولہ بہادر
مختار الدولہ نے ملک بریلی کی نسبت (جو قبضہ نواب سعادت علی خان
مین عہد نواب شجاع الدولہ بہادر سے تھا) کچھ عجیب چھیڑ چھاڑ آغاز کی کہ نواب
آصف الدولہ فرمانے لگے کہ ہم کو سب بھائیون کی قدر برابر کرنی چاہیے
فقط نواب سعادت علی خان تنہا صاحب ملک و فوج نہین رہ سکتے -
رزیڈنٹ بہادر نے اس بارے مین پہلے تو حیلہ و حوالہ کیا آخر کو بعد استمزاج
حکام صدر کہدیا کہ ہم کو امور خانگی مین زنہار مزاحمت نہین - پھر کیا تھا

نواب آصف الدولہ بہادر نے نواب سعادت علی خان
کو بریلی سے طلب کیا اور بجاے اون کے راجہ صورت سنگھ
کو بریلی مین مقرر کر دیا مگر راجہ صورت سنگھ نے
بد انتظامی و جور و ستم سے ملک کیتھر کو برباد کر دیا اور آخر کو بعلت
باقی و تصرف زر معتوب ہو کر مجلس سرکاری مین جان بحق ہوا۔ خیر نواب
سعادت علی خان بہادر وارد لکھنؤ ہوئے اور مقام بنیاد منزل متصل
رستم نگر مین قیام پذیر ہوے اور دربار ریاست اودہ مین آتے جاتے
رہے اسی عرصہ مین انکے صاحبزادے غازی الدین حیدر پیدا ہوے
تھے۔ نواب سعادت علی خان بہادر کو لکھنؤ مین رہنا ناگوار تھا لہذا بنارس
کیطرف سوار ہو گئے اور مقام درگا کنڈ کو جا کر آباد کیا اور وہین ودیا
اختیار کی۔ چونکہ مختار الدولہ بہادر کو خیرخواہی سرکار انگریزی بہرحال منظور
تھی اور اپنی بہبودی و وقعت کا یہی سبب سمجھتا تھا اور ریاست اودہ مین
بھی ہر امر کا مختار بنگیا تھا ملک بنارس و جونپور و غازی پور جمعی تخمیناً بائیس
لاکھ روپیہ کا نواب آصف الدولہ سے سرکار انگریزی کو دلوا دیا۔ ثبوت
خیرخواہی مختار الدولہ محتاج بیان نہین۔ مثلاً ایک ہزار روپیہ ماہواری
جو مختار الدولہ کو سرکار انگریزی نے نسلاً بعد نسلاً مقرر کر دیا تھا آجتک اونکی
اولاد کو ملتا ہے۔ الحاصل جب عہد نیابت مختار الدولہ مین ہمت بہادر
امراؤ گر و مرتضی خان بہرایچی و شیخ احسان وغیرہ نمکخواران قدیم موقوف
ہوے اور چھاونی محبوب علی خان بموجب حکم آصف الدولہ بہادر جلا کر
خاک سیاہ کیگئی اور افسران قوم فرانس ملازم ریاست اودہ موقوف
کیے گئے تب رذیل قوم کے لوگ مثل راجہ جھاؤ وغیرہ کے ریاست اودہ
مین مختار ہو گئے جہانتک جس سے جن پڑا خوب نقد و جنس پر ہاتھ صاف
کیا اور اشخاص کے سوا ایک اسی راجہ جھاؤ نے اسقدر مال و زر بہم
پہونچایا کہ عہد نواب سعادت علی خان بہادر مین اوس کے مکان سے
دو کرور روپیہ نکلوا کر ضبط کیا گیا۔ پس اسیطرح اور با اختیار لوگون کا حال

تصور کرنا چاہیے۔

جس ایام میں نواب آصف الدولہ مع لشکر بمقام اٹاوا خیمہ زن تھے میر احمد افسر پلٹن بائیسی مع دیگر پٹالن حسب الطلب مختار الدولہ بضرورت لینے تنخواہ کے سمت اٹاوا جا کر ایک کوس کے فاصلے پر ٹہرا مختار الدولہ نے نواب آصف الدولہ سے عرض کی کہ میر احمد بعزم سرکشی آپہنچا اور پس از استمزاج فوج ولشکر میر احمد کے مقابلے مین جما دیا میر احمد وغیرہ افسران مذکور جو مختار الدولہ سے تنگ آگئے تھے آراستہ ومسلح ہو کر مورچال قایم کر دیے دونو طرف سے جنگ شروع ہو گئی ہر ایک نشان کہڑے کر دیے تمام روز کشت وخون بے انتہا ہوا اگرچہ پٹالن فرقہ نجیب جو میر احمد کیطرف سے لڑ رہی تہین منتشر وپسپا ہو گیین مگر میر احمد پر فضل علی نے میدان جنگ مین اپنے قایم رہنے کو باعث عزت بہادری سمجھا مقابلہ جنگ مین بدستور قایم رہا تب مختار الدولہ نے عبد الرحمان رسالدار قندہاری کو واسطے دفع اس ہنگامہ جنگ کے متوسط کیا جس کے بدولت حصار جنگ شکست ہوا اور مختار الدولہ نے حسب راے خاص اس مقدمے کا فیصلہ کر لیا اوس وقت سے مختار الدولہ بادۂ غرور ونخوت سے سرشار ہو کر اپنے آقا یعنی آصف الدولہ ... بہادر سے بہی دو دن کی لینے لگا نواب سالار جنگ کو ... اسکے حرکات ناپسند ہوے اور آصف الدولہ سے شکایت پیرا آمادہ ہوے اسی زمانے مین بسنت علیخان خواجہ سرا جنرل فوج تہا اور یہ بہی بوجہ مراعات وحمایت مختار الدولہ تہمار ... ت مین ... تہا اتفاقاً انہی عرصے مین ایکروز بسنت علی خان خواجہ سرا کے یہان مختار الدولہ کی دعوت تہی جلسہ رقص وسرود برپا تہا ہر ایک محو نظارہ تہا ناگہان میر فضل علی ومیر طالب علی ملازم نواب سعادت علیخان بہادر وارد اوس جلسے کے ہوے مختار الدولہ اون سے کسی روش وانداز سے چونکا محفل سے اوٹھ کہڑا ہوا میر فضل علی نے تلوار کا وار کیا اوسکے ... مین رسید کیا اور بغل مین ہاتہ ڈالکر حوض کے اندر لیگیا کہتے ہین کہ ایسی حالت مین میر طالب علی نے بہی اپنی پیش قبض کو خون مختار الدولہ کی چاٹ دی اور کے

زخم مارسے حضار سب کے سب منہ دیکھتے ہی رہے اہل سلاح کا فور ہو گئے
اس خبر نے شہرت پکڑی بسنت علی خان خواجہ سرا بعد وقوع اس سانحہ
کے شمشیر برہنہ پیشگاہ آصف الدولہ بہادر مین حاضر ہوا اور بہ آواز بلند
کہنے لگا کہ اقبال حضور سے آج غلام نے مختار الدولہ کو قتل کیا نواب آصف الدولہ
نے معاً آلہ تپنچہ اوسپر سر کیا جو ہین وہ زمین پر گرا راجہ نواز سنگہ نے ایک
تلوار اوسپر ایسی ماری کہ طائر روح اوسکا قالب عنصری سے پرواز کر گیا
مسمی خواجہ محمد خان نائب بسنت علیخان موجود تہا اوس نے راجہ نواز سنگہ
پر تلوار ماری راجہ تو اوسکی تلوار کی وار سے بچکر ہٹ گیا ایک زرہ پوش
خواجہ محمد خان کے پیچھے ہوا اور کئی وار تلوار کے اوسپر کئے مگر وہ بہاگا اور
کوئی زخم وار تلوار زرہ پوش کا نہ اوٹہایا آخر کو آصف الدولہ نے خواجہ محمد خان
کو مع اوسکے رفقا کے امان دی اسوجہ سے وہ سلامت چلا گیا آصف الدولہ نے
بخیال حفظ بدنامی مسمی انور خواجہ سرا مخاطب بہ لقب اقتدار الدولہ نائب
مختار الدولہ کو باتفاق راے رزیڈنٹ بہادر اپنا نائب مقرر کیا تاریخ
قتل مختار الدولہ کے یہ ہے —

قطعہ تاریخ

مرتضی خان شہید اکبر شد	از جفا ے سپہر گردان شوم
سر قاتل گرفتہ ہاتف گفت	بہر تاریخ سید مظلوم

الغرض نواب آصف الدولہ کے خصائل پسندیدہ و فضائل سنجیدہ مشہور
خاص وعام مین ہر وقت ان کے دست مبارک سے تسبیح جدا نہین ہوتی
تہی انکی یادگار سے علاوہ عمارات دولتخانہ وغیرہ رومی دروازہ امام باڑہ
جواب داخل قلعہ مچھی بہون قلعہ سرکار انگریزی ہے منتخب روزگار ہے یہہ
امام باڑہ نہایت مضبوط وعمدہ بنا ہوا ہے نواب آصف الدولہ نے ایک
لاکہ روپیہ کا شیشہ آلات معرفت ڈاکٹر فلشن صاحب بنا بر آراستگی
امام باڑہ طلب کیا تہا مگر یہ شیشہ آلات بعد وفات نواب ممدوح آیا تہا
اور اس امام باڑہ مین سجا گیا تہا اور علم نقرئی وغیرہ بہی بیشمار تہے لعبہ

وفات نواب ممدوح اکثر اشیاے نادرہ کار اس امام باڑے سے بعض رئیسون نے لے لین تہین مگر تسپر بہی جو کچہ شیشہ آلات وغیرہ تا انتزاع سلطنت اودہ اسمین موجود تہا اور کسی امام باڑہ شہر مین نہ تہا اسی امام باڑے مین نواب ممدوح دفن ہوئے اور تاریخ وفات جو سنگ مزار پر کندہ ہے درج ذیل ہے

تاریخ

گلشن عشرت بتاراج خزان رفت ای ندیم
آصف کین نہ صدف ایک در شہوار بود
لکھنو کی آصف است دآسمان بے آفتاب
وارد آصف عشرتی در صحن آصف باغ خلد
لقد رحمت در کنار و فردبخشش در بغل

شامہ استشمام حسرت مے نماید از نسیم
آن در شہوار رفت از زیست و عالم شد یتیم
شہر یونان بے مسیح و طور سینا بے کلیم
انبیا ہمدم سلیمان ہمنشین آصف ندیم
بر کریمان جنس غفرانست اعطای کریم

نقش بند کاف ونون بر تربت آصف نوشت

فاہنا روح و ریحان وجنات النعیم

سنہ ۱۲۱۲ھ

تاریخ تعمیر امام باڑہ

آستان شہید ابن شہید
سنہ ۱۲۰۰ھ

اور ایک نہر آصفی کربلای معلے مین موجود ہے نام نامی آپکا دنیا مین مشہور ہے آصف الدولہ کو رقص وسرود سے بہی شوق بحد سے تہا جب ملاحظہ و سماعت مین متوجہ ہوتے دوسری طرف تعلق نرکہتے سیما نورا بہانڈ دیڑی مصری وغیرہ قیام وسفر مین آصف الدولہ کے حضور مین حاضر باش تہے کہتے ہین کہ ایکروز جلسہ رقص وسرود بپا تہا سیما نورا بہانڈ اپنے مجری مین حاضرین دربار کو علم وفن مورد تی سے خوش کر رہا تہا کہ ناگاہ نواب قاسم علی خان خلف نواب سالار جنگ نے جو آصف الدولہ کے ماموں زاد برادر و مقرب خاص تہے ایک آواز بندوق بلا گولی سر کردی جس کے خوف سے سیما نورا بہانڈ کو زمین پر گر پڑا اور ہاے ہوے کی صدا سے حاضرین دربار کو پژمردہ کر دیا آصف الدولہ نے اوسکی حرکت بیجا پر نفرین کی

اور اس گروہ کی بندوقی پسند نکلی پھر ادس بہانڈ کو لشکر سے نکالا بعد
نواب آصف الدولہ بہادر نے ایک کرور روپیہ کا جواہرات لواب گورنر
جنرل بہادر کو بطور پیشکش دوستانہ بھیجا تھا مگر نواب معزی الیہ نے
براہ سیر چشمی بذریعہ محبت نامہ واپس کیا اور لکھ بھیجا کہ چونکہ ہم میں تمہا
اور آپ کے مراسم مساوی ہونا چاہیئے لہذا ہم مبادلہ ان جواہرات کی بہا
کا پیش نہین کر سکتے لہذا آپکا عطیہ واپس ہے - ۱۲۰۴ ہجری مین نواب
حیدر بیگ خان نایب جب بیمار تھے نواب آصف الدولہ بہادر بذات خاص اپنے
مکان پر تیمارداری کو تشریف لے گئے تھے اور ترحم خسروانہ سے پیش
آئے تھے نواب نامدار کے حسن اخلاق کا شہرہ چار سمت مشہور ہے یہ کیفیت
ایسی ہی تھی کہ سبحان اللہ جب نواب حیدر بیگ خان نے اپنی حین حیات
مین ایک فہرست جملہ جایداد نقد و جنس کی ترتیب کر کے نواب آصف الدولہ
کے حضور مین بھیجی تھی اور یہ لکھ بھیجا تھا کہ یہ سب مال و متاع بدولت
سرکار حضور ہاتھ آیا ہے چونکہ اب مین دار فانی سے رخصت ہوتا ہون
لہذا یہ امانت حاضر ہے نواب ممدوح تو بڑے سیر چشم تھے اس دولت کا
کچھ بھی خیال کیا اور تمام مال و اسباب کو حیدر بیگ کی اولاد کو بخش دیا
المختصر آصف الدولہ بڑے خدا پرست و نیک نیت و رحیم و سخی تھے
ان کے نام مبارک کو دوکاندار وغیرہ اکثر صبح کو لیکر پیشہ پر بیٹھتے ہین گویہ صاحب
اولاد نتھے ان کے نام کو لوگ مبارک سمجھتے ہین اور یہ فقرہ زبان زد خاص
و عام ہے - جسکو نہ دے مولی اوسکو دلائین آصف الدولہ -

تاریخ وفات آصف الدولہ

گردید رود جہان راچو وزیر اعظم ۔ ماتمش اہل جہان را ہمہ خون دل کرد
ہاتف این مصرعہ تاریخ وفاتش بخواند ۔ آصف الدولہ بفردوس برین منزل کرد

تذکرہ مسند نشینی نواب وزیر علیخان پسر خوانده نواب آصف الدولہ بہادر

جب نواب آصف الدولہ بہادر رضت زمانے بہشت برین ہوئے نواب علامہ

تفضل حسین خان بہادر عہدہ نیابت پر مامور تھے نواب وزیر علیخان
نے ہنگام استماع خبر رحلت نواب مرحوم کی افواج موجودہ لکھنؤ کو بمقام
دولتخانہ حسن باغ سے مچھی بھون تک اس حکم سے تعینات کیا کہ کوئی شخص
اس رستہ سے نگذرنے پاوے اور خود پائین نعش نواب غفران مآب حسب
صلاح [illegible] تحسین علیخان نواب ناظر ملول و دردآگین کھڑا تھا۔ تھوڑے عرصہ
مین لمسڈن صاحب بہادر رزیڈنٹ واسطے حفاظت کے تشریف لائے
فوج متعینہ نے روکا نواب تفضل حسین خان نے جناب بہو بیگم صاحبہ کو
اطلاع کی [illegible] علیخان میان جواہر علیخان نواب ناظر حسب ایمائے
جناب ممدوحہ رزیڈنٹ بہادر کو باعزاز و اکرام دولتسرا مین لائے دیکھا
تو ایک ہنگامہ برپا شدنی ہے میرزا جنگلی و میرزا مینڈو وغیرہ پسران نواب
شجاع الدولہ بہادر شمشیر بکف آمادہ جنگ و جدال ہین بہو بیگم صاحبہ نے حضرت رزیڈنٹ

سے یہ گفتگو پیش کی کہ اس ریاست کی حامی سرکار کمپنی ہے اب وقت نازک
ہے وارث حق دار کو حق ریاست ملنا چاہیئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے
فرمایا کہ جب نواب آصف الدولہ بہادر وزیر علیخان کو بحیات خود جانشین
اپنا مقرر کر گئے ہین سوائے اوس کے دوسرا کون مستحق ہو سکتا ہے
بیگم صاحبہ مطمین ہوئین اور مطابق ارشاد بہو بیگم صاحبہ جواہر علی خان
خواجہ سرا نے دوشالہ پلنگ سے لیکر دوش وزیر علی خان پر فرین کیا
یہ دوشالہ خلعت عطائے ریاست از جانب نواب بہو بیگم صاحبہ تھا
وزیر علی خان شادان و فرحان مسند نشین ہوا توپ سلامی بطور تہنیت
سر ہوئین منادی کو بکو ہونے لگی عزیزان و ملازمان حاضرین نے نذرین
گذرانین دعویداران ناحق کوش غمناک اپنے اپنے گھر آئے بعد از ادائے
مراسم فاتحہ نواب کامیاب نے خلعت اہلکارون کو عطا فرمائے اور متوجہ
کار ریاست ہوئے تھوڑے ہی ایام مین مشام دل کیف بادہ ریاست سے
سرشار ہوا اور خمار نخوت نے بیخود کیا خود مختاری سے جفت ہوا جناب
بہو بیگم صاحبہ کا پاس ادب طاق پر رکھدیا محلات موروثی مین گستاخی
شروع کی اور دست تطاول دراز کیا کہ معاذ اللہ محمد تحسین علی خان
خواجہ سرا جو اوسکا بدل و جان شفیق و رفیق تھا حرکات ناشایستہ سے
بیجان ناراض و بدل تنگ و خوف زدہ ہوا اور تعمیل فرمایشات و طلب
اشیاء نادرہ محلات سے بدرجہ پریشان خاطر رہنے لگا آبرو بچانی مشکل
تھی ایک روز بوقت طلب اسباب بیش بہا کسیوجہ سے حاضر نکر سکا نواب
نے طیش مین آکر حکم گرفتاری صادر فرمایا اور فرمایا کہ آج ناک میں ناف میان
کی چھری سے اوڑا دونگا یہ بیچارہ بحالت بیم ظل حمایت نواب علامہ
تفضل حسین خان مین پناہ لیگیا نواب موصوف نے ذیل عاطفت مین
جگہ دی اور میر منظر کمیدان کو اوسکی حفاظت پر متعین فرمایا نواب وزیر علیخان
کو بذریعہ اخبار اطلاع پہونچی جابکانہ فوراً مکان تفضل حسین خان پر
تشریف لائے اور حکم حاضری نواب ناظر صادر فرمایا علامہ عصر نے بحکمت عملی

دلتقرر جناب مستطاب والی ریاست کو مستطمین کردیا نواب صاحب تو مسند ریاست
دولتخانہ ہوئے نائب ریاست۔ تب نواب ناظر کو اندرون خانہ بطور سواری
زنانہ ہمراہی محمد اسحاق خان سوار کرکے مسٹر آرم صاحب بہادر بخشی
رزیدنٹ بہادر کی خدمت مین پہونچادیا صاحب ممدوح نے بنگلہ محمد خلیل
مین بحفاظت مخفی رکھا یہ معاملہ مخبران متعینہ اخبار نے وزیر علیخان پر
روشن کیا نواب وزیر علیخان پاس رزیدنٹ بہادر کے آئے اور نواب
ناظر کو طلب فرمایا صاحب رزیدنٹ بہادر پہلے تو کلام نرم وملایم فہمایش
مصالحانہ سے پیش آئے نواب ناتجربہ کار کا غیظ وغضب بڑھتا گیا آخر
یہ جواب پایا کہ کوئی شخص اس مقام مملوکہ سرکار کمپنی انگریز بہادر سے بلا حکم
واجازت صدر باہر نہین جاسکتا آپ اس خانہ زاد ریاست کو میری امانت
مین رہنے دیجئے وزیر علی خان لاجواب ہوکر واپس آئے اوسوقت یہ
سودا خیال شریف مین جما کہ ملازمان قدیم ریاست ہذا کو سرکار انگریزی
سے اتفاق وسازش ہے کاروبار ریاست اہلکاران قدیم سے منتزع کرنا
چاہیئے حاکم اپنے تاک مین ہوا اور اہلکارون کو حفظ آبرو پر آمادگی ہوئی
چھیڑ چھاڑ باہمی تو ہر روز چلی جاتی ہی تہی کہ علامہ تفضل حسین خان
نے بنظر خیر خواہی سرکار کمپنی وحفاظت جان ومال خود بداطواری و
خودسری نواب وزیر علی خان سے بذریعہ عرضی صدر کلکتہ مین اطلاع
دی نواب گورنر جنرل بہادر ہند نے تحریرات سابقہ رزیدنٹ ومضمون
عرضی مذکورہ سے مقابلہ کیا کچھ فرق نپایا اور یہ امر پایہ صداقت کو پہونچ گیا
فوراً بخیال اس کے کہ مبادا کچھ مفسدہ برپا ہو ایک کمپو فوج کا ہمراہ
لیکر واسطے انتظام اودہ کے بسواری کشتی عظیم آباد مین تشریف لائے
نواب وزیر علی خان نے مقام چاندہ پرتاب گڑہ متعلق نظامت سلطانپور
تک استقبال کیا اور باتفاق یکدیگر داخل لکھنو ہوئے ولوازم مراعات
قدیم فیمابین بین ادا ہوتے رہے المختصر ہنگام رونق افروزی نواب
گورنر جنرل بہادر اکثر اہالی ومتوسلان اودہ نے استغاثہ پیش کیا اور نقش

حق عطیہ نواب مرحوم کے مشائے مین وہ کوشش کی کہ نقد بعلیحدگی زبانی
نواب آصف الدولہ بہادر و تحریرات سابقہ کو یکقلم منسوخ کرادیا نواب
ناظر ان منظر ہوا کہ فرزند صلبی نواب آصف الدولہ بہادر جس نے بعہد جوانی
تھا جو صغر سنی مین فوت ہوا اور شمس النسا بیگم صاحبہ سے جیسا کہ فرمانا
کرتیما مین ہمارے و نواب مرحوم کے حصول لذائذ زوجیت و شوہریت کے
کبھی نوبت نہین آئی نواب گورنر جنرل بہادر نے بعد تصدیق بیانات
لکھنؤ سے کوچ فرماکے کوٹھی بیبیا پور مین قیام کیا نواب وزیر علیخان سے
بخیال البطال خبر مشہورہ مقیدی اپنے کی ہمراہی نواب عالیہ و جناب عالیہ سوار
ہوکر قریب کوٹھی مذکورہ خیمہ زن ہوئے سپاہ ہمراہی نواب آمادہ جان
نثاری تھی کارکنان قضا و قدر فکر پاداش اعمال نواب مین مصروف تھے
نواب گورنر جنرل بہادر نے بنظر استمالت و تشفی خاطر وزیر علیخان بعزل
نواب علامہ تفضل حسین خان خلعت نیابت سرفراز الدولہ کو و خلعت
دیوانی مہاراجہ ٹکیت راے کو عطا فرماکر فرمایا کہ خیر خواہی تمہاری نسبت
ریاست اودہ و سرکار انگریزی اسی مین ثابت و متحقق ہوگئی کہ غیر مستحق
حق ریاست پر قابض نہونے پاوے اور محضر جسپر مواہیر البطال نبوت
وزیر علیخان ثبت تھین معاینہ کرائین یہ لوگ رخصت ہوئے بعد دو
ایکروز کے نواب گورنر جنرل بہادر نے دربار عام قرار دیا اور فوج گورہ
و ہندوستانی مسلح اندرون احاطہ کوٹھی اپنے اپنے مواقع پر مترصد حکم
آراستہ کھڑی ہوئی تھی جب کوئی متوسل یا عزیز حاکم اودہ حاضر ہوتا
دروازہ کھول دیا جاتا و بعد داخلہ فوراً بند ہوجاتا اول درجے مین جناب
نواب گورنر جنرل بہادر اور دوسرے درجے مین سکتر اعظم بہادر و اہل
دربار رونق آرا تھے جب اشخاص مطلوبہ و معزز لوگ حاضر ہوچکے
ایک محضر مزین بمواہیر اعزا و متوسلان و اہلکاران ریاست اودہ بدین
مضمون پیش ہوا کہ بوجہ باطل ہونے حق بنوت نواب وزیر علی خان کے
استحقاق مسندنشینی سعادت علی خان پسر نواب شجاع الدولہ بہادر کو

پہونچتا ہے - اور حاضرین موجودہ دربار سے محضر پیش شدہ پر دستخط ثبت کرنے کے لیے کہا گیا حاضرین اول تو بہ خود متامل ہوئے مگر جب درجناب سانیہ متعالیہ و جناب بہو بیگم صاحبہ و محمد تحسین علیخان و محمد تقی علی خان نواب ناظر و نواب اشرف علیخان معاینہ کین مجبورانہ حاضرین نے ثبت کردیے اور مجبورانہ رخصت ہوکر گھر آئے - وزیر علیخان حسب الطلب نواب گورنر جنرل بہادر داخل کوٹھی ہوئے سکتر اعظم نے محضر معاینہ کرایا اور جناب گورنر جنرل بہادر یہ کلمات زبان پر لائے کہ آپکا معاملہ خاص حضرت سرکار کو بجز اسکے کہ حق بحقدار پہونچے اور کچھ مقصد از نہیں متوسلان و معززان و اہلکاران ریاست نے حق ریاست آپکا بدلایل دیر امین مستحکم ثابت کیا اور غیر مستحق مسند نشین نہیں ہو سکتا آپ کو نسبت حفظ آبرو و وجہ معاش کے مطمین رہنا چاہیے - سرکار کمپنی اسکی ذمہ دار ہے اور تین لاکھ روپیہ سالانہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر انکو پہونچا کریگا آپ شہر بنارس مین قیام فرمائے وزیر علی خان کا رنگ زرد ہوا رخصت ہوکر خدمت مین جناب بہو بیگم صاحبہ کے پہونچکر عرض کی کہ تابعدار سے زیادہ کوئی فرمان بردار نہ کریگا اگرچہ مین اولاد نواب مرحوم نہیں لیکن غلام تو ہون حضور نے میرے مراعات چھوڑ دی یہی شکایت ہے بہو بیگم صاحبہ آصف الدولہ بہادر کا نام نامی سنکر مصروف بکا و زاری ہوئین اور فرمایا کہ اگر میری مرضی تمکو ریاست ملجاے تو کیا دریغ ہے وہان سے بھی اپنے ساتھ داخل خیمہ گاہ ہوا نواب گورنر جنرل بہادر کو بعد مراجعت وزیر علی خان کچھ اندیشہ ہوا لہذا پھر طلب کیا وزیر علیخان سے لیے وقت سوار ہونے کے نقارہ زن کو چوب زنی سے ممانعت کی و سوار ہوئے عبد الرحمان خان قندھاری رسالدار نے روکا کہ یہ وقت دگرگون ہے جانا مناسب نہیں نواب اشرف علی خان و وزیر علی خان و نواب قاسم علیخان نے یہ فہمایش کی کہ در صورت غیر حاضری جو کام کہ درست ہے وہ بھی خراب ہوگا تشریف لیجائیے رسالدار نے بار دیگر عرض کی کہ مین حق نمک

ادا کر چکا اور جانب خاص پور روانہ ہوا جب نواب وزیر علیخان داخل
کمرۂ کوٹھی ہوئے سکتر اعظم نے کہدیا کہ آپ یہین قیام فرمائین وزیر سے
تلنگون اور گوروں کے ہوشئے گارد بیرونی نے اپنا انتظام کر لیا جلوس
سواری ہٹا دیا گیا

تاریخ مقیدی

تحسین و تہنیت سزاے دیوان	ہم جعفر و ہم حسین رضا خان
آن مردک بے حیا تفضل	الماس کہ بود تخم مردان
کردند اسیر اسیر خود را	با مکر و دغا و کید شیطان
تاریخ اسیریش خرد گفت	بر دار بسر نمک حرامان

ایضاً

سارے حرفون نے کیا خانہ خراب تین سے اور دو الف یک جی وسے

مقیدی نواب سے لشکر پریشان ہوا تا کہ جات شہر مین حفاظت ہوئی نواب
اشرف علی خان و قاسم علی خان خیر خواہان انگریزی بظاہر رفاقت نواب
مین قیام پذیر رہے اور سلسلہ مآل اندیشی و خیر سگالی سرکار انگریزی ہاتھ
سے نہ دیا اور چٹھیات نیکنامی و خیر اندیشی حاصل کین اشرف علی خان
کی دختر نیک اختر نواب وزیر علی خان کو منسوب تہی مشہور ہے کہ یہ شادی
نواب آصف الدولہ بہادر نے اس عظم و شان سے کی تہی کہ قبل یا بعد
اوس کے پہر کوئی جشن طوی اس ریاست مین ویسا نہین ہوا چالیس ہزار
کا مشالہ معمولی سواے مسالہ گرم سو وغیرہ کے صرف ہوا رقبہ روشنی دو لتخانہ
متصلہ حسین آباد سے چار باغ بیرون ناکہ ہنڈولہ تک جسکا فاصلہ درمیانی
تین کوس ہے قایم ہوا تہا سو چہ ہاے نقرئی سانچون مین بہیجے گئے تہے
اور تخت ہاے آرایش مقیش و بادلہ و نمامی سے آراستہ و پیراستہ
تہے اسیطرح جلوس وغیرہ کا سامان بہی بے انتہا تہا محمد علیخان رئیس
رام پور و مظفر جنگ رئیس فرخ آباد بہی اس جشن شادی مین موجود
تہے جب حفظ وزیر علی خان سے اطمینان ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے

افسران فوج سے محضر پر تحریرے کی استدعا کی میرزا ابراہیم بیگ شاد داروغہ توپخانہ و عبدالرحمان خان قندہاری نے عرض کی کہ ہم ملازم و مطیع مسند ریاست ہین جو مالک ہوگا اوسکی اطاعت کرین گے اور محضر لکھی۔ اسی اثنا مین میرزا جنگلی فرزند شجاع الدولہ بہادر نے کچھ ہاتھ پانون مارے نواب بہو بیگم صاحبہ کی نارضامندی سے کچھ پیش نگئی تہک کر بیٹھ رہے نواب یمین الدولہ سعادت علی خان بہادر رونق بخش صدر وزارت و حکومت ہوئے و بعد عزل ابراہیم بیگ انتظام الدولہ مظفر علی خان کو داروغہ توپخانہ کیا و شیخ مسعود کو ہمسر عبدالرحمان خان قندہاری بنایا و نواب وزیر علیخان حسب تجویز نواب گورنر جنرل بہادر معہ جملہ مال و اسباب و جواہر و اقمشہ بنارس مین بمقام درگاکنڈ قیام گاہ نواب سعادت علیخان یمین سکونت پذیر ہوئے اور مخفی طور پر بذریعہ راجہ علی بہادر و گوشائین ہمت بہادر و مہاراجہ سیندہیہ کے راجگان ترب و جوار سے خواہندہ کمک رہے بعد اطمینان خاطر ایک تاریخ ہنگامہ پردازی مقرر کردی اور پلٹن چہاونی ملکوری کو متفق کرلیا اتفاقیہ خبر بمقام گوالیار گوش گذار نواب گورنر جنرل بہادر ہوئی بندگان نواب گورنر جنرل بہادر نے بنظر دور اندیشی مسٹر چیری صاحب بہادر رزیڈنٹ کو یہ اطلاع دی کہ وزیر علیخان کو بمقام کلکتہ روانہ کرنا چاہیئے قیام بنارس مین گمان فتنہ انگیزی ہے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے حسب ایماسے حضور ممدوح نظر بند کو ہرچند بتمہید و تہذیب فہمایش کی اثر پذیر نہوئی تندباد اد بار نے گوش ہوش کر و چشم بیناے بصر کردی سرگردانی و آوارگی اوس کے مقدر مین تہی گفتگوے سخت سے پیش آیا پس بقول شخصے کہ جواب ترکی بترکی ادہر بہی جواب سخت پایا کہ دفعتاً بحالت غیظ واقع چہارد ہم جنوری ۱۷۹۹ع مسٹر چیری صاحب کو معہ سہ انگریزان عالیشان ناحق قتل کیا و مجنونانہ بتلاش انگریزان شہر مین سرگردان ہوا مردمان سہ بندی تو بہرتی سے شہر مین ہنگامہ برپا کردیا اتفاقاً میرزا جمعہ فرزند سلطان میرزا جوان بخت

شاہزادہ دہلی سے جو بسواری فیل تشریف لائے تھے وزیر علی خان کو اپنی
خواصی مین بٹھالیا وہ گویا بادشاہ اور یہ وزیر ہوئے کچھ زمینداران بھی آکر
ہنگامہ مین شریک ہوگئے وزیر علیخان کے پاس صرف ایکسو گرد و توپ
اور ایک نیمچی تلنگہ اور ایک تمن نجیبون کا تھا انہی سے ہنگامہ آرا رہے
جب فوج انگریزی مقام کلکتہ خورد سے بعجلت داخل بنارس ہوئی فوج
وزیر علیخان تاب مقاومت نہ لائی ایک باغ کی آڑ مین کچھ دیر رکی
جب اوس موقع پر لشکر سرکار انگریزی جا پہونچا راہ فرار دی وزیر علیخان
نے جلادت جبلی سے چاہا تھا کہ تنہا خود بہ سر مقابلہ آئے شاہزادہ صاحب
نے فہمایش کی کہ قیام گاہ سے باطمینان سامان جنگ کیا جائیگا عجلت
مناسب نہین شاہزادہ صاحب بعد مراجعت داخل محلسرا ہوئے وزیر علیخان
بحالت سراسیمگی کسیقدر جواہرات لیکر بسواری اسپ خدمت مین [illegible]
نادر شاہ رئیس اعظم گڈہ کے پہونچا اوس نے دریاے گھاگھرہ سے
عبور کرا دیا کچھ روز گورکھپور کے جنگل مین بسر کی اور راہ نیپال کی جستجو رہی
جب وہان کا راستہ نملا ترائی جنگل ملحقہ اودہ مین سرگردان پریشان
رہا آمد کی کوئی صورت نہ تھی جواہرات کا جنگل مین خریدار بہم نہ پہونچا
جمعیت ہمراہی فاقہ کشی سے منتشر ہوگئی وزیر علیخان کو جب کہین پناہ
نملی اور قوت بدن مصایب سے کم ہوئی فوج انگریزی و سعادت علیخان
سایہ سان اوسکا دنبال نچھوڑتی تھی لباس فقیری مین فیض آباد ہوتا ہوا
لکھنؤ مین چند روز مقیم رہا پھر بحالت تنہائی راجہ جے نگر کے پاس گیا
اوس نے گرفتار کر کے سرکار انگریز کو سپرد کیا تا حیات قلعہ کلکتہ مین
اندرون کمرہ قید رہا اس کمرہ کی غلام گردش مین سلاخین آہنی لگین
ہوئی تہین ہندوستانی آدمی کا گذر نہ تھا سیر کتب سیر رفیق وقت تھی
پوشاک اور کھانا حسب خواہش ملتا تھا آخر کو ماہ جون ۱۶ سنہ ۱۸۱۷ع مطابق
سنہ ۱۲۳۲ ہجری مین بعمر سی و شش سال ملک عدم کو راہی ہوئے۔
مقام کاشی باغ مدفن ٹیپو سلطان مین زیر زمین استراحت کی میرزا جعفر

...بخانی برادرزادہ میرزا ابراہیم بیگ بنارسی حسب الطلب وابستہ
ادا... شریک ہوئے تھے مقبرہ تیار کرایا گیا

تاریخ وفات تربت وزیر علیخان پر کندہ ومنقش ہے

وزیر ... وزیر علی آصف جاہ چو سوئے خلد بریں رفت زین سرائے فرود
بگوشم آمد ناگہ ... وشیون وشین نوائے وای دریغا زجنت آسیں ...

تذکرہ نواب سعادت علیخان بہادر

جب نواب سعادت علیخان بہادر بموجب طلب آصف الدولہ بہادر
حکومت بریلی سے لکھنؤ مین تشریف لائے اور اسی جگہ کاشانہ دولت
مین مہر منیر اقبال نواب غازی الدین حیدر بہادر طالع درخشندہ ہوا

نواب صاحب کو طریق دربار ریاست اودہ پہ عمد تہا بردا شتہ خاطر ہو
امر دوسے یہ ایک نیا معرکہ پیش آیا کہ مختار الدولہ نائب نواب آصف الدولہ
بہادر و میر فضل علی و میر طالب علی ملازمان نواب سعادت علیخان بہادر
کے ہاتہ سے قتل ہوا یہ ہنگامہ زبان زد ہر خاص علم تہا سعادت علیخان
بخوف و ہراس لکہنؤ مین نہ ٹہر سکے اور بحالت پریشانی راجہ امراؤ گر
کے پاس آئے یہ راجہ صاحب فوج کثیر و جریح تہا - نواب آصف الدولہ
بہادر نے یہ خبر سنکر راجہ امراؤ گر کو کہلا بہیجا کہ آپ نے ہمارے دشمن کو
اپنے خیمے مین جگہ دی اوس نے جوابا عرض کی کہ عدو سے حضور کو میرے
پاس کب جگہ ملسکتی ہے آپ کے بہائی نواب سعادت علیخان ہنگامہ
قتل مختار الدولہ سے متردد میرے پاس تشریف لائے اور غروکش ہوئے
اگر یہ امر داخل اعتراض ہے تو مین مورد قصور ہون نواب صاحب بہادر
نے فرمایا کہ راجہ نے سچ کہا مگر مجکو اوسکی ذات سے یہ توقع نہ تہی راجہ
امراؤ گر یہ کلمات سنکر اور مشوش ہوکر نواب سعادت علی خان کو بآئین و آداب
و نہایش نیاز مندانہ اپنے پاس سے رخصت کیا سعادت علی خان
بحالت مجبوری بہمراہی میر فضل علی و میر ابو طالب و میرزا مومن بیگ
لکہنؤ سے سوار ہوکر عازم وکن ہوئے اور دریاے جمن سے عبور
کرکے نجف علیخان کے لشکر مین پہونچے نواب محمد ایلچ خان نے جو بظلم
مختار الدولہ قبل اسکے لکہنؤ سے جلا وطن ہوکر معہ عیال و اطفال
و اسباب خانگی آگرہ کو چلا گیا تہا خبر پاکر بحالت تردد و اندیشہ ناکی -
محمد اکرم خان و اسحاق خان کو واسطے استقبال سعادت علی خان بہادر
کے بہیجا و ہنگام تشریف آوری خود دروازہ تک واسطے تقبیل قدوم
میمنت لزوم کے استقبال کیا و بعد اداے مراسم تعظیم و تکریم و پیشکش
و خلایق مہمان نوازی مرعی کیئے و جملہ سامان ریاست حسب شان امرا
مہیا کر دیا مقام و یگ جو اوسی ہنگام مین نجف خان نے مفتوح کیا تہا
تفویض نواب سعادت علیخان کر دیا نواب سعادت علی خان نے

مدار الدولہ والا خلعت محمد موسی خان کو وہ علاقہ تفویض کردیا محمد ایلچ خان
نے بنظر خیرخواہی نواب سعادت علیخان سے عرض کی کہ مبلغ پچاس ہزار
روپیہ جو بدولت پدر بزرگوار حضور کے اس کمترین کے پاس مجتمع ہی
آپ کے پیشکش کرتا ہون آپ آگرہ کو تشریف لیچلیئے تب میری کارگذاری
نسبت انتزاع ملک کے ملاحظہ فرمائیگا نواب صاحب کو اول توہم
ہوا آخر کو باصرار و استبداد راضی ہوکر آگرہ مین تشریف لائے اسی
اثنا مین محمد ایلچ خان نے عرضی مشعر حالات خود بحضور نواب آصف الدولہ
بہادر روانہ کی بجواب اسکے حسب یاوری تقدیر شقہ طلب جاری ہوا
اور بذریعہ تحصیلدار شکور آباد پہونچا محمد ایلچ خان ریاست اودہ کے
گذرگاہون مین قیام کرتے ہوئے قریب لکھنؤ پہونچے نواب آصف الدولہ بہادر
بنفس نفیس تا ناکہ واسطے لینے کے گئے اور ساتھ لائے تب نواب
سعادت علی خان آگرہ سے بنارس کو مراجعت فرما کر مقام
سکونت مین باطمینان خاطر قیام گزین ہوئے اور حصول ریاست کی تدابیر
مین مصروف رہے ان کے عہد سلطنت مہد کا تذکرہ حصہ اول کتاب ہذا
یعنی احسن التواریخ مین مفصل درج ہوچکا ہے بعض حالات ضروری
جو باقی رہگئے وہ حصہ ثانی یعنے کتاب ہذا مین حسب موقع تحریر کیے گئے
نواب سعادت علی خان بتاریخ چہارم شعبان سنہ یکہزار و دوصد و دوازدہ (۱۲۱۲)
ہجری مطابق بست و یکم جنوری سال یکہزار و ہفتصد و نود و ہشت عیسوی
وارد لکھنؤ ہوئے اور مسند امارت کو آرایش تازہ بخشی اس عہد مین
نصف ملک ریاست مقبوضہ نواب آصف الدولہ بہادر کا شامل سرکار
انگریزی ہوا اور پچیس ہزار تنخواہ شاہزادگان بنارس اور لاکہہ روپیہ سالانہ
اولاد نواب حافظ رحمت خان روہیلہ اور ۱۶ لاکہہ روپیہ سالانہ نواب
ناصر جنگ اولاد نواب احمد خان بنگش رئیس فرخ آباد اور نو لاکہہ روپیہ
معافیداران و یومیہ داران و جاگیرداران اور ایک لاکہہ روپیہ جاگیر
علاقہ جھرسہ اسمی مدار الدولہ و پچاس ہزار روپیہ جاگیر الماس علی خان

خواجہ سرا اور چالیس ہزار روپیہ اسمی تفضل حسین خان بابت علاقہ
ہر دوئی وغیرہ تقسیم سے علیحدہ رکہہ لیا گیا اور عہدنامہ اسکا شہر رجب
۱۲۱۶ہجری مطابق ۱۸۰۱ع مین بعہد رزیڈنسی آنریبل ہنری ولزلی بہادر
ولفٹنٹ کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب بہادر مرتب ہوا اور ایک چہاونی
انگریزی محاذی دولتخانہ قدیم گومتی کے پار جو قائم تہی اوسکو مندیاون
کو گئی ایسا گوش زد ہوا کہ ایک روز نواب سعادت علی خان بہادر کی سواری
قریب چہاونی گذری سپاہی پہرے والے نے اشارہ سواری کو سمجہے نہ پایہ
امر گونا گوار طبع ہوا لیکن خاموش ہو اور شکایت اسکی تا حضور گورنر جنرل پہنچی آخر کو
چہاونی اوسکو مندیاون گئی جو غدر ۱۸۵۷ تک بدستور رہی بعد دفعہ غدر
۱۸۵۸ع مین چہاونی منڈیاون شکست ہوئی اور اراضیات وکوٹہیات نیلام
کردیئے گئے اور چہاونی جدید منڈیاون کے جنوب گومتی پار محاذی کوٹہی دلکشا ہوئی اور دریا
بہت دور تک حد چہاونی قائم ہوئی اور بارکین اور کوٹہیان وصدر بازار
بہت عمدگی کے ساتہ تیار ہوئین اب یہ مقام چہاونی ایک چہوٹا شہر
نفیس وخوشنما آباد ہے اور قریب اسی چہاونی کے جانب مغرب اسٹیشن ریل
موسوم بہ اودہ روہیل کہنڈ اسٹیشن بنایا گیا اس اسٹیشن پر بہی مکانات
عمدہ ونادر تعمیر ہوئے ہین یہ ذکر ایک جملہ معترضہ درمیان مین واقع
ہوگیا اب پہر اصل مطلب پر رجوع کیجاتی ہے جب نواب عالیجناب
سعادت علیخان نے ملک موروثی اودہ پر قبضہ پایا کمال حزم وہوشیاری
سے کارفرما رہے اور حتی الامکان فواید ریاست مین کوئی دقیقہ نامرعی نہین
چہوڑا اگر کچہہ وجوہ ایسے پیش آئے کہ صاحب رزیڈنٹ بہادر کو انکی جانب
سے تکدر باطنی رہا اور اکثر معاملات مین دخل دیا مقدمہ محمد تحسین علیخان
نواب ناظر خانہ زاد سرکار کو اپنی حمایت مین لے لیا اور مکانات خیمہ تحسین
چیلہ ومیرزا جان منشی الماس علیخان خواجہ سرا ناظم پر پہرہ انگریزی مقرر
کیئے جس کی وجہ سے مواخذہ زر باقیات وواصلات سے محفوظ ہو کر
مع نقد وجنس کثیر شہر سے نکل گئے غرضکہ نواب صاحب بہادر ورزیڈنٹ بہادر

تک سور مزاجی چلی آئی - اور نواب بہو بیگم صاحبہ مادر نواب آصف الدولہ بہادر
صاحب خزاین کثیر داہل خاین کرتیں اس فکر مین تھین کہ یہ زر کثیر بمشکل دست برد
نواب آصف الدولہ بہادر سے محفوظ رہا ہے اب وقت نازک ہے کچھ تدبیر
کرنی چاہیئے چنانچہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر روپیہ خزانہ سرکار
انگریزی مین داخل کراکے وثیقہ ذات و متعلقین و ملازمین معین کرالیا
اور سرکار انگریزی سے وثیقہ جات وثایق مرتب ہوکر آگئے اودہ کے
خاندان کا ایک بڑا حصہ حکومت فرمانروایان اودہ سے نکلکر حمایت سرکار
کمپنی مین آگیا مشہور ہے کہ جب سعادت علیخان قبل از مسند نشینی قوت
پہونچنے لکھنؤ کے بہو بیگم صاحبہ کی خدمت مین حاضر ہوئے بکمال حسرت
و ندامت کہا کہ ایک امر خلاف مرضی دقوع مین آیا یعنی نصف ملک اودہ مینے
سرکار کمپنی کو دیدیا اسکی معافی چاہتا ہون بہو بیگم صاحبہ نے بعد رنج
و افسوس فرمایا کہ اب تم اپنے فعل جایز و ناجایز کے مختار ہو غرضکہ یہ صدمہ
تا زیست نواب صاحب کے دل سے محو نہوا اور ہمیشہ تدبیر واپسی ملک منقسمہ
و حصول دیگر ممالک مین مصروف رہے اور کوشش بلیغ سے وہ معاملہ
حضور سرکار انگریزی سے درست ہوگیا قریب تھا کہ ظہور اوسکا خاص و عام
مین ہو - مگر بقول شخصیکہ - ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال -
سعادت علی خان نے قفل حزم و ہوشیاری کو کلید زبان سے کھول دیا
اعزہ خاص کے مجالست مین یہ لب پر آگیا راز فاش ہوا زمانہ کمین گاہ
مین منتظر وقت تھا ایک عزیز خاص جس کو مار آستین کہنا چاہیئے مطلع ہوا
اوس نے اوسی شب نواب نامدار کو زہر ہلاہل سے شہید کیا انا للہ و انا الیہ راجعون
والعقبی نواب مسموم بعد حکومت قریب ہفتدہ سال دوم رجب سنہ ۱۲۲۹ ہجری
کو جنت نصیب ہوئے جنت آرام گاہ لقب مشہور ہوا -

تاریخ وفات

آہ شد گنج سعادت در زمین

ہاتف بگفت آہ شدہ لکھنؤ خراب دیگر دستور جہان بجنت آمد ؁ ؁
۱۲ ۲۹ ۱۲ ۲۹

تذکرہ مسند نشینی نواب غازی الدین حیدر بہادر

نواب نامدار سعادت علی خان بہادر کا التفات ذلی شمس الدولہ بہادر پر
بہ نسبت دیگر فرزندان بوجہ لیاقت وکارگذاری زاید تہا اور اسیوجہ سے
کار نیابت اون کے تفویض رہا و میرزا غازی الدین حیدر عرف بڑے
میرزا سے جو از روے شرع و رواج خاندان مستحق ریاست تہی کشیدہ خاطر
رہتے تھے ان وجوہ سے ہر شخص کو یہ گمان قوی تہا کہ بعد رحلت نواب
سعادت علی خان شمس الدولہ بجرد می فرزند اکبر مسند نشین ہوگئے کارپردازان
و خیر خواہان ہر دو فریق اپنے اپنے آقا کے سود و بہبود مین سرگرم رہتے تہے
الغرض نواب مسند نشین نے رحلت فرمائی اشرف الدولہ رمضان علیخان
معتمد وکارپرداز نواب مغفور نے جو معین شمس الدولہ تہا بمشورہ ڈاکٹر بلن صاحب

و [illegible] فارجن صاحب نے کوٹھی رزیڈنسی سے تا مقام بارہ دری مسندگاہ ریاست پہرے تلنگوں کے مقرر کیے اور حکم دیا کہ بلا اجازت کوئی شخص آنے پاوے شمش الدولہ کو مسند نشینی اپنی متیقن تھی ہاتھی پر سوار در دولت پر تشریف لائے محمد غلامی اردلی نے بکمال عجابت و سرعت کل حال سے میرزا غازی الدین حیدر کو مطلع کیا اور دہ دلاور رستم منش بلاپس و پیش شمشیر ولایتی ہاتھ مین لیکر خاص محل کے سقف سے مثل شیر غران راہ بارہ دری مین داخل ہوا ادہر شمش الدولہ بہادر بھی اندرون بارہ دری پہونچے میرزا حاجی و میرزا جعفر و آقا میر حاضرین وقت سے کرنیل بیلی صاحب نے نثار مسند نشینی شمس الدولہ ظاہر کیا آقا میر نے بنظر حسرت میرزا جعفر و میرزا حاجی کو دیکھا میرزا جعفر آمادہ جوابدہی تھے کہ بیلی صاحب نے بکمال بے توجہی یہ الفاظ فرمائے کہ غازی الدین حیدر مجنون کو لیاقت مسند نشینی کب حاصل ہے میرزا جعفر نے بنظر حق پرستی پھر یہ کہا کہ خلف اکبر ہمیشہ سے اس خاندان مین ہوتا آیا ہے حق تلفی خداوند کریم کو ناپسند ہے بعدہ صاحبان عالیشان نے باہم مشورہ و صلاح کر کے میرزا غازی الدین حیدر کو مبارکباد دی کہ مسند ریاست مبارک ہو قریب طلوع آفتاب میرزا غازی الدین حیدر بہادر نے بعد وفات پدر سنہ یکہزار دو صد و بست و یک ہجری مطابق یکہزار ہشتصد و چاردہ عیسوی مصادق یکہزار و دو صد و بست فصلی موافق یکہزار و ہشت صد و ہفتاد و یک سنبت بکرماجیت مسند موروثی کو جلوہ خاص دیا تاریخ جلوس رابط مورخ نے اس صنعت توشیح سے لکھی ہے کہ اجتماع عدد حروف اول مصراع اول سے سنہ ہجری اور اعداد حروف آخر مصرعہ اول سے سنہ فصلی اور عدد حروف اول مصرعہ ثانی سے سنہ عیسوی اور اعداد حروف آخر مصرعہ ہائے ثانی سے سمبت بکرماجیت نکلتے ہین ۔

رسیے غازی دین عالیجناب / وزیر الممالک سعادت مآب
بعالم درآمد چو اقبال او / سر مقبلان گشت پامال او
خداوند ملک و خداوند جاه / رعیت نواز و عدالت پناه
فریدون جنابی بنیروے بخت / تهمتن رکابی ببازوے سخت
نریمان دستان فولاد دست / بهم دستیش دست یکسر شکست
ملک شاه ثانی بجود و سخا / جهان مروت سحاب عطا
شکوهش زبس سر برفعت فراشت / شکوه فلک نام رفعت گذاشت
تدبیرے که از دست تقدیر خوش / نموده جهان را بتدبیر خویش
نگهدار و او را بلطف خودش / رساند بخوبی بهر مقصدش
که داعی که فکر دو رو دراز / بهر ناز برگیرد پاسے نیاز
بتاریخ هندی چو ضمین سبح / کلم آمد و گفت فی الفور طبع

اول شمش الدولہ بہادر نے نذر گذرانی بعدہ حسب مراتب نذرین گذرانی گئین اضراب سلامی سر ہوئین غلغلہ تہنیت بلند ہوا کوس دولت نے صدا بلند کی منادی کو بگو ہوئی خلعت عطا و فرمان جاری ہوئے بعد نثار فرق مبارک دربار برخاست ہوا میرزا جعفر و میرزا حاجی باستحقاق خدمات سابقہ متصد نیابت تھے سامان امارت و ریاست زیادہ کیا صبح سے تا پہر رات گئے حاضر باش دربار رہتے و نصف شب تک اسی مکان پر کچہری کرتے صاحب رزیڈنٹ بہادر کی خدمتین انکو پیشتر سے نیاز و خصوصیت تھی مگر بوجہ حاضر باشی دربار طریقہ سابق چھوٹ گیا ہرچند کہ اس کوشش و جہد بلیغ مین سرزنش کی مگر تقدیر یاور نہ تھی رئیس وقت کو جوہر انصرام امور نیابت ان کے آئینہ بشرہ مین نظر نہ آتا اور ایکروز میرزا حاجی سے صاف کہدیا کہ پدر بزرگوار تمہارا منصب نیابت کی لیاقت نہین رکھتا اسلئے باخاطر ملول باپ کو اطلاع دی اوسکا مرآت دل غبار تکدر سے زنگ آلود ہو گیا سے تن بتقدیر مصروف تدابیر سے بے سود ہوئی اور اس مابین مین نواب وزیر

یعنی نواب غازی الدین حیدر بہادر نے دو مرتبہ روپیہ کمپنی انگریز بہادر کو قرض
دیا چنانچہ بعوض زر قرضہ مرتبہ ثانی دو پرگنہ جہدیا متعلقہ اودہ کو علاقہ
کمپنی کے گئے اور زمین ترائی علاقہ نیپال سے جو کمپنی انگریز بہادر کے
قبضہ مین تہی ملک اودہ مین شامل کر دی اور اسکا عہدنامہ مشتمل چار
شرطون پر بمورخہ یکم ماہ مئی ۱۸۱۶ع) مرتب ہوا تہا اسی عرصہ مین نواب صاحب نے
باستصواب نواب گورنر جنرل بہادر عہدہ نیابت پر آغا میر کو سرفراز
کیا اور معتمد الدولہ مختار الملک سید محمد خان بہادر ضیغم جنگ خطاب
عطا فرمایا وہ منصرم امور تہا بعد پنج سال بتاریخ ہیجدہم ذی حجہ روز شنبہ
سنہ یکہزار دو صد و سی و چہار ہجری مطابق نہم اکتوبر سنہ یکہزار
و ہشت صد و نوزدہ عیسوی مارکولس ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل
تاج و تخت مرصع طیار کرا کے جلوہ آرا سے تخت بادشاہی کا فرمایا
و ابو المظفر معز الدین شاہ زمن غازی الدین حیدر خطاب ہوا تاریخ
تخت نشینی صاحب رائے مورخ نے یہ لکہی ہے ۔

بر تخت جو بادشاہ غازی بنشست صد شکر خدا از زبان مردم +
تاریخ جلوس او مبارک باشد ماہ ذی الحجہ شنبہ با ہیجدہم

مشہور ہے کہ یہ بادشاہ جملہ کاروبار اپنا حوالہ بخدا رکہتا تہا اور فیاضی
اور سخاوت مین ہمدست نواب آصف الدولہ بہادر کا تہا امور سلطنت
پر توجہ کم تہی اخبارات ملکی و مالی معتمد الدولہ کے تفویض تہے زمانہ
قلیل مین کل زر آمدنی ریاست و نصف اندوختہ پدری طیاری و تعمیر
اکثر مثل موتی محل و شاہ منزل و نہر صحن فرح بخش و بارہ دری و امام باڑہ
و نجف اشرف و جشن تقریبات مین صرف کیا اور فیاضی سے ثانی حاتم
کہلایا عروج عمر مین جسم مبارک طرحدار تہا خوش اندامی شاہ زبان زد
عوام تہی کثرت مشروبات سے ہر عضو مین فرق آگیا رنگ سابقہ بدل گیا
کاسہ دماغ عالی کیف مشروب سے کسیوقت خالی نرہتا اکثر مقربان درگاہ
معتوب و مغضوب ہوسے عزیز و اقارب بہی بخوف حاضری سے جان چہپاتے

بوی محبت مزاج مین باقی نہ تھی روایت ہے کہ بحالت علالت سخت جناب
بادشاہ بیگم صاحبہ مع اپنی نواسیون اور بیٹیون کے بتقریب عیادت
تشریف لائین حضرت نے دوشالے سے منہ بند کر لیا اور کسی نوع ندیکھا
نہ بات کی اور اوسی روز واقع بست و ہفتم ربیع الاول سنہ ہزار و
دو صد و چہل و سہ ہجری مطابق نوزدہم ماہ اکتوبر سنہ ہزار و ہشت صد
و بست و ہفت عیسوی یوم دوالی کو رحلت فرمائی اور خلد مکان لقب پایا

تاریخ

رحلت نمود گرچہ ز دنیا شہ زمن — نوشیروان بخرد بہ نیکی چو نام یافت
تاریخ انتقال شد از پایہ نیاز — رضوان بگفت جنت علیا مقام یافت

دیگر

از وفات غازی الدین حیدر شاہ زمن — بار غم ہر دل کہ بیند ار دنیاید در قلم
چون جہان زیر بار غم ہاتف بدید — گفت سال رحلت شاہ زمن شد بار غم

آغا مرا

اور یہ تاریخ امام بارہ نجف اشرف مین جس جگہ حضرت مدفون ہین کتابہ زرین بخط جلی لکھی ہی

چون رفت شہ زمن ز دنیا + — ماتم دل خاص و عام بگرفت +
از روے بکا و آہ گفتم + — حیدر بہ نجف مقام بگرفت +

علاقہ جات حسب تفصیل ذیل تفویض ناظمان اہلکاران ریاست تھے

میرزا حاجی	محمد آفرین علیخان	منتظم الدولہ مہدی علیخان
[illegible] لاکہ	[illegible] لاکہ	[illegible] لاکہ
ظفر الدولہ کپتان فتح علیخان	محمود شاہ وغیرہ	دیہات لکھنو
[illegible] لاکہ	[illegible] لاکہ	[illegible] لاکہ

میزان ایک کرور او نتالیس لاکہ پچاس ہزار یہ جمع بعد ضبطی جاگیر
بہو بیگم صاحبہ تھی سات ہزار سوار اور اکتالیس پلٹن تلنگہ و نجیب
علاوہ توپخانہ ملازم تھے —

تذکرہ میرزا نصیر الدین حیدر بادشاہ

میرزا سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر پسر شاہ زمن غفران مآب نے واقع تاریخ بست وہشتم ربیع الاول سنہ یکہزار دو صد و چہل و سہ ۱۲۴۳ ہجری مطابق بستم ماہ اکتوبر سنہ یکہزار ہشت صد و بست و ہفت ۱۸۲۷ عیسوی کو تخت سلطنت موروثی پر جلوس فرمایا اور بلقب ابو المنصور قطب الدین سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان نصیر الدین حیدر بادشاہ ملقب ہوئے

تاریخ جلوس

آں سلیمان جاہ رونق بخش تخت سلطنت ‏ کز جلوسش باغ امید جہان گل گل شگفت
سال تاریخ سلطان عادل قابل بیدار بخت ‏ در شکوہ و عیش انجمن ظلم رفت مغفت

پیش دست جود انعامات آن نوشیروان	نام حاتم طی شده در پرده خجلت نهفت
غوطه زد در بحر فکرت بهر تاریخ سعید	در سن عیسی بسلک نظم چون در بسفت
سر برآورده ز مقطع نوعروس بکر فکر	زیب تاج و تخت تاریخ جلوس او بگفت

دیگر

تخت پر ہے جلوہ فرما بادشاہ گنج بخش	ہین زمین پر شاد آدم اور فلک پر مہر و ماہ
شور عشرت ہے عیان ہیں مصرع تاریخ سے	اب ہوا ہم زا نصیر الدین حیدر بادشاہ

دیگر

بہ بست هفتم ماه ربیع الاول و شنبه	نصیر الدین حیدر شاه والا شد سر آرا
جهان از جوش شادی شد فرحناک طرب آگین	بگفت از خازن دولت در گنجینه بکشا
غرض وز جلوس مجنت نوش بعد از هم	قروض سیم و زر بخشید و پوشانید خلعت ها
بتاریخ جلوسش طبعها اندر سوز دل شد	که خواهد بود بر نوک زبان دریا دل اکثرها
ولیکن از سر الهام واثق گفت تاریخش	نصیر الدین حیدر داد زیب اورنگ ملکی را

یہ بادشاہ عیش پسند عشرت دوست تہا خاطرداری محلات خاص ہر وقت منظور خاطر رہتی اور ایسے ہی مصارف سے خزانہ ریاست شاہی خالی ہوگیا اور بوجہ عداوت ایام ولیعہدی معتمد الدولہ وزیر کو معرفت صاحب رزیدنٹ بہادر قید کراکے خارج البلد کردیا اور راے امرت لعل کا سکینہ عرض بیگی کو جو عہد جنت آرامگاہ سے معزز و ذی اختیار چلا آتا تہا اول بطور دلدہی خلعت و خطاب راجگی عطا فرمایا بعدہ قید سخت مین مقید کرکے راجہ درشن سنگہ نایب جنگ قوم کورمی کو حوالہ کیا اسقدر آزار پسند فرایام محبوسی مین ایسی ایسی تکلیفین دین کہ راجہ امرت لعل جان سے تنگ آیا آخرکار بلطایف الحیل ساز محافظان سے اپنے مسکن پر پہونچا اور گلوے پاک شمشیر آبدار سے بدست خاص تن سے جدا کیا اور داد مردانگی دی۔ تاریخ اسکی صاحب راے مورخ نے یہ فرمائی

ہاتف غیب گفت کہ شاباش امرت لعل	این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اس عہد میں توجہ انتظام سلطنت ہوئی محلواران قدیم موقوف ہوگئے عہدہ بخشیگری خاندان مجلس اسے سے نکلکر راسے چھپر چند کایست کہرہ ساکن قنوج کو عطا ہوا امام باڑہ ملحق احاطہ عمارات چہتر منزل وتخنگاہ بنا تہا اور بارہ امام بنوایا اوس تخنگاہ مین دختران کم سن وجیہ قوم سادات بہ لقب اچھوتی یعنی ازواج ایمہ معصومین علیہم السلام تلاش ہو ہو کر ٹہرائی گیئین اور اون کی منجانب بادشاہ ہر طرحکی خدمت ہوتی تہی پوشاک نفیس و زیور مطلا و مرصع اون کے نذر کیا جاتا تہا اور آسایش و آرام اون کی ہر طرح پر منظور خاطر عاطر رہی تا حیات یہ شغل بآیین ہمین انجام ہوتا رہا اون کے عزیز اقارب کے ساتہ غایت درجے کے مراعات ہوتی تہی صرف زاید از اندازہ تہا اور اس بادشاہ نے ایک پلا گومتی کے پار تعمیر کرائی - ایام ولیعہدی مین حضرت خلد مکان پدر ہنکے بدرجہ غایت ناراض تہے بادشاہ بیگم صاحبہ نے ہر نوع سے انکی پرورش وپرداخت کی اور تا حیات پدر اونہین کے ظل حمایت مین بسر کی و فرزند فریدون بخت عرف منا جان خلف مشہورہ نصیر الدین حیدر کو بہی انہین بیگم صاحبہ نے پرورش کیا بادشاہ کو نہ معلوم کس وجہ سے منجانب بیگم صاحبہ نا رضامندی پیدا ہوئی کہ بکمال خشونت وذلت بیگم صاحبہ کو مع مناجان املاک شاہی سے بدر کیا کہ بیگم صاحبہ تا حیات حضرت نصیر الدین حیدر الماس باغ مین بیرون ناکہ قیام گزین رہین یہ حال تذکرہ جناب ممدوحہ مین مفصل درج ہے یہان احتیاج تشریح نہین ہے - تعزیہ داری کی کثرت اسی عہد سے ہوئی اور جہلم مین تعزیئے دفن ہونے کا اسی بادشاہ کے عہد سے رواج زیادہ ہوا - مصارف بیجا سے خزانہ شاہی خالی ہوگیا - شعر وسخن کا بہی ذوق تہا - ایک غزل انکی تصنیفات سے درج ذیل ہے

مرحبا اسے سندی عالم علم وہبی	ماہ برج نجفی شاہ سریر عربی
چون نسایند جبین بر در تو جن وملک	سرور جملہ رسولی وشہ جملہ نبی
اصل نور تو بود فرع ز انوار خدا	بعد ایزد تو ز تو زیباست حواسج طلبی

چیدہ سردار ادم خاکی تو کز فضل الٰہ | جوہر بیش بہائی ز شریف النسبی +
بوے لطف بستان بادشہ را بدماغ | اے گل تازہ رنگین چمن مطلبی +

تاریخ ۳ - ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲ ہجری کو یہ بادشاہ مرگ ناگہانی سے عالم جاودانی کو کوچ کر گیا اور خلد منزل خطاب بعد وفات ملا

تاریخ وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ

رفت از جہان بباغ جنان خسرو زمن | جموزیر شہپر جبرئیل اشیان
خلد برین و کوثر و تسنیم و سلسبیل | دادش بلطف خویش خداوند دو جہان
ہمش چو بعد نایب مہدی وحید دہر | واضح شدہ برای سکونت در جنان
پرسیدم از سروش چو سال وفات شاہ | یا جام غم کشیدہ و با چشم خونفشان
گفتا ربیع آخر سیوم ز ماہ بود + | ہجری ہزار و دو صد و پنجاہ سیدان

اور عجیب اتفاق زمانہ سے کہ اسی سال مین بادشاہ ذیجاہ یعنی اولیم فلیسم معروف بہ ولیم چہارم بادشاہ فخر گیوان بارگاہ انگلستان و ثانیاً خلد منزل شاہ آسمان جاہ اودہ و ثالثاً ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی بادشاہ خورشید کلاہ ہندوستان کا انتقال پر ملال واقع ہوا

میرزا محمد محسن خان بہادر ثاقب اصفہانی نے یہ تاریخ وفات ہر سہ بادشاہ تصنیف کی -

اولین شاہ انگلستان است | صاحب فوج و علم و سیف و قلم
دویمی بادشاہ ملک اودہ + + | مالک تاج و تخت جاہ و حشم
سویمی قہرمان ہندستان | جبہ سائے درش سکندر و جم
الغرض ہر سہ شاہ بربستند + | رخت ہستی بسوے ملک عدم
سال تاریخ عیسوی ثاقب + | سقفر خسروان نمود رقم +

اور تاریخ ثانی انتقال حضرت خلد منزل کی یہ ضبط کی

ہمائے روح پاک شاہ عادل | چو از اسفل بہ اعلی کرد طیران +
فلک شاکر زمین در جنبش آمد | سیہ گردید روے مصر تا بایران

ز کلک فکر ثاقب سال فوتش   غروب مہ رقم شد اے عزیزان
۱۲۵۴

تذکرہ میرزا رفیع الدین حیدر فریدون بخت عرف مناجان

میرزا رفیع الدین حیدر فریدون بخت بعد نصیر الدین حیدر بادشاہ مرحوم
خانہ منزل واسطے چند ساعت کے خلاف منشاء سرکار انگریزی باعانت
بادشاہ بیگم تخت نشین ہوا اور بعد کشت وخون قلیل گرفتار ہوکر ۴ ر
ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری کو چنار گڈھ مین گیا تذکرہ اسکا اکثر تذکرات مین
درج ہوا ہے احتیاج تفصیل نہین ۔

تذکرہ نصیر الدولہ محمد علیشاہ

بعد گرفتاری فریدون بخت حضرت محمد علیشاہ در تاریخ چہارم شہر ربیع

سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق ۵ - جولائی ۱۸۳۷ء کو بعمر شصت و پنج سالگی تخت نشین ریاست اودھ ہوئے —

تاریخ جلوس

سال اجلاس با حرف لنخ +	خلد اللہ ملکہٗ — گفتم
	۱۲ ۵۳

دیگر

شہنشاہ معین الدین ابو الفتح +	کہ بادا عمر و اقبالش زیادہ
چو ہون حق و تائید خداداد	در اقبال بر رویش کشادہ
بتاریخ چہارم یوم شنبہ	ربیع الثانی شہر سعادہ ++
نیا جمشید تخت سلطنت را	کلاہ خسروی بر سر نہادہ
جہان شد باغ باغ از جوش فرحت	گل عشرت نہال عیش زادہ

بآرایش تخت از تایید ایزد	بصد عیش گسترده و ساده +
بیک بار از صلائے فیض عامش	غنی شد ہر سوار و ہر پیادہ +
بپاسئے رایتش پیوستہ نصرت	ہمیشہ دست بستہ ایستادہ +
بفرق بدسگالش برق خاطف	مدام از قہر ربانی فتادہ +
بتاریخ جلوسش گفت واثق	سریر سلطنت را زیب دادہ + ۱۲۵۳

ایضاً

بادشاہ عدل گستر دین پناہ	آنکہ بز رانش ظفر با دا گرفت +
از جلوس میمنت مانوس شاہ	تخت زیب و تاج زینت ہا گرفت
گفت واثق سال تاریخ جلوس	ایدل الکون حق ء مرکز جا گرفت

یہ حضرت تعلیم و ترتیب یافتہ نواب سعادت علیخان اپنے پدر بزرگوار کے تھے سن شریف بھی زیادہ تھا نشیب و فراز زمانہ بہت کچھ دیکھے ہوئے تھے متوجہ انتظام ممالک محروسہ ہوئے دو سلطنتوں سے نظم و نسق ملک مین نہایت خرابی واقع تھی خزانہ خالی تھا ملک کی آمدنی کم تھی اول معموری خزانہ کو ہر امر پر مقدم سمجھا اور کار پردازان سلطنت سے بعد محاسبہ زر کثیر حاصل کیا یعنی نواب روشن الدولہ بہادر وزیر سے بائیس لاکھ روپیہ و راجہ لالجی بخشی و نائب جرنیل سے ایک لاکھ و فرقہ کمبوہ سبحان علیخان و منظفر علیخان وغیرہ سے سات لاکھ روپیہ جملہ تیس لاکھ روپیہ بطریق محاسبہ مجتمع کیا اور مال و متاع حضرت خلد منزل معہ املاک واقع رستم نگر و اسباب آغا میرزا لیسر آپا جی و میر نوروز علی داماد اوس کے کو بالکل ضبط کر لیا آپا جی بحالت تباہ اسوجہ سے خدمت بادشاہ بیگم صاحبہ کے گئی اور وہین بسر کرکے رحلت کی سماۃ افضل النساء بیگم دہنیا عہری کو قید سخت مین محبوس کیا جسقدر نقد و جنس ملا ضبط ہوا چندے رہا ہو کر کانپور مین گئی اور اپنے زر خرید دہات زمینداری سے بسر کرنے لگی سماۃ ڈلوی ہمشیرہ خورد اوسکی جو بدرجہ غایت مالدار تھی بجیل و حوایل و مکر و خداع نسوان پناہ وصی علیخان مین آگئی اور شداید

محفوظ رہی جسقدر از باب نشاط واسطے تفریح طبع حضرت خلد منزل کے داخل محلات تھے اون کے ورثا کو سپرد کیے گئے اور دختران سادات جو بنام زرا چھوتی ولقب حرم دوآزدہ امام علیہ السلام وصلوٰۃ امام باڑہ بارہ امام مین سکونت پذیر تھین بلا مزاحمت آزاد کردی گئین الغرض جب ایک کرور روپیہ علاوہ آمدنی ملک بہم پہونچا تنخواہ ملازمان بیباقی کی اور چھ لاکھ روپیہ بابت دین مہر نواب ملکہ آفاق محل حرم اپنے کے ادا کیا اور بالفعل فرزندان ودختران ورفیقان وملازمان قدیم کو واسطے بہم رسانی سامان امارت حسب لیاقت ومراتب عطا فرمایا اور تنخواہ ہرایک کی علے قدر حیثیت مقرر فرمائی دبیر امام علی رفیق قدیم کو خطاب رفیق الدولہ اور عنایت مندیل سے سرفراز فرماکر جملہ ملبوس دستار قبل از عہد سلطنت مرحمت کردیا اور تعمیل فرمایشات شاہزادگان عالی تبار اس کے متعلق رہی وزر نذرانہ تقبات علیات ودیگر ہیچ اقسام بذریعہ رفیق الدولہ تقسیم ہوتا رہا کارکنان امام باڑہ کا افسر یہی تھا بروقت چاہ پانی کرسی رفیق الدولہ کے برابر رکھی جاتی محمد علی شاہ کا دست مبارک بوجہ ضعف پیری یا کسی عارضہ کی بیقابو تھا کھانا بھی انہی ہاتھ سے ہی کہلاتا تھا اور شب کو داستان سنتا غرضکہ بدرجہ غایت عزیز بادشاہ وقت تھا اس شخص کو یاوری طالع سے بہت کچھ ثروت ودولت حاصل ہوئی مگر مثل چاہ بے آب اسکی ذات سے کوئی بہرہ ور نہوا اور ہرشخص ناراضمند رہا بعد غدر ۱۸۵۷ء اس کو سفر ناگزیر پیش آیا اولاد اس کی سرمایہ پدری سے سیر تہی ایام غدر ۱۸۵۷ء مین باغیون نے لاکھ روپیہ ورثا رفیق الدولہ سے طلب کیا امام باڑہ حسین آباد کے نوٹ فروخت کرکے ادا کیا اور اسی علت سے حسین آباد اسکی اولاد کے اہتمام سے نکلکر سپرد نواب محسن الدولہ وممتاز الدولہ بہادر رہوا۔ دوسرا رفیق حضرت محمد علی شاہ کا عظیم اللہ خان تھا جو بخطاب اعظم الدولہ ممتاز ہوا اور داروغگی دیوانخانہ پر سرفرازی پائی

شبیہ روشن الدولہ
محمد حسین خان بہادر
صولت جنگ وزیر

میر عاشق علی اس کے نایب ہوئے کربلاے معلی کی اسی عہد میں ایک روضہ شبیہ مشہد مقدس امام رضا علیہ السلام تعمیر کیا یا سب کچھ تھا مگر دست جود کوتاہ رہا اور اس گل بے رنگ وبو کے دامن کھینچا تو نوبت ہوا اسی عہد میں مہاراجہ بالکرشن بہادر عمدہ دیوانی سے معزول ہوئے اور عمدۃ الملوک راجہ رتن سنگھ میر منشی کو خدمت دیوانی تفویض ہوئی۔ توجہ خاطر نسبت تخفیف زیادہ تھی ہر سر رشتہ اور ہر امر میں قلت ہوئی اور چشمی کا نور اہل ریاست سے زائل ہوا کوئی امر عام پسند دلائل صفت سواے تعمیر امام باڑہ حسین آباد کے اس عہد میں رونما ہوا یہ امام باڑہ واقعی نہایت نفیس وخوشنما ہے زر کثیر اسکی تعمیر میں صرف ہوا امام نواب آصف الدولہ بہادر میں جو اشیا کہ نادر وقیمتی تھے امام باڑہ کی آرایش کے لیے منگواے گئے زینت حسین آباد ہو امام باڑہ کلاں ہوئی روشنی بھی کم ہونے لگی اور مصارف حسین آباد کے لیے [illegible] روپیہ ماہواری کا وثیقہ بادشاہ روپیہ [illegible] کرایا اور رفقا ومتوسلین کو تقرر وثیقہ سے مطمئن کر دیا اور [illegible] قطعہ مکانات وعمارات وامام باڑہ وآراضی ریاست اور [illegible] کرکے شاہزادگان ورفقا کو دیدیئے اور سالانہ مصارف اور [illegible] تا حیات محمد علی شاہ قائم رہا حسب تفصیل ذیل ہے۔

[illegible]

صرف جیب خاص	تنخواہ مہاراجان
[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ
صرف دواب	متفرقات
[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ
مرمت وتعمیر مکانات وکوٹھی صاحب رزیڈنٹ بہادر	خرچ سالگرہ بادشاہ
[illegible]	[illegible]

صرف تعزیہ داری
عنایات
سو ماہ فی ماہ
ایک لاکھ

صرف پوشاک وخرید پشمینہ وجواہر وضروریات خلعت خانہ ومصارف اصطبل تیاری رسد رسالہ سواران وپیادہ وگولہ وبارود واحکام متفرقہ
سو ماہ فی ماہ سات لاکھ

القصہ اس بادشاہ نے پانچ سال اور رنگ آرائی فرمائی اور ۴ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ ہجری مطابق ۱۶ - مئی ۱۸۴۲ء کو گلگشت باغ جنان کو خراماں ہوئے -

تاریخ وفات

جہان پناہ محمد علی بہشت مآب +
بہ شنبہ چارم ماہ ربیع ثانی ہم
زاتفاق قضا بہ نجم ودو شنبہ ماہ
بیمن نصرت حق پنج سال دپائے چند
بعہد دولت خود کرد آنقدر حسنات
زحسن نیت شہ بعد ہم بفضل خدا
شہ مدینہ محمد علی ولی نجف
بوجہ حسن قبول نیاز و نذر اکنون
بنا نمودیے تعزیہ حسین آباد +
نمود فکرت تاریخ خستہ دل واثق
کہ گفت بغیر اشتباہ این تاریخ

نزول آیت طبتم بجاست در بہشتش
عطائے تخت شہی کردہ لطف یزدانش
زتخت تختہ تابوت گفتہ الوانش
فروغ داد جہان را بلطف احسانش
کہ ملک ناموری گشتہ تحت فرمانش
شگفتہ گشتہ گل مقصد گلستانش
شہید دشت بلا ہم شہ خراسانش
نمودہ اند بفردوس سازوسامانش
جناب فاطمہ در مجلس است مہمانش
صدا رسید بگوش از زبان رضوانش
حسن حسین محمد علی شفیعانش
۵۸ ۱۲

تذکرہ حضرت امجد علی شاہ جنت مکان

یہ دیر ناپائیدار ایک گذرگاہ قدیم ہے سلسلۂ آمد و رفت ہر دم جاری رہتا ہے ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے شاہ گدا کسی پر منحصر نہیں

شاہ نے اگر تخت جہان کو خالی کیا وارث اوسکا سریر آرائے سلطنت
ہوگیا اور گدا نے اگر خاکدان فانی کو چھوڑا تو پیرزادہ اوسکا سجادہ نشین عقیدت
ہوا دیکھیئے جب جناب غفران مآب حضرت فردوس منزل انار اللہ برہانہ
نے عزم بہشت فرمایا خدیو گیہان ابو المظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان
عادل خاقان زبان حضرت امجد علیشاہ نے کریاس گردون آساس خلافت
کو جلوس میمنت مانوس سے بتاریخ پنجم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲ ہجری زینت
تازہ بخشی شور و غوغائے تہنیت بلند ہوا مبارکبادکی صدا کو بکو پہونچی
رعایا کو طمانیت و خورمی حاصل ہوئی

تاریخ جلوس

خوشا جشن جلوس شاہ آفاق		فروغ عشرتش تا مہ زماہی ہست

نوشتہ کلک خالق سال تاریخ	زہے جشن جلوس بادشاہی است
مبارک باد با امجد علی شاہ	ایضاً جلوس تخت رشک کیقبادی +
بربیع ثانی و پنجم دو شنبہ	در شادی بعالم بر کشادی
نشستی بر سریر پادشاہی	نماز شکر حق را ایستادی +
بفرقت ظل چتر فضل حق شد	چو تاج خسروی بر سر نہادی
فروغ از سکہ ات خورشید و مہ یافت	جہان شد شاد از کوس منادی
عدو پامال شد الحمد للہ	دل احباب حاصل کرد شادی
زمانہ باغ باغ از جوش عیش است	ز لطف افزائے باد مرادی +
بتخت سلطنت پایندہ باشی +	جہان را باد اقبال تو بادی +
رقم سال جلوست کرد واثق	سریر سلطنت را زیب دادی +

یہ بادشاہ جمجاہ جان و دل سے خداے قدوم آل اطہار و شہیدان کربلا کا جان نثار تہا پیرو شرع متین و حامی دین مبین کا رہا جناب سید العلما مجتہد العصر مولوی سید حسن بن سید دلدار علیصاحب کا مطیع رہا بقدر تعظیم و تکریم جناب مولویصاحب کی مدنظر رہی کہ جو فرمایا اوسکی تعمیل مین سرمو فرق نہوا ز رنالکار تنخواہی اکثر اہل سنت و ہنود ضبط ہو کر بنام مومنین اثنا عشریہ مقرر ہوا ایک حکم عام یہ جاری ہوا کہ کسی دفتر سرکاری مین کوئی ہنود یا اہل تسنن اسمائے مبارک خالق کائنات و پنجتن پاک و ایمہ اطہار اپنے ہاتھ سے نہ لکہے اس کام کے انصرام کے لیئے ہر دفتر مین ہر سرشتہ پر مومنین اثنا عشریہ مقرر ہوئے تا ایام معدودیہ سلسلہ جاری رہا کہ اتفاقاً وقت نیم شب پرچہ اخبار سے یہ خبر آئی کہ راجہ ہردت سنگہ تعلقدار بونڈی مقید نظامت بہرایچ فرار ہوگیا سلطان زمان نے بلحاظ قربت بود و باش مہاراجہ بالکرشن بہادر کو طلب فرما کر حکم تحریر شقہ جات فرمایا مہاراجہ مذکور تعمیل ارشاد مین مصروف ہوئے اور کئی بار اسماء خدا و رسول حسب غرض مہاراجہ بہادر بادشاہ نے دست مبارک سے تحریر کیے جب ہر شقہ مین یہی نوبت پہونچی

[illegible] کو ... منسوخ فرمایا اور احکام عظام پر [illegible]
[illegible] ہوئے مومنین نو بہرتی کا سلسلہ رزق جاتا رہا شراب کی
[illegible] نہیں بیچکر وہ تنگ سواد شہر مین وارد کے سبب [illegible] آتی
[illegible] آبکاری بھی اسی خیال سے متعلق مجتہد العصر رہا یہ شعر کسی ظریف
کا زبان زد عوام ہے ۔۔

شراب جو نہ پیئے مو متوو ناری ہے ۔ محب ساقی کوثر کو آبکاری سے

اس شعر نے ایسی شہرت پائی کہ گوش زد سلطان و سلطان العلماء ہوا
لیکن اپنے تعنت و حرف گیری بجائے انتظام کاروبار سلطنت مین سب
تغیر و تبدل ہوتا ہے طبیعت حضرت بمشورہ مجتہد العصر اسطرف راغب
ہوئی کہ دوکانین مومنین اسلام بابت ہر پیشہ کے رکہائی جاوین تاکہ
خرید و فروخت اہل اسلام دوکانات ہنود سے مسدود ہو جائے بعد چند
کچھ دکانین جدید قائم ہوئین مگر جو امر منظور خاطر عاطر تہا مترتب ہوا اور
منصف الدولہ بہادر فرزند مجتہد کو داروغگی عدالت عالیہ پر سرفراز فرمایا
دربار شاہی بعد طلوع نیر اعظم ہر روز منعقد ہوتا کاغذ حسابی و عرائض
مستغیثان معاینہ ہوتین احکام روزانہ اجرا ہوتے مجرائیان دربار روز
حاضر رہتے بعد چندے تغیر و تبدل انتظام پدری پر توجہ عالی مصروف ہوئی
عزل و نصب کا بازار گرم ہوا نواب شرف الدولہ محمد ابراہیم خان بہادر کو
جو ۲ - جمادی الاول ۱۲۵۶ ہجری عہد فردوس منزل سے عہدہ وزارت
پر ممتاز تہا معزول کرکے امداد حسین خان اتالیق عہد ولیعہدی کو بخطاب
امین الدولہ عہدہ وزارت پر مامور اور عطا حسین خان برادر حقیقی
امداد حسین خان کو بلقب اعتبار الدولہ داروغہ دیوان انعام و افزائش خا[illegible]
کیا و مہاراجہ بالکرشن بہادر جو عہد فردوس منزل مین بجرم تبدیل
اوراق سیاہہ بہی بیکار سازی دو متصدیان دفتر کے نظر بند تہے
بعد موقوفی مہاراجہ رتن سنگہ خلعت دیوانی بدستور عطا فرماکر لفظ
ادہراج خطاب مین ایزاد کیا اور فخر الدولہ بہادر مہاراجہ رتن سنگہ کو بہی

حسب میر بخشی گری پر سرفراز نکیا اور خدمت منشی خانہ راجہ کندن لال صاحب بہادر
کو بخشی اور خطاب راجگی دیا اور ۴ رمضان المبارک ۱۲۵۸ ہجری کو ذکی الدولہ
پیشگاہ جناب خاقان دوران مین حاضر ہوا اور ۱۲۶۹ ہجری مین بخطاب
خلعت شملہ جھالردار و شمشیر ولایتی سرفراز ہوا اور فرزند کی الدولہ کو
ہزار پیادہ کی افسری ملی اور واقع ۷ محرم ۱۲۶۰ ہجری کو امین الدولہ کو
عہدہ نیابت سے برخاست کرکے منورالدولہ برادرزادہ منتظم الدولہ
کو عہدہ وزارت پر سربلندی دی اور بعد چندے حسب سفارش اہل حرم
مجتہد العصر پھر امین الدولہ کو بدستور وزارت عطا کی - اپنے رفقا کی پرورش
کما حقہ کی اور انتظام ملکی اور رعایا بگڑنے نپایا مشہور ہے کہ یوم ایفاء
قسط کے روز بادشاہ وزیر سے محاسبہ فہمی کرتے تھے اور جب تک
زرقسط تمام و کمال ادا نہوتا خاصہ تناول نفرماتے تھے - اڑتیس لاکھ روپیہ
سے اپنے محلات بعضے و اولاد و احفاد کے نام وثیقہ سرکار انگریزی سے
کرادیا چند محل سے دولتخانہ شاہی آباد تہا بیان محلات و ذکر اولاد حسب
موقع درج ہوگا - اور واقع ۲۶ صفر ۱۲۶۳ ہجری کو بعد نیت بخشی سریر
سلطنت تا عمر چہار سال و دہ ماہ بست و یک یوم بعارضہ دنبل بالائے پشت
انتقال فرمایا اور جنت مکان نام ہوا اور مقبرہ انکا حضرت گنج مین نزد
سبطین آباد حسب وصیت تیار ہوا یہ امام بارہ چہوٹی شاہزادی صاحبہ
کی ملکیت مین ہے دوکانات گرداگرد سے کرایہ آتا ہے داروغہ و دیوان
و چند سپاہی و قران خوان وغیرہ مقرر ہین حسب زمانہ تعزیہ داری بہی ہوتی
ہے مرمت و سفیدی کا بہی انتظام ہے کوئی بات لایق شکایت نہین

تاریخ وفات

روز شنبہ بست و ششم از صفر نزدیک شام — رشک مہ امجد علی سلطان سلطان شہید
از رہ شوق اشتیاق قصر اعلائے بہشت — تختہ تابوت را بر تخت شاہی برگزید
بست از قصر سلیمان یافت در جنت مکان — بہر خدمت حور و باغ از نخلہ طالع الصعید

چون ثریا جاہ آنہم ہمی ماہ صفر	ماہ دنش سخت صفر در منزل سرطان
خاک بر سر شد بین آسمان بارید خون	ماتمی شد شام صبح از غم گریبان درید
خوش شنو حق گوش حق گو حق شناس و حق پرست	حق نظیرش الحق اندر خلق بس کہ آفرید
عابد و زاہد کریم و عادل و پرہیزگار	صرف اوقاتش بذکر و شغل قرآن مجید
روزہ دار و ہم نمازی حامی اسلام بود	خمس بخشید و زکوۃ و فطر یا در یوم عید
چار سال و یازدہ مہ حکمران خلق باند	در ثناخوانیش تا حال است نزدیک و بعید
مصطفیٰ و مرتضیٰ و فاطمہ ابنا ہما	شافعش در حشر و حامی بود در رب مجید
مصرعہ از آسمان اختر شنید اندر غمش	مہر جاہ بادار یحی شد بہ سرطان ناپدید

سنہ ۱۲۶۳ھ

ایضاً

زسال جنت مکانی شہ سوال واثق نمود از دل

ندا رسیدش زسوئے رضوان - بقاء جنت مکان داد ہم

سنہ ۱۲۶۳ھ

تذکرہ حضرت سلطان العالم واجد علیشاہ آخر بادشاہ ملک اودھ

چگویم زکجبازی آسمان +	نویسم چہ ناسازی این زمان
قلم اشکبار است چون ابر تر +	دوات از الم ریخت خون جگر
زغم گشت قرطاس را روسیہ	بحرمان بدل گشت شان امید
دل از شدت درد شد بیقرار	کہ رفت از اودہ شاہ عالی وقار
بنالد چہ سان عاجز ناصبور +	خمار است باقی زجام سرور

یہ تذکرہ خاتمہ کتاب سلطنت و تقریظ صحیفہ خلافت اودہ سے ذکر خیر اس آفتاب جہان تاب کا ہے جسکو فلک نے چاشت ہی مین شام غربت دکھائی اور یہ حال اس ماہ دو ہفتہ باکمال کا ہے جسکو شب امید مین صبح حرمان نظر آئی حیف کہ اس گل خندان کو عین بہار مین صرصر حوادث نے باغ کامرانی سے جدا کیا افسوس کہ اس عندلیب خوشنوائے حدیقہ سلطنت کو صیاد چرخ نے آوارہ دشت بلا کیا اقبال مبدل بزوال ہوا خیر جو ہوا خواست ایزد متعال ہوا تاہم سلطنت سے سرچشمے کے

کیا ہے اسلیے عزم تحریر اصل مقصود ہے ناظرین عبرت گزین و
سامعین دقایق بین چشم بینا و گوش شنوا سے ملاحظہ و سماعت فرمایئن
کہ یہ داستان نمونہ قدرت بیچون و انموذج شان خداے بے چون
وچگون سے ظاہر ہے کہ تا زمان سلطنت حضرت خلد منزل نصیر الدین حیدر
بادشاہ جعل اللہ جنتہ مثواہ یہ امر کسی کے وہم و خیال مین بہی نہ گذرتا تہا
کہ سریر سلطنت و تخت خلافت قدوم مبارک حضرت فردوس منزل
محمد علی شاہ انار اللہ برہانہ سے رونق پذیر ہوگا پس حضرت جنت مکان
سلطان العالم کے تخت نشینی کا کیا گمان ہو سکتا تہا رسام ازل نے نقش
خلافت خدیو گیہان قبل از ولادت خاتم اقبال پہ منقش کر رکہا تہا اسلیے

ظہور اس نیر برج علی کا سپہر خاندان حضرت فردوس منزل سے کیا اور حضرت جنت مکان کا نور دیدہ اقبال بنایا یعنی شاہ ... جہانبانی و کاشانۂ سلطانی جناب غفران مآب حضرت امجد علی شاہ میں بتاریخ ۳۰ ذی قعدہ ۱۲۳۹ھ مطابق سمبت ۱۸۸۰ ساون سودی دوادشی روز سہ شنبہ بعد ۵ گھڑی ۴۲ پل جیٹشا نچھتر اندر جوگ میں بساعت سعید وآوان حمید صدف بطن خاتون مفخر و علیہ الزمانی نواب تاج آرا بیگم ملکہ کشور صاحبہ دختر نواب حسین الدین خان بن نواب امین الدین خان بن اعتماد الدولہ وزیر الممالک قمر الدین حسین خان سہروردی سے یہ گوہر درج ایالت و در مکنون بحر ایالت رونما ہوا چشم امید پدر و مادر کو روشن کیا نور اقبال سے کاشانۂ جد منور فرمایا۔

تاریخ ولادت طبعزاد راے چھبن لال متخلص بمعجز نبیرہ راے چنی لال خیرآبادی

آسمان جاہ و ثریا منزلست ... میرزا امجد علی مرّیخ نژاد
دید در مشکوے دولت روے ماہ ... غیرت برجیس و مہر بامداد
شمع بام جان چراغ زندگی ... جلوہ گر شد در شبستان مراد
گفت چھبن لال معجز از طرب ... قرۃ العین پدر عالی نہاد
۱۲۳۹

عہد امین دایان و گہوارۂ ناز و نعمت میں پرورش پانے لگا جب زمان رضاعت گذرا و زبان گوہر فشان ہوئی بہ نگرانی امداد حسین خان اتالیق موروثی تربیت علمی پائی کہ انقلاب زمانہ سے خوان سلطنت خاندان شاہ زمن خلد مکان سے جبکہ حضرت فردوس منزل کو پہونچا یا اور ۱۲۵۳ھ سے مائدہ کامرانی اس دودمان میں بچھایا اور بعد رحلت فرمائی حضرت محمد علیشاہ و سادۂ شہریاری نے وجود باجود حضرت جنت مکان سے زینت پائی یہ سکندر طالع بلند اختر بھر دی میرزا محمد مصطفی علی حیدر

برادر کلان بہ شفقت پدری منصب ولیعہدی پر
در عنفوان جوانی چنانکہ مقتضائے آغاز شباب ہے طبیعت
حسن پسندی تماشہ بینی کا شغل ہوا نغمہ سنجان یار بیتیان خنیاگران
زمانہ باریاب مجلس سرور ہونے لگے دولتخانہ مبارک بعدان عیش وطرب
سے رشک گلشن وغیرت بہشت برین بنگیا لکھنؤ مین عالم پرستان
نظر آیا دولتخانہ ولیعہدی پر اندر اسن حد انگیز تھا سیم تنان گلرنگ پریان
بن گئین پریزاد بے پر کی اڑانے لگے بازار سور و سرور گرم ہوا
اسطرح ہر روز عید اور رات شب برات تھی جب خورشید عمر حضرت
جنت مکان مغرب فنا مین غروب ہوا واقع شب بست و ہفتم شہر صفر
سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو یہ شب چراغ شبستان سلطنت بعمر بست و پنج سالگی
زینت بخش تخت خلافت و زیب افزای اریکہ دولت ہوا صدائے انوا پ سلامی
سے مژدہ بشاشت گوش خلایق مین پہونچا یا طنطنہ تہنیت و غلغلہ مبارکباد
نے گنبد نیلگون کو ہلایا نواب امین الدولہ وزیر و مہاراجہ بالکرشن بہادر
دیوان و معین الدولہ اور دو چار دیگر حضار وقت نے نذرین گذرانین
بعد چند ساعت سلطان عالم و عالمیان نے صاحب رزیڈنٹ کو رخصت
کیا اور کوٹھی گلستان ارم مین استراحت فرمائی۔

تاریخ جلوس

شہ واجد علی الحمد للہ | بہ لیل بست و ہفتم از ہمین ماہ
کہ ہر نوک زبان اہل کشور | معرف باصفر ماہ مظفر +
بشکل ماہ شد بر تخت تابان + | جہان روشن شد از شمع چراغان
دعا گو یافت نقد کامیابی + | بد اندیشش فتاد اندر خرابی
سوال سال مسعود جلوسش | طلب واثق نمود از ہاتفی خویش
چکید از سال کلکش مثل سیبے + | سریر سلطنت را داد زیبے
۱۲ ۶۳

ایضاً

ہیات تاریخ لیل ز مشتریں اسعد زحضر شاہ شد سال تالقائم بایہ فضل از
واثق انہ یالک وادد این نوید جانفزا شاہ شد واجد علی سلطان عالی شاہ باز

ایضاً

جہان پرور زہے واجد علی شاہ مشرف ساخت تاج و تخت اقبال
نمودہ فکر تاریخ جلوسش بہ آئینے کہ افزون گردش نال +
مبارک اختراع تازہ ریحان خوشا طبع رسا خوش عقل فعال
سہ از جیم جہان پرور گرفتم بہ اضعاف مکرر یافتم سال

جب شاہ انجم نے عرصہ سپہر پر علم جہان آرائی بلند کیا اور کوس در دولت نے صدائے طرب انگیز سنائی ہر سپہر شہریاری نیر اعظم بختیاری نے جلوس میمنت مانوس سے سریر سلطنت کو شرف بخشا اور جشن شاہانہ ترتیب دیا اس موقع پر اشعار راسے پور چند عاجز خیر آبادی جو حسب حال پسندیدہ نظر آئے درج کیے گئے -

سعادت نسب شاہ منصور زاد بر آراست جشن شہے بامداد
تمام از ستگیتی چو ماہ منیر منور کن آسمان سریر
بستر تاج زرین چو خور جلوہ گر چو انجم لباس زری زیب بر
ز پیتر مرصع بالائے سر + شکوہ ثریا در آمد نظر +
فروغ جبین شہ کامیاب جہانتاب شد صورت آفتاب
ہمہ خیر خواہان فرخ اثر + مثال ثوابت بگرد قمر
بہر جا بسو جلوہ خاص بود + بہ بزم طرب زہرہ رقاص بود
ندا داد کوس سعادت قرین + فلک بود سر از ادب بر زمین +
بہر گوشہ بود جوش طرب + دعا کرد عاجز ز روئے ادب

شاہزادگان عالی تبار عزیزان بادقار رفیقان جان نثار و اہلکاران دربار استیلام پایۂ سریر گردون نظیر سے مشرف ہوئے نذریں پیش ہوئیں شلک مبارک باد ۱۵۱ ضرب ہر توپخانہ سے سر ہوئیں طبق زرین پر از لعل و جواہر فرق مبارک پر نثار ہوئے آثار فتح و فتوحات

سعادت و میمنت سے دو چار ہوئے اور القاب فیض انتساب بعبارت
ابوالمظفر ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان العالم
محمد واجد علی شاہ بادشاہ غازی اور وہ مرتسم نگین خاتم خسروانی ہوا اور
سکہ خاص بالفاظ میمنت نشاط سے سکہ زد بر سیم و زر از فضل تائید اله
ظل حق واجد علی سلطان العالم بادشاہ + مرتب ہوا ارباب نشاط کا پائین
باغ مین محاذی تختگاہ ہجوم تھا سے ہمیشہ دلبر سبحان مبارک باشد کے
ترانہ جان نوازنے گوش سامعین کو پردہ ارغنون بنایا اہلکاران سلطنت
و رفقاے ولیعہدی تشریف ہمایون سے مخلع ہوئے اور عطاے خطاب
سے خدمت گذاران سابق نے اعزاز پایا فرمان واجب الاذعان
بنام عمالان و کارکنان ممالک محروسہ شاہی بذریعہ شترسواران
روانہ کیے گئے داروغہ دیوانعام نے حسب دستور عرضداشت پیش
کی کہ ایک مسافر ملک ابد کا چندے سے مقیم سراے فانی تھا اب عازم
وطن اصلی ہے زاد راہ کی ضرورت ہے جو امداد ہو عطاے ایک لاکھ
روپیہ کا حکم نافذ ہوا وقت چاشت دربار برخاست ہوا سلطان العالم
دولتخانہ ولیعہدی کو تشریف لے گئے حاضرین اپنے اپنے مسکن پر پہونچے
زر دستخط شدہ خزانہ شاہی سے عنایت ہوا تجہیز و تکفین حضرت
جنت مکان بعد اداے مراسم معمولی عمل مین آئی وہ روز میمنت افروز
تو اس طرح پر ختم ہوا اب ہر روز حسب دستور شاہان کرام و
بادشاہان عظام طلوع آفتاب سے تا چاشت بزم دربار منعقد ہونے
لگی انتظام مالی و ملکی پیش نظر کیمیا اثر رہنے لگا تخت نشینی سے تیسرے روز
دو صندوق طلائی و نقرئی طیار ہوئے اور نام اون کا مشغلہ سلطانی
رکھا گیا اور یہ صندوق لب شاہراہ گذرگاہ عام پر بدین حکم
واذعان رکھے گئے کہ مستغیثان مجبور و فریادکنان نزدیک و دور
بلا توسط احدے و ذریعہ دیگرے عرضداشت اپنی سوراخ بالاے
صندوق سے چھوڑ دین کہ مطابق اوس کے عملدرآمد ہوا

جو روز وقت صبح ہنگام جلوس دو نو صندوق دربار فیض آثار مین بنگرانی
خاص کرامت اختصاص کھولے جاتے و ناصیۂ عرضداشت مطابق
عدل و التماسات دستخط فیض نمط سے مزین ہوتے اور داد خواہ داد کو
پہونچکر مشغول دعاے دولت ابد مدت ہوتے - واقع نہم ربیع الاول
سنہ مذکور کو حسب :: سہ جناب معلے القاب اشرف الامرا نواب
گورنر جنرل ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر شعر تہنیت جلوس صادر ہوا
اور مبلغ چہار ہزار روپیہ بوجہ انعام سپاہیان انگریزی دو دو دو شالے
بنابر افسران فوج خدمت مین صاحب رزیڈنٹ بہادر کے مرسل ہوئے
اور ہشت لاکھ روپیہ بنابر احداث مقبرہ حسب وصیت جناب امجد علیشاہ
اسکنہ اللہ فی جنانہ نواب امین الدولہ بہادر کو مرحمت ہوا نغمہ سنجان
عشرتکدہ خاص و سرود سرایان محفل طرب اختصاص عطاے
خدمات و خطاب جلیلہ و ازدیاد مراتب جزیلہ سے سرفراز و سازِ حیثیت
بادشاہ جہان نواز سے دمساز ہوئے پورا تار راگ بھولانی گنگری بھرنے
لگے پاسے تحکم اپنا دایرہ لیاقت و حیثیت سے باہر نکالا ثابت علی قوال
کو جو یاوری بخت سے ثابت الدولہ ہوا ئی تان یاد آئی نشید تازہ آغاز
کیا میر مہدی کو جو بعطاے خطاب امیر الامرا مہدی علیخان بہادر سرفراز
ہوا اور منصب وزارت کا امیدوار تھا اپنا دلکش ترانہ زار بنا کر یہ خبر
گوش زد باد بخش شاہ معدلت گستر مین پہونچائی کہ گلاب راے جوہری
مصاحب و خزانچی امین الدولہ بہادر نے جو قوم کا سراوگی ہے ایک گنبد
یعنی دو دہرہ عظیم بنا تعمیر کرایا ہے اور آج مورت استہاپت کی جائیگی
ایک طفل برہمن بل یعنی قربانی کیا جائیگا مزاج حضرت فلک رفعت
آشفتگی پر آیا امیر الامرا منہدم تمام ہوا اور سرے گنبد لوٹیا منہدم
کرایا اور مسکن پہ پہونچکر مندر دیبی سوتیان واقع محلہ بہدیوان و دو
شوالہ واقع محلہ حیدر گنج متصل مکان سکونت کو خلاف حکم ہمایون گرانے
لگا اقوام ہنود بغلوے مذہبی آمادہ غدر و فساد ہوئے کہ نیم شدیدہ رہ گئے

اور بوے منتظم نے آتش بیداد کو تیز کیا دوکانداران شہر نے دوکانین
بند کین اور جوق جوق مردم ہنود روز روشن مین مشعل افروز ... و دیگر
ہوے فریاد کنان کچہری دولت شاہی پر اور کسیقدر خدمت مین جناب
صاحب رزیڈنٹ بہادر کے پہونچے بعد تشفی رخصت کئے گئے اور بقرہا
صاحب رزیڈنٹ بہادر و نیز تحقیقات دیگر ظلم و فریب کارسازان فتنہ پرداز
منقوش خاطر دریا مقاطر ہوگیا حکم تعمیر مندر و شوالہ جات منہدمہ صادر
ہوا و نائرہ فساد بجھا قبل از اطفاے شعلہ آہ مظلومان جیدل بندگان
سکندر شان نے عزم آستانہ بوسی درگاہ حضرت عباس علیہ السلام
واقع لکھنؤ فرمایا سازو سامان سواری در دولت فلک رفعت پر فراہم
ہوا شرف الدولہ غلام رضا خان نومسلم کو حکم آراستگی چوک و بازار
ملا دوکانین شہر کی بوجہ بدعت تازہ امیر الامرا بند تہین باوصف تہدید
و تہدید کسی نے نہ کہولین ناچار اس منتظم باز ہنگ نے کوٹہیان نکالین
و توشکخانہ سرکاری سے زربفت و مشجر و کمخاب و اطلس و بانات و سلطان
بہم پہونچا کر چوک کو اس خوبی سے پیراستہ کیا کہ ساکنان ملا اعلی کو
زیب روضہ رضوان بہول گئی آیینہ بندی سے تختہ دوکانات رنگ
حلب بنگیا دو گہڑی دن چڑہے سلطان عالم ہودج مرصع و زرین پر بالاے
پشت فیل غیرت گنبد افلاک پر ہمرنگ مہر منور جلوہ فرما ہوے کوس دولت پیش
سواری مثل رعد غران علم زرکار صورت برق درخشان دہل کی کڑک قرنا کا
شور طرقو کی آواز دور باش کی صدا غلغلہ انداز قصر مینا رنگ تہی —

کوس اقبال چون صدا در داد لرزہ در قصر سبزہ رنگ فتاد
بانگ نوبت رسید تخت ثری + برفلک رفت شورش قرنا

سواران حلقہ زن پیادگان پیش رو شتر سواران و علم برداران کا
ہجوم آہ رطرف تہنیت اور مبارک باد کی دہوم جب سواری باد بہاری
گلستان دولت سراے سے روانہ ہوئی طشت جواہر نثار ہوے خاصان
درگاہ گہربار ... تہے ہمرنگ نسیم سحر خرامان لب چوک پہونچی تماشائیون کا

... سے تا او نگاہ رشوت نہادست بذریا آخر و لطف احسان سے
صورت ... فقرا و مساکین کو گھر آگین بنا یا روپیہ اور
اشرفی کی لوٹ مچا رکھی۔

اشعار عاجز

بچوک ... شہریاری ‏ ‏ بصد شان و شکوہ ... داری
بہر سو دست شہ گوہر فشان بود ‏ ‏ زر و پیرو دامن اہل جہان بود
بہار چوک بود از خرد و زیبا ‏ ‏ خرامان ... چون طاوس زیبا
بسر چتر مکلل ہمچو خور بود ‏ ‏ تلاق زر فشان رشک قمر بود
تجلی شد ز روی چشم بد دور ‏ ‏ بساط چوک شد دامن پر نور
چو عاجز دید لطف کامرانی ‏ ‏ دعا گفت از خورشید دمانی

وسط چوک میں ہنگام زر فشانی انگشتری خاص با نگین الماس انگشت
مبارک سے گری وہ ایک زن پیر سالہ نے پائی جب بارگاہ خسروانی
میں پہونچی خاتم لی گئی دس ہزار روپیہ انعام دیا گیا جب پرتو نور
اقبال نے شاہراہ محمود نگر کو روشن کیا حسینی ولد ... قوم کسگر
مظلوم جو بدعت و ظلم قائم علی کشمیری مقرب سرکار نواب علی نقی خان
سے تنگ آیا تھا اور مکان اوسکا قائم علی کشمیری نے جبراً بیرن کے منہدم
کرا دیا تھا فریاد کنان دست بر سر زنان مظلوما چلایا کہ خسرو عادل
وقت داد رسی ہے حضرت شہر سے اور اوسیوقت حکم انہدام مکان
معمرہ جابر صادر فرمایا اور جیب خاص سے پانچہزار روپیہ بمرزا
علی رضا بیگ کوتوال کو واسطے طیاری مکان مستغیث کو عنایت ہوا
مظلوم اپنی داد کو پہونچا —

اشعار عاجز

حسینی نام مسکین کوزہ گر بود ‏ ‏ ز جور آسمان خانش ... بود

دلش چون غنچهٔ نوبر گره بود / مکانش بر کنار رشتهٔ بود
چو قایم یافت در دربار اعزاز / بکا یک کرد جور و بدعت آغاز
مکانش قایم نقد دل بگرفت / نه تنها بل زر و اموال بگرفت
بدام جور قایم شد گرفتار / شبیه شد بقیمه رنج و آزار
شرار افشاند چون تبخاله اش / فلک را سوخت سوز ناله اش
بهر جاسے که او فریاد کردے / شکایت از ستم بیداد کردے
نرسیدی کسے از پاس قایم / طپیدن همرنگ بسمل بود دایم
چو بخت خفته اش بیدار گردید / ز نقش طالع او یار گردید
بنزدیک مکان آمد سواری / حسینی کرد شور آه و زاری
ز شور درد دل فریاد برداشت / بسوے شاه دست داد برداشت
برآورد از دل نالان خروشی + / بچشم از سوز جانش بحر جوشی
که شاها وقت امداد غریب است / گرفتار بلا این بد نصیب است
بطرزے این مشعبد حقه باز است / که چرخ از فتنه اش [illegible] است
مرا شمشیر قایم کرد دل ریش + / بجانم نشترے زد ناخن اندیشش
کسے نشنید فریاد دل افگار + / کنون شد طالع بختم مددگار
رسیدم در حضور شاه عادل / غبار کلفتم گردید زائل
چو سلطان جهان فریاد بشنید / دل شه مایل انصاف گردید
ز لطف بادشاهی خواند پیشش / بدست رحمت بنشاند خویشش
بپرسید و شنید احوال زارش / ز رحمت مرهمے زد بر فگارش
حسینی شد ز عدل شاه خوش حال / ستمگر یافته پاداش اعمال
چو عالم دید لطف چاره سازی / عیان شد جلوهٔ عاجز نوازی

جہان پناہ داد گستر بعد آستانہ بوسی درگاہ مخزن عز و جاہ دو دن
فرماسے دولتخانہ شاہی ہوئے واضح ہو کہ حضرت جنت مکانی
مہر پدری بہ نسبت دیگر فرزندان سالی تیار حال سعادت اشتمال
سے زیادہ نہیں اور ظاہر ہے کہ اگر سلسلہ الفت پدری ایسا مستحکم

[illegible] سلطنت پایہ میرزا مصطفیٰ علی حیدر [illegible] جہانی
پس [illegible] دل رباجان [illegible] حضرت سلطان العالم کو بھی محبت
پدر بزرگوار [illegible] بے تاب [illegible] تشریف بری [illegible] جاودانی اکثر یاد
دلاتا [illegible] میں ملول و پریشان خاطر رہتے اور [illegible] پاک فرماتے
ایک روز بحالت ملال یاد بادشاہ غفران مآب میں باچشم گریان پریشان
خاطر تھے کہ امیر الامرا مہدی علیخان [illegible] عرضداشت تہنیت
بخلوص اعتقاد و مسرت تخت نشینی پیش کی حضرت نے معاینہ فرمائی
جب یہ فقرہ کہ بدعاے نیم شبی و سحری جلسہ آرائی بزم تخت نشینی
نے قلوب ہواخواہان قدیم کو مثل گل نو بہار شگفتہ کیا نظر سے گذرا
طبیعت بھڑکی طیش آیا کہ اسی بدخواہ کی دعاے بد سے باباجان کی روح
داخل بہشت ہوئی بلکہ یہ ناعاقبت اندیش قابل پذیر رہی تو میرا بھی
عدوے جان ہے فوراً حکم بند ہوا امیر مہدی کا رنگ اوڑ گیا مثل
مثال ذرہ حنا گوشہ مسکن میں منزوی ہوا لیکن بادشاہ جمجاہ نے
بنظر پرورش تنخواہ بند نفرمائی بقول تخصیص کردہ خویش آید پیش
نتیجہ آخر یہ ہوا کہ تا عمر سواے خانہ نشینی کے روے دربار نہ دیکھا جب
وقت آخر آگیا علالت سخت ہوئی شاہی فرشتگان الفاق نے پندرہ روز پیشتر سے نبض دانی
کی محافظان انفاس منتظر تھے جب وہ بھی پورا ہوگیا روح منتقل ہوگئی
بعد چندے یکم ربیع الثانی ۱۲۶۳ ہجری کو سانحہ عجیب و غریب پیش آیا
نواب امین الدولہ بہادر وزیر بقصد حاضری در دولت بگھی پر سوار ہوکر
متصل امام باڑہ جناب ملکہ زمانیہ تشریف لائے کہ حیدر خان و فضل علی
و تفضل حسین و علی محمد کوتہ اندیشان نے بگھی نواب صاحب پر بندوق سر کی
اور ایک بے ادب نے بڑھ کر پابوسی پاے مبارک کو پکڑ کر بگھی سے اوتار
لیا اور زخم خنجر سے شانہ و ساعد مبارک کو خفیف زخم پہونچایا کارد
پاے برہنہ ہاتھ میں لیے یمین و یسار نواب صاحب کے حلقہ زن ہوئے
ہنگامہ برپا ہوا صاحب رزیڈنٹ بہادر بروقت اطلاع تشریف لائے

اور بتالیف قلوب ناحق کوشون کو علحدہ کیا نواب صاحب کو امین آباد پہونچا
چار جان مقید کوٹھی ۔ زیڈنسی ہوئے یہ حال مفصل تذکرہ امین الدولہ بہادر
مین درج ہے لہذا یہان اسیقدر بطور ایجاز تحریر ہوا ۔ بعد وقوع
اس واقعہ کے زبان خلایق پر فال بد نسبت نواب صاحب
مجروح کے جاری تھی یہ کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ ضرب الغلام اہانت المولے
کا نقشہ ہے پر تو اقبال بادشاہ ہر کار گذار سلطنت کے سر پر سایہ افگن
رہتا ہے اگر وہ شان جلال شاہ حافظ وزیر ہوتی تو یہ نوبت کیون
پہونچتی خیر نواب صاحب بعد صحت باریاب مجرا ہونے لگے چونکہ طبیعت
فیض طویت سلطان العالم دعالمیان واسطے افتخار بخشی علی نقی خان
عم مخدرہ عظمی نواب خاص محل صاحبہ و پدر معشوق محل صاحبہ
محل ثانی ازبس راجع تھی بہجدہم رجب ۱۲۶۳ھ ہجری کو وقت حاضری
نواب صاحب ارشاد ہوا کہ واپس ہو اور بلا اجازت مسکن سے جنبش
نکرے امین الدولہ بہادر بعد دو سال و یازدہ ماہ و بست یوم کے وزارت ماموری
سے معزول ہوئے اور سلطان العالم نے نسبت تقرری علی نقی خان کے
عہدہ وزارت پر صاحب رزیڈنٹ بہادر سے مشورت لی صاحب بہادر
نے بنظر اسکے کہ خان معزی الیہ انتظام امور مالی و ملکی سلطنت سے
ناواقف ہین اور ماموری نا ماہر کار باعث تخریب ہوتے ہی سوا
سکوت کے کچھ جواب ندیا اور اس بارے مین تحریرات متواتر
بحضور نواب اشرف الامرا نواب گورنر جنرل بہادر ہند ہوتی رہین آخرکار
یہ جواب ملا ۔ ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند + ذمہ داری نتایج قبایح
این تقرری ذمہ شاہ اودہ است ۔ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا
ہوتا ہے + سلطان العالم کی راے عالی ہمہ تن اسی جانب متوجہ تھی
۲۲ شعبان ۱۲۶۳ھ ہجری کو علی نقی خان تشریف وزارت سے سرفراز
ہوئے اور آئینہ ضمیر خورشید نظیر پر منعکس ہو چکا تھا کہ نایب کار دان
منتظم ہے مدارج ملکی و مالی متعلق دستور فرخ نہاد کر دیئے اعد باطمینان خاطر

مصروف مطبوعات طبع ہمایون ہوئے اب دربار وزارت ہر روز گرم ہونے
لگا یہ کچہری مرجع عام ہوئی اور جملہ مدارج انتظام و عزل و نصب عمال پیشگاہ وزارت
سے ظہور پذیر ہوئے اور یاوری طالع سے مزاج حضرت اقدس و اعلیٰ وزیر
سے رضامند ہوتا گیا اور رسوخ ترقی پاتا گیا اور بادشاہ باعتماد نایب مطمین
رہے بعد چندے حسب اتفاق کچھ عرایض مستغیثان مظلوم بلا توسط اہلکاران
دربار ملاحظہ اقدس مین گذرین طبع والا داد دہی پر راجع ہوئی اور ایک
سررشتہ اخبار موسوم بہ اخبار حضور باہتمام منشی مظفر علی اسیر اجرا ہوا
ہر روز پرچہ جات سماعت ہوتے اور احکام بدستخط خاص جرا ہونے لگے
اہلکاران سلطنت خبردار ہوئے کار و بار ملک بہ آئین بہین انجام ہوتا رہا
یہ سلسلہ دو ایک مہینے جاری رہا پھر اہلکاران خلافت نے پانون پھیلائے
ہر کڑی اسکی ٹوٹ گئی صورت انتظام سررشتہ اخبار کی مٹ گئی اور طبیعت
بادشاہ تعمیر و احداث امکنہ رفیع پر متوجہ ہوئی قیصر باغ و دولتخانہ بادشاہی
اس عظم و شان سے بنا ہوا کہ روضہ رضوان جسکے ہر در و دیوار پہ
سو جان سے نثار ہوتا ہے قیصر باغ کے میلہ کا جشن جس نے اپنی آنکھہ
سے دیکھا اوسی کے چشم بینا پر وہ کیفیت سرور چھائی ہوگی یون گوش زد
ہوا ہے کہ مویدان دقیقہ شناس و مہندسان فطانت اساس نے
پیشگاہ جہانبانی مین ظاہر کیا کہ زائچہ ہمایون مین جوگ کا جوگ ہے رفع
نحوست کی تدبیر واجب ہے اگر عہد سلطنت مین حالت فقیری اختیار
کیجائے تو نحوست بہ سعادت مبدل ہو جائے خدیو گیہان نے بنظر
دور اندیشی حسب احکام انجم شناسان بزم جوگ آراستہ کی جوگیانہ لباس
زیب تن فرمایا قیصر باغ کو نمونہ بہشت برین بنایا ہر روش پر نغمہ سنجان
پری پیکر سرخ پوش مثل حوران بہشتی ترانہ انگیز و رقاصان زہرہ
جبین مخلع بلباس ارغوانی ہمرنگ حجرہ نشینان فردوس طرب خیز
کہین ارغنون کی صدا کہین نفیری کا شور کہین جلاجل کی ندا کہین آواز
بلبان کا زور آواز نوبت سے نوبت عرش کو حسرت فرش المکس سے

اطلس چرخ عرق حیرت اسے وادی قباسے احمری سے شتانہ اتابہی و
ادائی پوشاک لالہ گون سے سرفراز محلات عالی مخدرات عظمیٰ اصبان
ماہ رخسار پرستاران کبک رفتار منظر ایوان شاہی سے مثل لعل و
بہاری جلوہ فرما شاہ فریدون بارگاہ خود بنفس نفیس کرسی احمری
زرنگار مرصع پہ صورت آفتاب شفق آگین زینت افزا تماشائیون
کا ہر طرف اژدحام ہر ایک سو مجمع خاص و عام ایسا میلا آجتک دیکھا
نہ سنا اسی ہزار وابستگان دامن دولت کو تین روز برابر طعام
خوشگوار و غذاے آب دار عطا ہوئی و بار عام رہا۔ اس عہد دولت
مین ایک تماشا نو ایجاد معروف۔ نوطرز مرصع تجویز طبع رنگین تماشا گاہ
عالم اسباب مین نمود ہوا شیخ نظامی جسکی اکثر ٹھمریان مشہور ہین
بنگرانی دیانت الدولہ بہادر مہتمم رہا سنہ ۱۲۶۰ ہجری مین دختر نیک اختر
نواب علی نقی خان سے ازدواج ہوا اور اختر محل خطاب ملا یہ امر اہل کشور
پر ظاہر و ہویدا ہے کہ مرات ضمیر بیضا تنویر غبار تعصب سے کبھی مکدر
نہین ہوا اور صورت صلح کل اس آئینہ پر نور پر منعکس ہوتی رہی رعایا نوازی
و برایا پروری منظور نظر ہمایون رہی اکثر معاملات پیچدار و معماے لاحل
کو بندگان سکندر شان نے بنفس نفیس کشادہ کیا مفسدون کی سزا پر
متظلمون کی دادرسی کماینبغی ہوتی رہی القصہ سلطان عالم کی طبیعت انصاف پسند
تھی دریہر تہاسنگھ تعلقدار تعلقہ لپکا متعلقہ چکلہ گوارچ نانپارہ بہرائچ جو ڈاکو سفاک
فتنہ انگیز تھا سطوت قہرمانی و عقب سلطانی سے طعمہ تیغ اجل ہوا امیت سنگھ و مکر سنگھ
و بھوت سنگھان شریران بدنہاد و فتنہ انگیزان شقاوت نژاد کو بمشورہ صاحب ریذیڈنٹ بہادر
سزاے عبور دریاے شور دی گئی۔ گنگا بخش چودہری تعلقدار ردولی نے سر اوٹھایا فوج
شاہی سرکوبی کو دو بار مامور ہوئی اور بہ نیل مرام واپس آئی آخرکار بتجویز صاحب
رزیڈنٹ بہادر فوج انگریزی متعین ہوئی دو افسر جلیل فوج ظفر موج کے گولی سے
جان بحق ہوئے اس خبر وحشت اثر سے آتش غضب سلطانی نے کہ نمونہ
قہر یزدانی ہے اشتعال پایا اور لشکر نصرت اثر سرکار مین واسطے تدارک کے

روانہ ہوا گنگا بخش بھاگا اور چندے آوارہ دشت پریشانی رہا جو رسان متعین ہوئے آخر کار بدستگیری نواب منور الدولہ بہادر وزیر سابق دبوساطت وصی علیخان حاضر درِ دولت ہوا مجرم کو خلاف قیاس یہ خاطر جمع تھی کہ بصرف کثیر واعانت وزیر یہ علت اوس کے ذمہ سے دور ہوگی و حرکات ناشایستہ معرض عفو مین در آمین گی یہ نہ سمجھا کہ سزا سے مضاف تجویز ہو کی اور سر مثل حرف علت بہ تعلیل ضرب تیغ دور کیا جائیگا بقول شخصیکہ بری ہوتا نہین مجرم سزا سے - کوئی خاطی کسی نحو سے پاداش عمل عامل وقت سے بری نہوگا حسب قوانین سلطنت اوس بتدا کی یہ خبر نکلی کہ بانہ منور الدولہ ایک جملہ معترضہ حاضری ناعاقبت اندیش منتصور ہوا کہ اسی ترکیب سے بنیان ظلم مفقود ہوا اگر حسب دستور ملک وہ بذریعہ بانہ کے حاضر کیا جاتا تو بلا سزا دہی رہائی پاتا اور پھر فکر گرفتاری عمل مین آتی ہر چند کہ اس معاملہ مین نواب منور الدولہ نے کوشش کی سود مند نہوئی اور وہ معہ فرزند کے زیر اکبری دروازہ گلگشا نالہ مین دست مبارک داں سے قتل ہوا - بعد ان معاملات کے وقت اخیر مین یہ ہنگامہ برپا ہوا کہ غلام حسین نامے فقیر جو ایک مدت سے مثل دیگر رفقا انقل عنایت ہنستان ہنومان گڈہی واقع اجودھیا جی آسودہ حال تھا منحرف ہوا اور فتنہ انگیزی شروع کی یہ اظہار کیا کہ اس معبد سنگ ہنومین ایک مسجد اسلام بعہد حضرت سلطان عالمگیر شاہ دہلی تعمیر ہوئی تھی ہندو نے حکومت راجہ درشن سنگہ ناظم مین منہدم کی سرنو احداث ہونا چاہیئے بتکرار پیش آیا و آمادہ جہاد ہوا قریب دو ہزار کس مجتمع ہوئے فقرائے ہنود نے بھی واسطے حفظ کے شاکران راجگان کو مقیم گڈہی کیا غرضکہ واقعہ سنہ دہم ذی قعدہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق پورنماشی ہودہی اساڑہ سمبت ۱۹۱۲ باجمعیت موجودہ وقت شام گڈہی پر حملہ آور ہوئے و نوبت بجدال پہونچی کچھ خبر تو بدولت شجاعت و تہور افغانان ملیح آباد

رہی مقابلہ و مجادلہ رہا جب آب شمشیر کے گھاٹ اوتر کر قتل ہوئے بندہ باقی
مسجد جنم استہان مین پناہ لی ایک پہر کامل نوبت زد و ضرب رہی فریقین
سے جانین گیئن غلام حسین فرار ہوا اور یکصد دستی تفنگ ہمراہیان
غلام حسین مقتول ہوئے —

تاریخ

پئے سالش کمر چو ہمت بست ملہم غیب گفت یافت شکست

آتش فتنہ فرو ہوگئی تہی کہ پھر تند باد غضب مولوی امیر علی صاحب نے
بعد دو ماہ کے اوسکو مشتعل کیا اشخاص چند جنکو تمول ذاتی حاصل تہا
خفیہ شریک ہوئے مولوی صاحب موضع امیٹھی بندگی مین جہان انکا
مسکن تہا فراہمی اسباب جہاد مین مشغول ہوئے یہ خبر بذریعہ اخبار گوش گذار
حضرت سلطانعالم ہوئی حکم قضا شیم واسطے حاضری مولویصاحب
کے بنام اہتمام الدولہ بہادر حیدر حسین خان نافذ ہوا امیر صفدر علی
نائب نے یہ تدبیر مناسب حاضر در دولت کیا وزیر باتدبیر نے بعد
گفتگوی ضروری احسن الدولہ بہادر خواجہ سرا کے سپرد کیا احسن الدولہ
نے جملہ مراتب فہمائیدنی گوش گذار کر کے رخصت کیا مولویصاحب
چندے تو خاموش رہے پھر عزم ادادہ مصمم ہوا جب یہ خبر پھر سلطانعالم
تک پہونچی رمضان علی خال میر صفدر علی واسطے فہمایش کے روانہ
ہوئے مولویصاحب نے معدودے چند سمجھ کر قید کر لیا یہ معاملہ
جب ظاہر ہوا امیر صفدر علی معہ چکلہ داران باڑی اسوان جہت تنبیہ
روانہ ہوئے مولویصاحب نے بنظر حفظ گڈہی ستر کہ مین قیام فرمایا
فوج شاہی نے محصور کر لیا پھر دستور باتدبیر نے میر حسین علی نائب ناظم
نواب علیخان تعلقدار محمود آباد کو واسطے فہمایش مولویصاحب کے
بہیجا کہ مولویصاحب ہمراہ میر موصوف کے مقام محمود آباد مین رونق
افروز ہوئے فوج شاہی واپس آئی کچھ دن گذرے تہے کہ خبر اجتماع
مجاہدین مقام محمود آباد مین بار دگر مشتہر ہوئی سلطانعالم از راہ عدل داد

شبیہ نواب امین الدولہ
بہادر وزیر

خود بذات خاص متوجہ تحقیقات مقدمہ ہذا ہوئے راجہ جیلال سنگھ
و راجہ نصرت جنگ و راجہ مانسنگہ بہادر قائم جنگ و تہور خان سالار
جہت تحقیقات موقع بحکم شاہی عازم اودہ ہوئے اور کئی روز قیام
کرکے بعد تحقیقات مجمل بیجر کی ہمنتان بدستخط خود ہا پیش کی جب
کماحقہٗ اطمینان ہوا تب ہنت اور مولویصاحب طلب ہوئے اور
بارگاہ سلطانی مین توجہ خاص تحقیقات کی لیکن مسجد پایہ ثبوت کو
نہ پہونچی بلا الزام دامن ہنت و مولوی ترابعلی وکیل مولوی امیر علی
صاحب رخصت کیے گئے جناب مولوی امیر علی صاحب کو ہرچند کہ
فہمایش کی گئی کچھ اعتنا نہوئی تب بادشاہ وقت نے عالمان حنفی
و امامیہ سے دربارہ جہاد فتویٰ طلب کیا علماے حنفیہ نے یہ فرمایا کہ
کہ جب تک شاہ عہد عزم غزا نکرے رعایا سر خود منصب جہاد نہین کہتی
اور عالمان امامیہ نے بغیر امام ممانعت کلی کی بادشاہ نے مولوی
سعداللہ صاحب عالم متبحر فرنگی محل کو معہ بست و دو کس دیگر علماے
منتخب مولویصاحب کے خدمت مین بھیجا مولوی امیر علی صاحب نے
کسی سے ملاقات نکی مولوی سعداللہ صاحب نے وہین از روے احکام
شرع شریف وعظ آغاز کیا اور قریب ایکہزار مردم کے ہمراہی امیر علی
سے بہ تبعیت مولوی سعداللہ صاحب منتشر ہوگیا آخرکار جب شورش
زیادہ ہوئی اور مولویصاحب نے بمجمع کثیر اہل جہاد عزم اودہ فرمایا
سلطان عالم نے بصوابدید صاحب رزیڈنٹ بہادر بارلو صاحب کپتان
ملازم شاہی کو واسطے تدارک کے متعین کیا وہ افسر جریح حسب
فرمان شاہی دوادوش تا باشتاب محمود آباد پہونچا مولویصاحب سے ہنگام
ملازمت مراتب پند و نصایح ادا کی صبح ہوتے ہی مولویصاحب نے
کوس عزیمت اودہ بجایا بارلو صاحب بہادر نے ممانعت کی مولویصاحب
نے جوش غضب سے بندوق سر کی بارلو صاحب کو خدا نے بچایا پھر تو
طرفین سے جنگ شروع ہوگئی گولا اندازان توپخانہ بارلو صاحب نے

مولویصاحب نے جب سے ساز کیا تھا فیض آبادی سرجیمز (الکین) اور ہمراہیان
بڑھتے ہوئے معہ گروہ مجاہدین بانثار قریب لشکر پہونچے جب یہ کارستانی
فوج خاطر یار لو صاحب پر منقش ہوئی فورا راجہ شیر بہادر سنگہ تعلقدار
کمیار نظامت برائچ کو اطلاع دی اور توپ بند کرکے شمشیر خونخوار میان
سے نکالکر حملہ آور ہوے اس زمرے مین اقوام مثل نداف و
نوربافت و نیزہ فروش وغیرہ زیادہ تھے تلوار کی چمک دیکھتے ہی منہزم
ہوگئے چند سے جو مرد شریف و باوضع ایماندار تھے کچھ دیر ٹھہرے آخرکار
مولویصاحب نے مصلحتاً رزمگاہ سے کنارہ کیا مردم مجتمعہ متفرق ہوگئے جناب
مولویصاحب اور چند مصاحب و رفیق بہتے ہوئے نالہ رحیم نگر مین
متصل شجاع گنج پہونچے اور فکر اجتماع لشکر کی کہ ناگاہ مردمان راجہ کا یار و
بارلو صاحب نے واقع ۲۶ صفر ۱۲۷۲ ہجری روز چہارشنبہ وقت
نزول آفتاب اوسی نالے مین اون سب کو شربت قتل پلایا نعش
مبارک تو اوسی نالے مین رہی اور سر شریف بحفاظت تمام روانہ
لکھنؤ ہوا کہ بحکم بادشاہ وقت قصبہ جینٹھ مین لب غدیر دفن کرایا گیا

تاریخ قتل

گفت از روے ہمت ازلی قتل شد مولوی امیر علی ۱۲

دیگر

سر بجاے تنش بجاے دگر ۱۲

اور مشہور ہے کہ مولویصاحب نے اپنے قتل کی تاریخ خود حیات مین تصنیف فرمائی تھی

سر میدان کفن بر دوش دارم ۱۲

واللہ اعلم عند اللہ اور اس ہنگامے مین ششصد بست و پنج نفر مردم ہمراہیان
مولویصاحب و یکصد و چند تن قوم ہنود مقتول و کشتہ ہوئے اب مقتل
مولویصاحب مین مقبرہ بنا ہے ہر پنجشنبہ کو میلہ ہوتا ہے اہل منت مرادین
مانگتے ہین - اس شورش و فساد سے زیادہ تر بد انتظامی ملک کی شہرت پذیر

ہوئی اندر انجا کہ ہر کما سے رانروا سے اقبال جواب دینے لگا عروج بہ تغیر
بہ نزول ہوا باہم شاہ اودہ و صاحب رزیڈنٹ بہادر کے جو نااتفاقی
ہوتے تھے فزون چلی آتی تھی نتیجہ ظاہر کرنے لگی اور حسب تحریرات جناب
رزیڈنٹ حالات بدانتظامی حالی ضمیرگان نواب اشرف الامرا گورنر جنرل
بہادر کے ہوتے آخر کار نائرہ تحقیقی ملتہب ہوا اور بتجویز انتزاع ملک کی گئی
جناب مسٹر اوٹرم صاحب بہادر بجائے مسٹر سلیمن صاحب بہادر رزیڈنٹ
اودہ کے ہوئے اور بذریعہ اخبارات دیار و امصار یہ خبر مشہور ہونے
لگی کہ بعزم انتزاع ملک اودہ لشکر سرکار انگلشیہ حدود ملک پر مجتمع
ہو رہا ہے اور شاہ و وزیر کے بھی گوش گذار ہوا لیکن کچھ پروا نہ ہوئی فوج
سرکار ملکہ معظمہ قیصر ہند خلد اللہ ملکہا و سلطنتہا از جانب کانپور و محمدی
دگوشدہ عازم لکھنو ہوئے یہان تو از اعلیٰ ادنی و از سوار تا پیادہ
سب بستر استراحت پر آرام فرماتے تھے نہ فکر جنگ نہ گفتگوے صلح نہ انتزاع
ملک کا اندیشہ نہ استعفاے جرائم کا خیال - واقع یکم فروری ۱۸۵۶ع
کو جناب اوٹرم صاحب بہادر رزیڈنٹ کلکتہ سے معاودت فرما کر
داخل لکھنو ہوئے افواج انگریزی نے شہر لکھنو کا محاصرہ کرلیا وقت
شب بادشاہ سے ملاقات ہوئی محبت نامہ نواب گورنر جنرل بہادر
ملاحظہ سلطان عالم مین گذرا اب تو نشہ ہرن ہوا مصاحبون کی چوکڑی
بھول گئی سواے اتباع حکم کے کوئی تدبیر نہ سوجھی پانچ روز تک مشورہ
ہوتا رہا ۵ - فروری ۱۸۵۶ع کو نواب در دولت چرخی سے گرائی گئین
اور دولتخانہ شاہی پر دو دبے رونقی چھا گیا چونکہ حالات مفصل اس
سانحہ کے تفصیل وار حصہ اول کتاب ہذا موسومہ احسن التواریخ مین
درج ہوچکے ہین لہذا اس موقع پر اختصار کیا گیا الغرض بموجب اشتہار
انگریزی واقع بست و نہم سلخ شہر جمادی الاخری ۱۲۷۲ ہجری مطابق
ہفتم فروری ۱۸۵۶ع صادق ماگہ سودی ذریج سمبت ۱۹۱۲ وقت چاشت
ملک منتزع ہوا تختگاہ اور دولتخانہ شاہی پر پہرے انگریزی متعین

ہو گئے در دولت پر شور و غوغا تھا ہر چہار سو ماتم چھایا تھا از انجملہ چند مرثیہ [illegible]
د بوجہ زبان ہر دل وابستہ دولت مصروف شور و فغان [illegible] منشی
راے پورنچند متخلص بہ عاجز کے درج کیے جاتے ہیں —

بیک دورہ چرخ فیروزہ رخت | بہ قصر شہی [illegible] تاج و تخت
نمودار شد صورت انقلاب | بر افتاد از آسمان آفتاب
مہ چاردہ در عروج کمال | ز جور فلک دید شان ہلال
ز سر دور شد ظل لطف اله + | سریر شہی منتزع شد ز شاہ
ز چتر مرصع ز تاج بلند | مقدر بسپاہ بلا در فگند
بہار محمد امین گرد شد | گلستان منصور خان زرد شد
بگلزار بخت شجاع سعید | ز دشت بلا باد صرصر رسید
گل گلشن آصف سینہ چاک | در افتاد از شاخ دولت بخاک
چنین شور در خاص و عام اوفتاد | ہمائے سعادت بدام اوفتاد
خیابان غازی نہال نصیر | ز دست خزان گشت در دار و گیر
سموم غم و رنج و درد و الم + | بباغ محمد علی زد قدم +
چو کافور رنگینی سرمدی + | پرید از رخ لالہ امجدی
بہ ایوان شاہی درون و برون | دل اہل دولت سرا بود خون
ز یارے بغمخواری شاہ بود | بدل یاس و حرمان بلب آہ بود
عزا خانہ شد منزل لکھنؤ + | الم حلقہ زن بود در چار سو
عجب ماتم جانگزا پیش شد | کہ ہر خویش و بیگانہ از خویش شد
ندانم بغوغا چہ اسرار بود | کہ شور قیامت نمودار بود +
بر آشفت روح امین در جنان | بفردوس زد گریہ منصور خان
بلرزید گور شجاع شجاع + | لب روح آصف بخواند الوداع
سعادت زلیس گریہ دردناک + | بغلطید سیماب سان زیر خاک
بخاک نجف روح غازی طپید | طپان بود جان نصیر سعید +
بہ روح محمد علی تاب بود + | ز غم چشم حیرت پر از آب بود

بنالید امجد علی زار زار — سر خویشتن زد بسنگ مزار +
نفیر از جہانے دریغا چہ شد — صدا بود ہر سو کہ آیا چہ شد
کسے دست بر سر زد و آہ کرد + — کس از درد و غم شور جانکاہ کرد
کسے سینہ میکوفت از دست غم — کسے سر ہمی زد بسنگ الم +
کسے بود از جان شیرین بتنگ — کسے را شد از زندگی عار و ننگ
دل عاجز از شورش ناگہان — ز فرط الم بود غوغا کنان +
چو از دست شہ رفت تخت و کلاہ — بگفتم شدہ منتزع ملک شاہ

تاریخ دیگر

شہ عالی گہر واجد علی شاہ — ز سر افگند چون تاج خلافت
بہارستان قیصر باغ شد زرد — سواد لکھنؤ شد بے لطافت
خزان آمد بباغستان شاہی + — روان شد بلبل باغ ظرافت
نہ تاج زر نہ تخت خسروی ماند — بسر شد سایۂ چتر ندامت
ز غم بنمود عاجز عیسوی سال — سعادت رفتہ از نجم سعادت

الغرض جو خواستہ خدا تھا ہوا سلطان عالم بصلاح مشیران باتدبیر واسطے استغاثہ کے عازم کلکتہ ہوئے تاریخ پنجم رجب سنہ الیہ کو کاشانۂ بخت کانپور ورود نیر اعظم شاہزادہ سے منور ہوا چندے قیام رہا غرہ شعبان سنہ الیہ کو عزم بنارس فرمایا اور نوزدہ یوم شہر مذکور کو جو میمنت آمود سے مسخر کیا پھر عنان عزیمت جانب کلکتہ معطوف فرمائی بستا ئیسوین رمضان کو کلکتہ کو زیب تازہ بخشی چونکہ اس گل خندان حدیقۂ عیش و شادمانی نے کبھی صرصر حوادث سے صدمہ نہ اوٹھایا تھا اس گرما گرمی سفر سے کمہلا گیا و مزاج دشمنان علیل ہوا سفر دور و دراز لندن سے بحالت مجبوری باز رہے ناچار جناب عالیہ ملکہ کشور صاحبہ والدۂ خاص کو بمعیت میرزا اسکندر حشمت بہادر جرنیل برادر حقیقی اور میرزا محمد حامد علی بہادر ولیعہد کو چودہوین شوال سنہ ۱۲۷۲ ہجری کو کلکتہ سے مستغیثانہ عازم دربار

فلک اقتدار جناب ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہا کیبا خود بدولت نے
مقام کلکتہ مٹیا برج مین قیام فرمایا حکماء ہمراہی معالجہ کرنے لگے
تھوڑے دنون مین صورت صحت نمایان ہوئی جس روز جشن صحت قرار
پایا تھا اوسی دن غضب کیفیت پیش آئی سے مادرچہ خیالیم و فلک درچہ
خیال + یہان تو بزم عشرت کے سامان مہیا ہو رہے تھے نذرین گذرتی
تھین صدقے اوترتے تھے رقص و سرود کا ہنگامہ تھا محلات معلی و
وابستگان دامن دولت شرف حضوری سے مشرف ہوئے وہان چرخ
دو آرنے کچہ اور ہی معاملہ پیش کر دیا باغیان شورش نژاد نے اکثر علما کی
سرکار مین شورش انگیزی آغاز کی تھی اور جس ملک کے حاکم یا رئیس
سعر دل کے متوسل کو پایا براے نام افسر و حاکم بنا کر آپ طوایف الملوکی
پر آمادہ رہے ملک اودہ مین بھی بدست برد باغیان ابتری پیدا ہوئی
میرزا برجیس قدر خلف حضرت واجد علی شاہ کو داؤغ ۱۲- ذی قعدہ
سنہ ۱۲۷۳ھ کو مسند ریاست اودہ پر بٹھایا اور وابستگان دامن دولت
سرکار انگلشیہ پر دست بدعت دراز کیا تھا یہ خبر مسند نشینی برجیس قدر
گوش گذار نواب گورنر جنرل بہادر ہوئی بنظر حفظ ما تقدم کہ مقتضاے
دوربینی و مصلحت اندیشی ہے یہ تجویز قرار پائی کہ سلطان عالم بنظر مصلحت
چندے اندرون قلعہ ولیم فورٹ قیام فرمارہین اور بحکم جناب نواب
ممدوح الخطاب ہنگام شب جشن جناب سکتر اعظم تشریف لائے
اور حضرت سے واسطے تشریف بری قلعہ کے گفتگو کی ہرچند کہ بادشاہ
کو سواے امتثال حکم کے اور کیا چارہ تھا مگر بنظر رفع تکلیف یہ فرمایا
کہ حالت علالت مین جو تکلیف مقدر تھی اوٹھائی قلعہ مین تنہائی
کا عالم ہوگا شدت تکلیف ہوگی اگر دل فیض منزل جناب نواب گورنر
جنرل بہادر مین کسیطرح کا شک ہے تو جسطرح کی حفظ و نگرانی مناسب
راے عالی ہو اس جگہ کر لی جاے چونکہ مقام پذیرائی عذر نہ تھا
سکتر اعظم نے کچہ نہ سنا اور بادشاہ کو بمعیت ہشت کس مصاحب

وچند رفقاء دیگر ماہ شوال سنہ ۱۲ ہجری مین قلی دروازے کی راہ سے داخل قلعہ کیا اور اشخاص ذیل ہمراہ گئے۔

مجاہد الدولہ میر زین العابدین خان بادشاہ	دیانت الدولہ معتمد الملک محمد معتمد علیخان امانت جنگ خواجہ سرا
ذوالفقار الدولہ سید محمد سجاد علیخان بہادر رسالدار رسالہ میمنہ شاہی	فتح الدولہ بخشی الملک رسالدار رسالہ میسرہ شاہی اوستاد بادشاہ
طبیب الدولہ بہادر	منتظم الدولہ برادر خورد فتح الدولہ کیدان پلٹن جعفری
ذوالفقار الدولہ	مصاحب الدولہ رفیق
کاظم علی سوار	باقر علی چوبدار
محمد خان چوبدار	عبدالرحمان گول بردار
جمال الدین چپراسی	شیخ امام علی حقہ بردار قدیم
امیر بیگ خواص	ولی محمد لول وان بردار
شیر خان گولہ انداز	عبدالرزاق آرام کوش ساکن چکلہ نو ملازم
کریم بخش پالش ملازم قدیم قوم سقہ	قادر بخش کہار انگشت بردار
امامی گاڑی پوچھ قدیم	سماۃ کربلائے آبدار خاصہ
سماۃ راحت السلطان دخاصہ بردار	بی حسینی پاندار مخاطبہ طلب گار سلطان
محمدی خانم پوشاک بردار	

حضرت مع ہمراہیان ایک مکان مختصر مین قریب قلی دروازہ قیام پذیر ہوئے اور جناب نواب مخدرہ عظمی خاص محلصاحبہ ملکہ عالم جناب تاج النسا بیگم صاحبہ — ولد الدو محلصاحبہ — بڑی بیگم مخاطب عاشق السلطان مختار عالم وغیرہ — بیلم — جنتہ محل — اور دیگر بواحقان معہ جملہ کارخانجات بھیا برج مین چھوٹے۔ بادشاہ کو مفارقت عزہ کا صدمہ جان نثاران دولت محرومی طالع سے نالان رہنے لگے ایک ہفتہ اسی مکان تنگ مین

قیام بارد زہستم ایک کوٹھی ما بین قلعہ تجویز ہوئی کہ بادشاہ اوس میں رونق افروز ہوئے آمد شد حرم کا باب کلیتاً مسدود تھا ہر وقت گوروں کے پہرے موجود رہنے تحریک ایسی حضرت تک پہونچنے نہ پاتی نہ پیام زبانی کسی ذریعہ سے گوش زدہ ہوسکتا تھا ایک عالم سکوت تھا حیرت رفیق کلفت مصاحب حال تھی چار ناچار مثل مرغ بے پر اوسی قفس کوٹھی کے اندر زبان دل سے سفیر سخن محمدت حضرت شیخ بقول شخصے ہر یک امر کے آخر کچھ انتہا بھی ہے + شب مصیبت قریب الانقضا ہوئی اور سحر عشرت کے آثار نمایان ہو چلے جناب مستطاب معلے القاب لنیگ صاحب گورنر جنرل بہادر بعد تشریف کی جناب والا انتساب لارڈ ڈولھوسی صاحب بہادر گورنر جنرل جانب ولایت زینت بخش کلکتہ ہوئے محبت نامہ جناب ممدوح الالقاب اندرون خریطہ زر لقب بدین عبارت تشفی بخش صادر ہوا کہ بوجہ بغاوت باغیان ناہنجار ارباب کونسل نے تجویز قیام آپ کی اندرون قلعہ فرمائی ہے جب نائرہ فساد منطفی ہوگا پھر ٹیا برج آپکے قدوم سے زینت پائیگا اور ابتک کوئی کج ادائی منجانب ہنوسلان سرکار جناب ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہا آپ کی خدمت مین نہین ہوئی شان شوکت شاہانہ وپاس ولحاظ جیساکہ سابق سے تھا بدستور رہا حکم ضروری کی تعمیل ضروری تھی خاطر جمع فرمایئے سلطانعالم نے بجواب نامہ طمانیت افزا بعد ادائے شکریہ تحریر فرمایا کہ یہ مجبور نہ باغی ہے نہ شریک باغیان نہ بھائی سے مطلب نہ بیٹے سے سرو کار ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہے یہان نہ مفسدہ کی خبر ہے نہ مفسدہ پردازون کی اطلاع اس حالت مین تکلیف شاقہ گذرتی ہے ہنوز کثرت ضعف بیماری نے رفاقت نہین چھوڑی اگر خاطر دریا مقاطر پسند کرے تو اہل وعیال مین بسر کرون اسکا جواب کچھ نملا اور اوسی حالت مین تن بتقدیر بسر کرتے رہے ایک روز ایک سارجن ہمراہ رونڈ قریب قیام گاہ آیا اور اوس نے بحالت طیش وغضبناکی یہ کہا کہ انھین کے مجنسون نے ہماری میم اور بابالوگون کو

قتل کیا ہے یہ لوگ قابل قصاص ہین ہم انکو تباہ کرینگے یہ کلمہ نہایت ناگوار طبع ہمایون ہوا جس جگہ بس نچلے ۔۔۔ وہان کیا تھے ۔ خون جگر کہاکر چپ رہے علی الصباح کرنیل صاحب سے شکایت کی دور آمد و رفت رونداو سطرونسے مسدود ہوگئی ۔ باقر علی چوبدار سے گفتگو باہمی مین بحالت غیظ محمد شیر خان گولا انداز کی ناک دانت سے کاٹ لی کہ وہ موقوف ہوا اور اوسی حالت مین جناب سلطان عالم نے بتوسط مجاہد الدولہ بنام نواب علی نقی خان یہ تحریر ارسال فرمائی کہ بلا حکم نواب صاحب کیطرح کا خرچ نہوا اور چوبدار نے یہ نوشتہ سپاہی متعینہ پہرہ کو دیا یہ کتابت تو مکتوب الیہ تک نہ پہونچی مگر شدا بد نگرانی زیادہ ہوگئی کریم بخش سقہ بوجہ بیماری آزاد کیا گیا اسطرحسے سات کس بلطایف الحیل مقام قیام سے نکل گئے خاصہ واسطے حضرت کے محلات سے آتا تہا پہرہ والے بعد معاینہ پہونچا دیتے کیطرحکا نامہ وپیام حضرت تک نہ پہونچنے پاتا ہان خطوط لندن جو آتے تہے وہ محصرین متعینہ براہ راست پہونچا دیا کرتے تہے اسی عرصے مین ایک تحریر لندن سے یہ واضح ہوا کہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۲۷۴ ہجری کو جناب عالیہ والدہ حضرت اور ۱۔ رجب الیکو میرزا صاجعالم سکندر حشمت بہادر برادر اور راحت آرا بیگم دختر میرزا ولیعہد بہادر کا انتقال ہوا اس سانحہ جانگزا و واقعہ ہوش ربا سے طبع مقدس ملول ہوئی ملک فرانس جناب عالیہ و جرنیل صاحب کا مدفن ہوا دیکھیئے قدرت قادر کہان لکھنؤ کی ولادت اور کہان فرانس کی ممات یہ سامان ظاہر صرف اسواسطے پیش آیا تہا کہ خاک اجسام مغفورین خاک فرانس مین ملجائے جہان یہ خبر جانگزا پہونچی تہی کہ یہ مژدہ راحت افزا بھی گوش گذار ہوا کہ بطن نواب اختر محلصاحبہ سنکوصہ دوم سے بعمر تیئس ۲۳ سال نور دیدۂ اقبال روشنی بخش کاشانہ ہوا اور نام مبارک میرزا حسین عرف چھوٹے میرزا معروف ہوا ۔ بعد چندے ایک عرضداشت میر واجد علی داروغہ مقام لکھنؤ سے پہونچی

کہ باغیان ہچ الموار پست ہوئے انتظام سرکار کما حقہٗ ہو گیا ہیں جو کوشش واہتمام حفاظت متعلقان سرکار انگریزی ہیں کی خدا جانتا ہے جناب صاحب کمشنر بہادر نے بیم صاحبات اور بابا لوگوں کو میری حراست سے اپنی خدمت میں بلا لیا اور آٹھ محل مبارک اس حفاظت میں میرے شریک حال رہئے۔

سلطان جہان محل (۱)	شہنشاہ محل (۲)	اسپیہ محل (۳)
فخر محل مع شاہزادہ فخر قدر (۴)	چیتر محل (۵)	اخراؤ محل (۶)
سیدہ محل (۷)	نام نہین معلوم (۸)	

اور جناب صاحب کمشنر بہادر نے اب محلات متذکرہ بالا کی آبادی کا حکم صادر فرمایا ہے باقی محلات بحالت تباہی پریشان در بدر سرگردان وحیران نہ پوشاک ہے نہ مایۂ خورش اور یہ سب بے قصور ہیں اگر کوئی تحریر حضور اقدس خدمت میں جناب صاحب کمشنر بہادر کے پہونچی تو صورت آبادی محلات مد نظر ہوا اور تا اجرائے تنخواہ پچاس پچاس روپیہ ماہواری بطور گذر اوقات مقرر فرمایا جائے اسباب جانتک باقی تھا کوتوالی میں اٹھ گیا مگر میری مہر لگی ہوئی ہے اور سرکار سے وعدہ واپسی فرمایا ہے سلطان عالم نے بحضور نواب گورنر جنرل بہادر تحریر فرمایا وہان سے صورت طمانیت حاصل ہوئی اور بادشاہ نے واجد علی داروغہ کو حکم آبادی و یکجائی محلات نافذ کیا غرضکہ بادشاہ تخمیناً بعد دو سال کے حصار کلکتہ سے بجاہ وجلال رونق بخش مٹیا برج ہوئے اور دو لاکھ روپیہ سرکار جناب ملکہ معظمہ سے عنایت ہوا کہ دہ مع طلائی تعدادی یک لک ہشت ہزار ششصد روپیہ صرف ہوا۔

منشی صفدر علی	روشناس بنابر اخراجات میرزا محمد بہادر	دفعہ دوم روانہ لندن
[illegible]	[illegible]	[illegible]
محل خاص	مجاہد الدولہ	ولدار محل
[illegible]	[illegible]	[illegible]

جعفری بیگم	ذوالفقار الدولہ	کربلا علی تے دختر نکلی ملوث کے مختار
[illegible]	[illegible]	[illegible]
محمد رضا خان برادر فتح الدولہ	معرفت آغا جان صرف ماہوار	مرزا جعفر بہادر خورد فتح الدولہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]
نواب اختر محل	ملکہ ملک	قیصر محل
[illegible]	[illegible]	[illegible]
نجیبہ محل ساتھ لیکر تشریف لیگئین	صرف قیام قلعہ	نذر سادات
[illegible]	[illegible]	[illegible]
تنخواہداران		
[illegible]		

کل [illegible] لاکھ

کچھ روز بعد میرزا ولیعہد بہادر لندن سے بے نیل مرام واپس آسکے اور بعد دو برس کئی ماہ کے ملک فانی کو پدرود کیا مزاج اقدس اس سانحہ سے نہایت مکدر رہوا تب میرزا اسجہانلم (شہ) بہادر ولیعہد ہوسکے اور شادی میرزا ولیعہد بہادر کی دختر چھوٹی شاہزادی سے بعد انقضا ہوئی مگر نوز کردہ نوجوان ولی عہد بہی عالم بقا کو تشریف فرما ہوئے اور میرزا محمد ہرعلی فریدون قدر جرنیل صاحب نے بوجہ چند بند بادشاہ پر نالش کر کے [illegible] روپیہ ماہواری اپنا معہ اپنی والدہ معشوق محلصاحبہ کے جدا کرا لیا باقی شاہزادگان محلات متذکرہ بالا دصد محلصاحبہ البتہ قدم میمنت لزوم ہین اب اوقات حضرت سلطانعالم اکثر وبیشتر یاد الہی مین صرف ہوتے ہین صوم و صلوۃ کی پابندی زیادہ ہے اور جانوران خوش الحان وطرحدار کا زیادہ شوق ہے کوٹھیان نفیس طیار ہین بعیش وعشرت بسر ہوتی ہے۔ حضرت سلطانعالم کو ابتدا ہی سے شوق شعر وسخن ہے اور اختر تخلص مثل مہر عالمتاب روشن ہے اس موقع پر کچھ انکا کلام معجز نظام درج ہے

غزل فارسی

پرچم حسن بتان جلوہ کنان آمدہ اند
نوعروسان بسر لشکریان آمدہ اند

بتشین لمحہ تپہ در نیستی اینخانہ خرابست
بہر نابود شدن پاسے دوان آمدہ اند

حلقہ در گوش کن و چلہ بکش بر رخ باتش
خبر خوش بشنو زاغ کمان آمدہ اند

کشتہ کوے صنم خواب مکن چشم کشا
استخوان نذر مکن ایمردہ سگان آمدہ اند

اے زمین غرہ مکن اینکہ رہا گردیدم
بہر سنگینی جا کوہ گران آمدہ اند

ہجر و غم رنج و الم غیظ و ستم غصہ و ہم
مژدہ اے پیر فلک چند جوان آمدہ اند

گرسنہ عارض دلدار لیسا می بیند
مہ و خور نیز پے گردہ نان آمدہ اند

سر محفل نہ نقاب است نہ چادر نہ ردا
وائے صد وائے کہ بے پردہ عیان آمدہ اند

ہجر یار و غم فرزند و زن و مال و منال
چند داغ اند کہ در پردہ نہان آمدہ اند

اشک چشمان و افتادہ برین لبتا ستا
پے تعظیم من این آب دوان آمدہ اند

دام بر دوش نہ برداشتہ صیاد انند
بہر اشعار من این بارکشان آمدہ اند

دست مژگان بلند ست سوئے ابروئے یار
بہر تسبیح ملایک زجنان آمدہ اند

شاعر اند ہمہ گوش بر اسے مضمون
اختر اشکر بکن مرتبہ دان آمدہ اند

غزل اردو

زلفوں کو بھی شکوہ ہے یہی چرخ دنی سے
شانہ بھی جگر چاک ہے دندان شکنی سے

دندان نے لبہائے تبسم جو دبائے
رشتہ ہوا موتیکو عقیق یمنی سے

ہر سر وسے بہالا مجھے بی قاتل عالم
ملتا ہے سر برگ بھی برچھی کی انی سے

بلبل و رے تاج سر قیصر و جم ہے
شاہی کو مزا آتا ہے میری کفنی سے

داغوں کو بچاتا ہوں سر زلف سیہ سے
زخموں کو الگ رکھتے ہیں مشک ختنی سے

بو سکے لیے ہو گیا محتاج دل زار
سنتا ہوں سوال آج تو لبہا غنی سے

آتش پہ ہے آبحیات ایشہ ظلمات
تسکین مجھے ہوتی ہے لعاب دہنی سے

[illegible] ہی اپنے قد سے
دل اوڑ گیا الفاختہ اس نعرہ زنی ہے

[illegible] سے [illegible] کہا ناری مین
غربتکو تاسف ہے مری بیوطنی سے

[illegible] گل ہے گل خود رو مجھے الماس
ہر پھول مجھے کم نہین ہیرے کی کنی سے

[illegible] رنگ ہے ہوا قاتل کبھی افسوس
حسرت ہوئی چو رنگ تری تیغ زنی سے

پھر انکا عشق مین دیوانہ سمجھکر
نوحہ کیا مجنون نے تری سنگ زنی ہے

پیراہن غم جیسے نہ چھوڑا و عزیز و
رغبت ہے مجھے یار کی بوئے بدنی ہے

بیماری ہے ہر لب قید ہے زندان [illegible]
آہن کو سبک کر دیا طوق رسنی سے

[illegible] ہوئے ترکان ستم پیشہ جہان مین
یہ حسن بہت دور ہے خلق حسنی سے

اختر تجھے امید ہے بخشش کی نہایت
محتاج شفاعت ہون رسول مدنی سے

[illegible] اکثر تحریرین عاشقانہ جو [illegible]ات کے نام مین قابل دید ہین ان
مین سے ایک مثنوی ہدیہ ناظرین با تمکین ہے —

[illegible] مثنوی نمادر جواب ملکہ سیمتن صاحبہ

[illegible] ن و جوانی لطف دل
رازدار خاطر آشفتہ جان +

[illegible] لب جام وصال بادشاہ
سیمتن ملکہ تمہین ہو میری جان

نامہ نامی جو پہنچا آپ کا + + +
کیا اوٹھایا قلب نے لطف بیان

ہان مریجان کل بہت آیا لہو +
درد سے حیران ہے جان ناتوان

پندرہ یا بیس پاجامے بھرے
لمس دست قابلہ تک تھا گران

آج پھر فضل الہی سے ہے کم +
ہے زمین درد اختر کہکشان

تم رہو دنیا مین با عیش و خوشی +
عمر خضر و نوح یا د جاودان +

اے مرے بلقیس تاج تخت ہند
تیرا مفتون ہے سلیمان جہان

جان دل تو ہے تجہی سے کام ہے
باغبان مین اور تو ہے گلستان +

تو صنوبر قمری قد تیرا مین + +
تو پری ہے مین بشر ہون میریجان

حور تو تو مین بھی مومن ہون ضرور
مین ہون انسان تو فرشتہ جانجان

گل ہے تو بلبل ہے یہ عاشق ترا
اصل تجھسے فرع مجھسے ہے عیان

فرق فرق حسن تو مین پاسے عشق
تو ہے معشوق اور مین عاشق نہان

مایۂ ناز و ادا تو مین ہون رند +
ساقی خوشرو ہے تو مین میہمان

غیرت زہرہ ہے تو ناہید خال
نام میرا اختر ہندوستان +

سبزہ رنگی ختم تمپر زرد مین ++
تمپہ نزہت اور مین برگ خزان

تم مین عشوہ مجھمین سر بلگہ پنا
مین بجہ جھوڑا اور تم کوہ گران +

مین بلا تم مین عظمت اور شکوہ
کوہ تم ہو اور مین کاہ جہان +

ماشاءاللہ تم پریرو نازنین ++
پیر مین ہون اور جا نبین تم جوان

تیرے دندان رشک الماس و گہر
دانت میرے ندر نزلہ میری جان

تیرے موہائے سیہ رشک حدید
یہان سفیدی ہنستی ہے کافورسان

بار ان گران ہے کوہ پر بار کمر
اور ترا باریک ہے موئے میان

شکر رب دو جہان اس حال پر
تمکو حق نے ہے بنایا قدردان

جان و دل رنگ و رخ و حسن و شباب
تمپہ صدقے کر دیا اے مہربان

اب ضعیفی مین یہی امید ہے
ناز تیرے ہون اس دلپر گران +

جو کہا ہے منہ سے ہوئے عمر بھر
قول سے بدلون تو کٹجائے زبان

تو مری مطلوب ہے طالب ہو مین
تیرا مین اور میری تو ہے رازدان

ختم کر اختر دعا پر مثنوی +
تا ابد قائم رہے ماہ جہان +

رباعی

ابرو سے کھو غرور خنجر سے نکر +
خنجر پہ کشش قتیل کی سر سے نکر

اے سرنہ تڑپ کہ پائے معشوق دہر ہے
پر رہے پاؤں مین لحاظ اختر سے نکے

ایضا

دندانکی صفت مین موتی پانی ہوجای
اور لام سے زلف پریشانی ہوجای

آنکھون سے ہے منا صاد با دام ہرن
ہونٹھونپہ نثار خوش بیانی ہوجای

تفصیل دفاتر عہد شاہی موجودہ عہد واجد علی شاہ

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
۱	دیوان خاص	اسکا مہتمم ناظر وبہ دار وغیرہ دیوان خانہ ایک معزز اہلکار کہلاتا تھا جملہ احکام تحریری و زبانی بادشاہی بذریعہ دیوان خانہ خاص جاری ہوتے تھے اور یہ دفتر در دولت شاہی پر رہتا تھا اور جملہ احکام فرمایشات کی تعمیل اسکے تعلق رہتی تھی اور عرض و معروض آیندہ روند بھی اسکی تعلق ہوا کرتی تھی اور جملہ انتظام در دولت اسکے ماتحت متصور تھا۔
۲	دیوان عام	جملہ اخبار و عرض معروض خاص و عام بذریعہ دیوان عام پیش ہوا کرتے تھے اس دفتر کو شاخ دفتر خاص سمجھنا چاہیے۔ مہتمم اسکا بھی علیحدہ رہتا تھا اور یہ دفتر بھی در دولت سلطانی پر تھا۔
۳	دفتر خزانہ مصارف	اس دفتر متعلقہ دبیر الدولہ بہادر مین جملہ داخل و مخارج کا حساب بمقابلہ دفتر دیوانی مرتب ہوتا تھا اور کل زر آمدنی مال وسواے اسی دفتر کی اہتمام مین خرچ اور تقسیم ہوتا تھا اور علاقہ جات مالی مین گماشتگان واسطے روپیہ رکھنے اور پہنچانے خزانہ لکھنو کے منجانب خزانچی صدر خزانہ اودہ مقرر ہوا کرتے تھے اور تنخواہ دفاتر و مصاحبان و شاگرد پیشہ وغیرہ دفتر خزانہ سے ملتی تھی

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
۴	دفتر بیت الانشا یعنی [illegible] سلطانی	یہ دفتر نگاہداشت و اجراے کاغذات [illegible] و تحریر پرچہ پیام و احکام کا تھا [illegible] افسر ملقب بہ منشی الملک و خطاب [illegible] سے سرفراز چلے آئے چنانچہ [illegible] مین راجہ کندن لال بہادر میر منشی نے وفات پائی اوسوقت سے بابو [illegible] قوم کایست سکینہ سردفتر کے اہتمام مین کام اس دفتر بیت الانشا کا ہوتا رہا۔ مگر احکام [illegible] اس عبارت سے صادر ہوتے تھے [illegible] بیت الانشا چنین کنند و چنین نمایند اس دفتر مین علاوہ مقدمات مذکورہ بالا عرضداشت پر تجویز مہتمم سررشتہ لکھکر وزیر و بادشاہ سے دستخط صاد کرا لیتے تھے۔
۵	دفتر وزارت متعلقہ حضور عالم سید علی نقی خان بہادر	یہ دفتر ماتحت وزیر عہد رہتا اور رجائی موقوفی اوسکا زبان کر وزیر کے اختیار مین رہتی تھی اور وزیر کی تعمیل احکام کے واسطے ایک شخص جو بنام نہاد داروغہ دیوان خانہ وزارت ہوتا تھا مقرر رہتا اور وہ بھی وزیر کی راے اور اختیار سے مقرر ہوتا تھا اور جملہ کاغذات احکام و حساب و کتاب شاہی بغیر نشانی دفتر وزارت کے معتبر تصور نہین ہوتے تھے اسیطرح احکام وزیر جو نفاذ ہوتے وہ بھی اور دفترون مین بھیجتے تھے۔

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
۶	سررشتہ اخبار ڈیوڑہیات	اس سررشتہ کے ہرکارسے محلات بادشاہی اور ڈیوڑہیات رؤسا و امرا پہ خبر لانی کو مقرر رہتے تہے اور پرچہ اخبار تحریری بذریعہ مہتمم پیش کرتے تہے اور اوس تحریر اخبار تدارک طلب پر احکام حسب مناسب صادر ہوتے تہی
۷	سررشتہ اخبار کوٹ گشتی	یہ سررشتہ متعلق کسی سررشتہ کی نہتہا اس کے ہرکارسے کل شہر مین گشت کرتے پہرتے تہے اور جس کچہری مین رئیس یا ملازم شاہی امیر و غریب کی خبر لایق سمع بادشاہ سمجہتے بذریعہ تحریر معرفت مہتمم سررشتہ کی پیش کرتے ۔
۸	سررشتہ روند	اس سررشتہ کے مہتمم کے ہمراہ کسیقدر سپاہی و سوار رہتے تہے اور وہ لوگ واسطے حفاظت شہر و نگرانی و تہدید مفسدہ پردازان شب کو شہر خاص مین گشت کرتے رہتے جہان کہین کوئی بات لایق تدارک پاتے حسب مناسب تدارک و گرفتاری مین معروف ہوتے اس سررشتہ کا مہتمم بنام داروغہ مشہور تہا
۹	سررشتہ اخبار ملکی	اس سررشتہ کا مہتمم علیحدہ تہا اس سررشتہ سے ہر ایک علاقہ و تحصیل مین ایک ایک اہل قلم معہ ہرکارگان ہمراہ ناظم و چکلہ دار و تحصیلدار تعینات رہتے تہے اور ہر ایک اخبار نویس ہر ایک اہلکار علاقہ و رعایا کے روزمرہ حالات سے مہتمم کو خبر کرتا اور مہتمم اون پرچہای اخبار

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
		بادشاہ تک پہنچا دیتا اون پرچاسے اخبار مین جو بات لائق سماعت و تدارک ہوتی اوسپر احکام شاہی صادر ہوکر تعمیل کو دفترون مین بہیجے جاتے
۱۰	سررشتہ اخبار دفتران بادشاہی	اس سررشتہ کا حال یہ تہا کہ دفترون یعنی دفتر وزارت دیوانی و بخشگری جملہ کچہریات لکہنؤ مین ایک ایک شخص اخبار لکہنے پر مقرر تہا جو کچہری کے معاملات کا حال روز مرہ ہوتا حضور بادشاہ مین پہونچاتا — تنبیہ نمبر چہ سے نمبر دس ۱۰ تک سررشتہ اخبار کا مہتمم داروغہ کے نام ملقب ہوتا تہا —
۱۱	دفتر صیغہ دیوانی متعلقہ مہاراج ادہراج شیر الدولہ بالکرشن بہادر دیوان	اس دفتر مین تمام حساب و کتاب جملہ داخل مخارج معافی و جاگیر وغیرہ ہوتا تہا اور علاقجات امانی مین مامور بہی اہل قلم حسابدان اسی دفتر سے ہوا کرتی تہی مگر عہد محمد علی شاہ مین بہ سبب ترقی بعض اہل قلم مثل مدبر الدولہ راجہ جوالا پرشاد - منشی اجودہیا پرشاد کہتری - راجہ کندن لال منجملہ راجہ بالکرشن بہادر دیوان قدیم قید ہوگیا تہا سلسلہ تقرر مردم اہل قلم اونہین مدبر الدولہ وغیرہ کی رائے پر ہوگیا جب راجہ بالکرشن عہد امجد علی شاہ مین اپنے عہدہ قدیم دفتر دیوانی پر سرفراز ہوا اوس نے سلسلہ تقرر مردم اہل قلم پر کچہ التفات نہ کیا

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
		چنانچہ عہد واجد علی شاہ مین منشی گور سہاے وچندی سہاے رفقاے حضور عالم بہادر وزیر کو عہد وزارت مین دخل کمال ہوا جسکی وجہ سے عزیز و اقارب اوس کے کل علاقجات امانی مین مامور ہوے مگر منشی گور سہاے وچندی سہاے بموجب تحریک صاحب رزیڈنٹ بہادر آخر کو خانہ نشین ہوے الا وزیر کو پاسداری اونکی ملحوظ رہی جنکے ذریعہ سے بہت کچھ روپیہ منشیان موصوفین نے حاصل کیا - دونون بھائی ایک ہی ساتھ رہے - منشی گور سہاے لاولد تھے اور منشی چندی سہاے کے ایک دختر تھی اور ایک گنج شاہراہ رسول آباد مین بنام منشی گنج اوسکی یادگار ہے ازدواج اونکی ہنوز زندہ ہین -
۱۲	دفتر بیت الاجرا	اول کاغذات منشی خانہ شاہی اس سررشتہ مین آکر حسب ضابطہ تہ بیت الاجرا سے مزین ہوکر دوسرے دفترون مین تعمیل کو مرسل ہوتے تھے - یہ سررشتہ ایک جزو بیت الانشا کا تھا
۱۳	دفتر بخشیگری	یہ دفتر اکثر راجہ لعلجی بخشی الملک کے تعلق رہا چنانچہ عہد واجد علی شاہ مین راجہ الفت راے بہادر خلف راجہ لعلجی نے وفات پائی راجہ دہنپت راے پسر راجہ الفت راے اوس خدمت کے انجام کو مقرر ہوا مگر تنخواہ مین تخفیف ہوگئی اور حکام

نمبر	نام دفتر و سر رشتہ	کیفیت
		اس عبارت سے کہ اہالیان بخشی گری چنان نمایند و چنین کنند جاری ہونا شروع ہو گئے اس دفتر مین جملہ احکام ماموری و برطرفی ملازمان فوجی کی تعمیل ہوتی تھی از فوجکی تنخواہ اس دفتر سے تقسیم ہوتی تھی اس دفتر کے محرران یعنی بخشیان علاقجات ملک اودہ مین جہان فوج تعینات ہوتی تھی منجانب افسر یعنی بخشی الملک مقرر رہتے تھے اور حساب وکتاب و تقسیم تنخواہ فوج متعینہ اوس مقام کی کیا کرتے تھے اور ہر ایک پلٹن مین اشخاص وکیل و سر رشتہ دار تلنگہ فوج مین مقرر رہتے وہ اپنی اپنی پلٹن کا حساب درست کرا کے محرران و بخشیان سے تنخواہ تقسیم کرا دیا کرتے تھے - ان اشخاص وکلا و سر رشتہ دار کی موقوفی و بحالی کا بخشی الملک کو اختیار تھا مگر بخشیون کی موقوفی و بحالی کا اختیار حاصل تھا -
۱۴	محکمہ صدر امانت	اس سر رشتہ کا افسر مہتمم صدر امانت کہلاتا تھا اور امین اس محکمہ کے اوس کے ماتحت تھے تنازع اراضیات وغیرہ کا فیصلہ اسی سر رشتہ کی معرفت ہوتا تھا -
۱۵	محکمہ عدالت العالیہ	عہد امین الدولہ نواب سعادت علی خان بہادر مین واسطے تصفیہ نزاع ترکہ و املاک

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
		وزرضمانہ وغیرہ صیغہ دیوانی کا متقرر ہوا تھا چنانچہ یہ محکمہ عہد واجد علی شاہ تک اوسی انتظام پر بدستور چلا آیا۔ دعوی اس محکمہ مین کاغذ سفید پر پیش ہوتا تہا بعد فیصلہ کے رسوم چہارم دعوی مندعویہ سے عدالت مین لیا جاتا تہا اور خرید و فروخت مکانات کی سند یعنی قبالجات بعد آویزانی اشتہار و وصول زر فیس تعداد قیمت مکانات کے بمہر شاہی اسی محکمہ سے ملتے تہے
۱۶	محکمہ کوتوالی بیت السلطنت لکھنؤ	اس محکمہ کے ماتحت تہانجات حفاظت شہر لکھنؤ تہے اور ہر ایک تہانہ مین ایک تہانہ دار و محرر اور مردمان سپاہی جو کوتوالی والی سپاہی مشہور تہے بقدر ضرورت ہر ایک تہانہ کے مقرر رہتے تہے مقدمات فوجداری ابہی کوتوالی مین فیصلہ ہوا کرتے تہے مسمی علی رضا خلف مینا بیگ کوتوال تہا سرکار شاہی مین اسکا اقرارنامہ اسمضمون کا داخل تہا کہ جس کسیکا مال دزدی جایا کریگا اوسکو مین اگر نہ دلاسکون تب خود مالک کو ادا کرون غرض کہ علی رضا بیگ نہایت منتظم و نیکنام تہا اسکی کارگذاری سے حکام شاہی اور رعایا دونو راضی تہے۔ اور بعوض جس خدمت کے واجد علی شاہ نے اسکو لقب

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
		محمد علی رضا خان بہادر منتظم السلطنت عطا کیا تہا اور یہی کوتوال عہد انگریزی یعنی ۱۸۵۶ء مین بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی مامور ہوا اور ایام غدر عہد میرزا برجیس قدر بہادر مین پہر کوتوال ہوا بعد تباہی و خانہ نشینی بسیار سرکار انگریزی نے پہر کچہہ بذریعہ محکمہ پنشن پرورش کی اور اسی زمانے مین وفات پائی ۔
۱۷	محکمہ مرافعہ	یہ محکمہ مرافعہ زیر حکم جناب نصفت مآب سلطان العلما مجتہد العصر مولوی سید محمد صاحب عہد امجد علی شاہ مین مقرر ہوا تہا اور اسیکے ذریعہ سے مفتیان شیعہ مذہب جملہ مقامات متعلقہ ملک اودہ مین واسطے فیصلے کے مقرر ہوئے تہے جو مقدمہ اون سے فیصلہ نہین ہو سکتا تہا اوس کا فیصلہ اسی محکمہ مرافعہ مین ہوتا تہا اور خاص لکہنو مین محکمہ فوجداری علیحدہ تہا اوسکا فیصلہ بہی اسی محکمہ سے منظور و منسوخ ہوتا تہا ۔
۱۸	سررشتہ اودہ فراہمی پولیس	یہ محکمہ عہد امجد علی شاہ مین واسطے انسداد ٹہگی و ڈکیتی کے حسب تجویز صاحب رزیڈنٹ بہادر مقرر ہوا تہا اس محکمہ مین حسب تحریک کرنیل رچمنڈ صاحب بہادر رزیڈنٹ عہد واجد علی شاہ مین جمعیت سوار و پیادہ کی

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
		زیادہ ہوگئی تہی۔
۱۹	محکمہ تنقیح مستغیثان ملازم سرکار کمپنی سکناے اودہ	اس محکمہ مین سپاہیان مستغیث ملازم سرکار کمپنی انگریز بہادر کا بموجب قانون کرنیل سلیمن صاحب بہادر رزیڈنٹ کے فیصلہ ہوتا تہا اور فیصلہ اس محکمہ کا منظوری کو سلیمن صاحب بہادر کے پاس جاتا تہا۔
۲۰	محکمہ صدر تہانجات بنام تہانہ صدر الصدور یعنی تنقیح جرائم فوجداری ملک اودہ۔	یہ محکمہ عہد واجد علی شاہ مین نیا قایم ہوا تہا اور یہ محکمہ تحت خلاصة العلما سید مرتضی صاحب بن جناب مجتہد العصر سلطان العلما مولوی سید محمد صاحب بن سید دلدار علی صاحب مین تہا اور اسکے ماتحت ہر ایک علاقہ ملک اودہ مین تہانجات اور برقنداز مقرر کیے گئے تہے۔
۲۱	محکمہ جدید عہد واجد علی شاہ بنابر سماعت مقدمات قرضہ	یہ محکمہ اسد بیگ آوردہ مصاحب الدولہ کے پاینام تہا اور اس محکمہ مین مقدمات قرضہ فیصل ہوتے تہے اور قانون اسکا بہی ترتیب ہوا تہا۔
۲۲	بیت الضرب	اس سررشتہ مین روپیہ اور پیسہ تیار ہوتا تہا مہتمم اسکا راجہ امراو سنگہ قوم کا لیست سکینہ تہا۔
۲۳	سررشتہ نزول	اس سررشتہ مین جملہ املاک نزول متعلقہ سرکار شاہی کی نگرانی رہتی تہی یہ سررشتہ پاینام اہتمام الدولہ حیدر حسین خان بہادر ک

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
		تھا اور حیدر حسین خان نائب داروغہ دیوانخانہ بھی تھا —
۲۴	سررشتہ گنجیات و پیٹھ	عہد سابقہ میں یہ سررشتہ مدت تک متعلق موہن لال کمہاری لال قوم کائیتھ سکسینہ کے تھا اور خود ان کے نامزد بھی رہا اور بعدہ دوسرے لوگوں کے پاس نام رہا مگر سب سے اجگرناتھہ قوم اگروالا ستاجری پیشہ مخاطب بہ شرف الدولہ غلام رضا خان بہادر بعہد امجد علی شاہ بوجہ عدم ادائے باقیات ذمگی خود دائرہ اسلام میں آگیا تھا اور بعد دیگر خدمات نیابت وزیر و کارخانجات عمارت و کوٹھیات خلعت خانہ و حضور تحصیل وغیرہ اس سررشتہ کی خدمت بھی بعہد واجد علی شاہ تک بدستور رہی روضہ کاظمین جو منصور نگر میں موجود ہے اسکا تیار کیا ہوا ہے —
۲۵	سررشتہ دواب	اس سررشتہ میں حساب تیاری ضروریات رتھ خانہ و توپخانہ و اصطبل و بہرساتی دانہ و چارہ دواب ہوتا تھا اس سررشتہ سے محرر بھی ہر ایک علاقہ میں جہان کہیں توپخانہ وغیرہ رہتا تھا علیحدہ مقرر رہتے تھے —
۲۶	سررشتہ آبکاری	مہتمم اس سررشتہ کا بنام داروغہ نامزد تھا

نمبر	نام دفتر و سررشتہ	کیفیت
		شراب فروشوں سے بقدر خفیف محصول لیا جاتا تھا شرفا شراب اپنے گھر مین تیار کرا لیتے تھے اون سے کچھ محصول اور مواخذہ نہوتا تھا مگر جو کوئی خلاف قاعدہ شراب فروشی کرتا تھا وہ شخص البتہ ماخوذ ہوتا تھا اور جب کسی عہد مین ممانعت شراب فروشی اندرون شہر ہو جاتی تھی پانچ کوس بیرون شہر فروخت کو حکم رہتا تھا اوسوقت شرفا بھی عام طور پر دعوت وغیرہ مین استعمال سے اجتناب کرتے تھے بلکہ اسمقدمہ مین ایک حکم نواب سعادت علیخان بہادر کا عرضداشت رائے صاحبرائے قوم کایستھ پر جو ایک مورخ اور شاعر نامی اوس عہد کا تھا ذیل مین بطور یادگار درج ہے۔ **عرضداشت شاعر** قرق ہے ایام ہولی مین کہو کیا کیجے جی مین آتا ہے کہ اس صورت مین کشتی لیجے گر تماشا کایتھون کا دیکھنا منظور ہو شاہ دو دن کے لیئے ہمکو اجازت دیجئے **حکم نواب سعادت علیخان بہادر** محتسب را درون خانہ چہ کار

اسم نویسی رسالجات سواران و پلٹن پیادہ و توپخانہ عہد واجد علیشاہ بادشاہ

نمبر	نام رسالہ	نام افسر رسالہ
۱	میمنہ شاہی	سید یوسف علی خان بہادر
۲	میسرہ شاہی	عبد الہادی خان قندہاری
۳	قاآنی	فتح الدولہ محمد رضا خان بہادر متخلص برق
۴	اسدی	سید علی اکبر داماد ظفر الدولہ بہادر
۵	مظفری	علی بخش خان رفیق منتظم الدولہ بہادر
۶	تہوری	تہور خان بہادر پسر لشکر یاب الدولہ [illegible]
۷	منصوری	ذو الفقار الدولہ بہادر برادر نواب آشا محل صاحبہ
۸	اکبری	محمد اصغر متوسل حضور عالم بہادر
۹	غضنفری	مفتاح الدولہ پسر مجد الدولہ بہادر
۱۰	بانکہ	اہتمام دیانت الدولہ بہادر خواجہ سرا
۱۱	ترچھہ	ایضاً
۱۲	خاقانی	متعلق احسن الدولہ بہادر خواجہ سرا
۱۳	سلیمانی	ایضاً
۱۴	جنگی	ماہ الدولہ عرف چاند خان
۱۵	زنگیان یعنی حبشیان	متعلق وزارت
۱۶	محمدی یعنی رسالہ زنبورکچیان	غلام حسین خان (اس رسالے کے پاس توپین بشکل بندوق) عرض مین توپ سے چھوٹی مگر طول مین لانبی تھین۔ سواری شتر سے سر ہوتی تھین۔
۱۷	شترسواران	متعلق سہ نفر جمعدار

نمبر	نام پٹالن تلنگان	نام افسر پٹالن تلنگان
۱	پلٹن حضوری	راجہ ٹھاکر سنگہ تربیدی
۲	پلٹن خاص قدیم	کنز الدولہ بہادر برادر مفتاح الدولہ
۳	پلٹن جان باز	حسین علی کپتان
۴	پلٹن فتح مبارک	عنایت اللہ
۵	پلٹن اختری	میر ارشاد علی ہمراہی دیانت الدولہ خواجہ سرا
۶	پلٹن واجدی	حیدر علی ہمراہی احسن الدولہ بہادر خواجہ سرا
۷	پلٹن دل	روشن علیخان بہادر
۸	پلٹن گنگھور	عبد الحسین کپتان
۹	پلٹن سکندری	پسر حسین علی خان
۱۰	پلٹن جان نثار	سیتلا بخش
۱۱	پلٹن ظفر مبارک	فدا حسین خان کپتان
۱۲	گلابی پلٹن	حاجی حسین علی
۱۳	پلٹن جہان شاہ	راجہ صوبہ سنگہ
۱۴	پلٹن جہان پناہ	امداد حسین
۱۵	پلٹن نصرت	مسٹر بادلو کپتان انگریز
۱۶	پلٹن اعدا کش	ممتاز خان کپتان سنری بہادر انگریز
۱۷	پلٹن دشمن کوب	جان باز خان پترک آر بہادر
۱۸	پلٹن اعدا شگاف	ممتاز خان کپتان نگنس بہادر
۱۹	جمعیت	ہمراہی سرباز خان کپتان ولیم ہرسی بہادر انگریز
۲۰	جمعیت	ہمراہی اتیاز خان کپتان الگزینڈر آر بہادر انگریز

نمبر	نام پلٹن پیادہ نجیب بلباس و اسلحہ ہندوستانی	نام افسر پلٹن پیادہ نجیب
۱	پلٹن فتح جنگ	عبد الصمد خان سالار
۲	پلٹن فغفور	امداد علی خان
۳	پلٹن وزیری	محمد اکبر
۴	پلٹن خسروی	محمد رضا
۵	پلٹن اعدا شکار	رضا قلی خان
۶	پلٹن خاص صاعقہ کردار	ماہ الدولہ بہادر عرف چاند خان
۷	پلٹن ثابت	بشیر الدولہ خواجہ سرا نامزد بہ محمد رضا
۸	پلٹن حسام حیدری	کرم علیخان
۹	پلٹن برق	زاد فقیر بخش و درگا بخش و بعدہ متعلق بہ نجف خان
۱۰	پلٹن عنایت	محمد تقی پسر عنایت علی
۱۱	پلٹن کاظمی	محمد یعقوب خان
۱۲	ذوالفقار صفدری	بہاؤ الدولہ
۱۳	پلٹن محمدی	محمد میرزا
۱۴	پلٹن ناصری	محمود حسین خان
۱۵	پلٹن جعفری	حشم الدولہ محمد جعفر خان بہادر
۱۶	پلٹن عباسی	عظیم اللہ
۱۷	پلٹن رفعت	میرزا جان
۱۸	پلٹن صف شکن	امداد حسین
۱۹	پلٹن علی غول	علی جان سالار
۲۰	جمعیت گدرات گنگ	سید جمال الدین
۲۱	پلٹن صفدری	میر ولایت علی
۲۲	پلٹن قیصری	[illegible] خان

نمبر	نام پلٹن پیادہ نجیب بلباس واسلحہ ہندوستانی	نام افسر پلٹن پیادہ نجیب
۲۳	بادشاہ پلٹن	رجب خان
۲۴	پلٹن عسکری	نادر حسین علی خان
۲۵	پلٹن فتح بیش	علی حسین خان
۲۶	پلٹن جرار	رگھبر دیال پسر راجہ درشن سنگہ غالب جنگ
۲۷	پلٹن شمس	امداد حسین
۲۸	پلٹن قائم	میر مہدی
۲۹	پلٹن بجلی	راجہ ہرپرشاد سنگہ بہادر چکلہ دار کالپنت سری باستب
۳۰	پلٹن بائیسی ۲۲	ملازم الدولہ بہادر پلٹن مین ۲۲۰۰ نفر تے اُسکے لوگ متفرق تعینات رہتے تھے
۳۱	جمیعت کوتوالی بیت السلطنت لکھنو	محمد علی رضا بیگ کوتوال۔
۳۲	اولش احمدی	بپانام محمد منعم کوتوال فیض آباد
۳۳	خاص برداران مشہور ونام زرد اسپے و بائین	راجہ فرزند علی خان بہادر وسابق نام بختاور سنگہ برہمن
۳۴	اولش غالب جنگ	بپانام راجہ چیلال سنگہ پسر غالب جنگ
۳۵	پلٹن شمشیر	علی حسین سالار
۳۶	ذوالفقار حیدری	سید محمد تقی

نمبر	لقب توپخانہ	نام افسران توپخانہ
۱	توپخانہ کلاں متعلقہ آتش خان	صادق الدولہ بہادر پسر انتظام الدولہ بہادر

نمبر	لقب توپخانہ	نام افسران توپ خانہ
۲	توپخانہ بانک گنج نامور بآتش افگن	با ہتمام میر فرزند علی آوردۂ اتیسر الدولہ بہادر
۳	توپخانہ عنایتی	تعلق اعظم علی بیگ اجیٹن
۴	توپخانہ اردلی گولہ افگن	روشن علی خان کپتان
۵	توپخانہ خسروی قہر افگن	متعلق مشرف حسین کپتان کہ نام اوس کا مشر رائٹن تھا۔
۶	توپخانہ رعد آسا	نامزد بہ مقبول الدولہ بہادر مصاحب و مہتمم مطبع سلطانی۔
۷	توپخانہ نو ہی کہدا	باہتمام دیانت الدولہ بہادر تعلق محمد اکبر متوسل دیانت الدولہ بہادر
۸	توپخانہ نو ہی مسو	اہتمام احسن الدولہ بہادر تعلق بہچو بیگ
۱	جمعیت	متعینہ نالہ کاند و علاقہ جگدیپور متعلق نظامت سلطانپور برائے حفاظت ہر دو آن
۲	جمعیت	متعینہ بمقام ڈلمؤ و بریلی علاقہ بیسواڑہ
۳	جمعیت	متعینہ معابر گومتی ـ تعلق سید خلیل احمد
۴	جمعیت	مشہور و نامزد پر تلہ والہ
۵	جمعیت	متعینہ معابر گذرات گنگ متعلق مولوی جمال الدین ـ

اسم نویسی انگریزان ولایتی جنکی تنخواہ دفتر بخشیگری سے تا عہد واجد علی شاہ بذریعہ ملازمی ملتی تھی۔

(۱) رچرڈ جیمس ہنری مگنس ـ مخاطب جان نثار خان کپتان مگنس بہادر ہزبر جنگ ـ توپخانہ و پلٹن اسکے سپرد تھی ـ ۱۶ ـ رجب سنہ ۱۲۴۶ھ

کو نوکر ہوا - اور قوم اسکی کنٹری بارن تھی -

(۲) سارجن ہیجر ایسٹ انڈین - ۴ ذیقعدہ سنہ ۱۲ ہجری کو ملازم ہوا

(۳) الکزنڈر جارج کمک لفٹنٹ - ۲۳ - ربیع الاول سنہ ۱۲۶۹ھ کو ملازم ہوا

(۴) ولیم ڈکلس ہنری ایسٹ انڈین مخاطب ممتاز خان - ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۲ع کو ملازم ہوا - اس افسر کی تنخواہ پانسو روپیہ علاوہ دوسو روپیہ ماہواری بحالت سفر بطور بھتہ تھی - اور خدمت جایزہ مردم فوج و تصفیہ تنازع اسکے تعلق رہتی تھی -

(۵) جان بنٹ ہرسی ایسٹ انڈین کمان افسر توپخانہ - یہ افسر ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۸ع کو ملازم ہوا اور دوسو روپیہ ماہواری علاوہ پچاس روپیہ بابت باربرداری پاتا تھا -

(۶) ہنری ڈین سارجن سنہ ۳۹ع مین ملازم ہوا تھا -

(۷) رابرٹ لیتھم کوٹ ماسٹر سارجن -

(۸) جان رائٹ قوم کنٹری بارن - یہ شخص رفقاے خاندان نواب سیف الدولہ ناظم گونڈا بہرایچ سے تھا - ۱۹ فروری سنہ ۴۹ع مین ملازم ریاست اودھ ہوا دوسو روپیہ ماہواری علاوہ پچاس روپیہ بابت باربرداری پاتا تھا اور خرید دواب مین مہارت کامل رکھتا تھا -

(۹) چارلس کرافرڈ پاربو ایسٹ انڈین - ۱۱ جون سنہ ۴۶ع کو ملازم ہوا دوسو روپیہ علاوہ پچاس روپیہ بابت باربرداری پاتا تھا -

(۱۰) جیمس پیٹرک آرکماتیر توپخانہ - ۱۱ جون سنہ ۴۶ع کو ملازم ہوا اور دوسو روپیہ ماہواری سواے صہ بابت باربرداری پاتا تھا -

(۱۱) جیمس اڈلفس آبز - پہلے یہ کوٹ ماسٹر ہوا - اور ۱۵ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۶ ہجری سے عہدہ ملا بجنٹی پر سرفراز ہوا -

(۱۲) مسٹر ڈوکلس - ۱۷ اپریل سنہ ۴۹ع کو ملازم ہوا -

(۱۳) مسٹر ہنری چیننگ - ۱۳ - شوال سنہ ۱۲۶۶ سے سارجن توپخانہ ہوا

(۱۴) ہنری ہال سارجن میجر ایسٹ انڈین ۱۱ اگست ۱۸۴۹ء
سے ملازم ہوا۔

(۱۵) چارلس سنکلیر لفٹنٹ پلٹن ایسٹ انڈین ۱۵ مارچ ۱۸۳۴ء
سے ملازم ہوا۔

(۱۶) جان کریم۔

(۱۷) کارلو اسمتھ۔ ۱۰ اگست ۱۸۴۴ء سے ملازم ہوا۔

(۱۸) ولیم مور کرافٹ ہرسی برادر بنشمہ ہرسی ۱۹ جنوری ۱۸۴۵ء
سے ملازم ہوا اور یہ افسر بدولت معرکہ جنگ تعلقداران
بمعرکہ رگھناتھ سنگھ تعلقدار تفریق وار اور رانا بینی مادھو بخش
معزز اور نامور ہو گیا۔

(۱۹) الکزنڈر آر۔ اس افسر نے اکثر مقصوران ریاست اودھ کو قید
و گرفتار کیا تھا۔ بصلہ اس خدمت کے خلعت اور خطاب
سے سرفراز ہوا تھا۔

(۲۰) رابٹ ہربرٹ ڈاکٹر۔ ۲۲ اگست ۱۸۴۲ء کو نوکر ہوا۔

(۲۱) جوزف برنارڈ۔

(۲۲) مسٹر فرنڈرک بکلی۔

(۲۳) جیکب جوہانس۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۲۶۶ ہجری کو ملازم ہوا
علاوہ ان تیئس ۲۳ انگریزان متذکرہ بالا کے دو ملازم اور بھی تھے
جنکا نام نہیں معلوم ہوا اور بارہ انگریز جو علاوہ ان کے نوکر تھے اونکی
تنخواہ خزانہ عامرہ سے ملتی تھی انکی اسم نویسی دریافت نہیں ہوئی۔

تمہید حالات انتظام اودھ موافق عہد شاہی

عالی ہمتان تاریخ بین و والا نہمتان مسابقت گزین پر واضح و لایح ہو
کہ ملک اودھ زبان قدیم سے لطیف و متبرک زبان زد اہل دانش و بینش
ہے عہد راجگان سورج بنس مین لطافت اور خوبی اسکی رشک خضرالک

وخطہ فردوس جنان تھی انقلاب زمانہ سے اصل حیثیت اسکی منقلب ہوتی
آئی سلطنت سلاطین اسلام مین برنگ دیگر ظہور مین آیا جب کشور ہند
بائیس صوبہ پر منقسم ہوئی یہ ملک بھی بنام صوبہ اودہ مشہور ہوا وقت تعین صوبجات
یہ ملک نہایت وسیع اور آباد اور زرخیز تھا حدود اوسوقت کے حصہ
اول کتاب ہذا موسومہ حسن التواریخ مین مصرح درج ہوچکے تا حکومت
نواب برہان الملک وصفدر جنگ حدود سابقہ وعظم وشان ملک بدستور
علیٰ حالہ تا بعد اسکے جس سلسلہ سے شان اقبال حاکمان مین تنزل آتا گیا
اوسی طرح سے وسعت وحیثیت ملک منجر بہ نزول ہوتی گئی زمان آخر
حضرت واجد علی شاہ تک جو حدود اسکے قائم تھے وہ مفصل زیب رقم
ہوتے ہین **شمال** ملک نیپال اور دار الحکومت نیپال علاقہ بلرام پور
تلسی پور متعلقہ اودہ سے ایک سو نواسی کروہ براہ بٹول ہے **جنوب**
دریائے گنگ سے دہار دہرا تھا گنگا پار ممالک مغربی وشمالی سرکار
انگلشیہ مثل کانپور وفتحپور وغیرہ **مغرب** - بانس بریلی وشاہجہان پور وغیرہ
مشرق گورکہپور وجونپور وکاشی عرف بنارس یہ قلم وشاہ اودہ پانچ نظامتون
پر منقسم تھا (۱) **خیرآباد** (۲) **گونڈہ بہرایچ** (۳) **سلطانپور**
(۴) **بیسوارہ** (۵) **سلون** - ہر نظامت مین تین تین چار چار
چکلے تھے حاکم نظامت ناظم ومنتظم چکلہ چکلہ دار کہلاتے تھے اور چکلے دار ونکی ماتحتی
مین تحصیلداران محال مامور ہوا کرتے ناظم حاکم مجاز وذی رتبہ مرجع خواص وعوام جملہ
سامان شوکت وحشمت مہیا رکہتا جلوس حاکمانہ مثل چوبدار وعصابردار وبلم بردار ماہی انتی
نعمت وغیرہ سواری ہمرنگ سرو آزاد بہار افزائے چشم ناظرین ہوتا وغلغلہ نقیبان
خوش الحان قمری صفت نغمہ سنجی سے گوش سامعین کو صورت گل بہار
تازہ ورنگین کرتا نقارہ آسمانی کی صدا سے سینہ اعدا چاک ہوتا اور آواز
ضرب توپ سلامی سے گنبد افلاک ہیبت ناک ہوتا سوار وپیادہ پیش
بردار مردم ہمراہی بشاش وخندان تہوا سے چکلہ جات متعلق نظامت
مع علاقہ جات تعلقہ داران کی تفصیل یہ ہے (۱) **باڑی بسوان** (۲)

دریاباد رودولی (۳) دیوا کرسی (۴) نواب گنج بارہ بنکی
(۵) گوشائین گنج (۶) موہان (۷) رسول آباد (۸) صفی پور
(۹) بانگرمو ملانوان (۱۰) سانڈی پالی (۱۱) محمدی (۱۲)
میان گنج - یہ علاقجات کبھی بالاستمال بہ دو چار تفویض ایک حاکم
کی ہوتے اور کبھی بخلاف اوس کے ایک علاقہ دو حکام سے مشرف ہوتا
اور چکلہ ہاے متعلقہ نظامت بھی گاہ گاہ برآوردہ ہوکر حاکم جداگانہ کو
سپرد ہوجاتی اکثر علاقجات ایسے بھی تھے کہ زمینداران و تعلقداران نے
بخیال دقت روزانہ بحکم ناظمان و آسایش اپنی نکال کر تحصیل خزانہ
سرکار شاہی کرائے دہات متفرق جو برآوردہ ہوکر متعلق تحصیل خاص
ہوئی اون کے واسطے محکمہ جداگانہ مقرر ہوا جسکا نام حضور تحصیل تھا
تحصیل حضور متعلقہ شرف الدولہ تحصیل حضور متعلقہ اکرام الدولہ - اور تعلقہ جات
کلان کی آمدنی خزانہ عامرہ سلطانی مین بلا وساطت عامل داخل ہوتی
اور حساب اوسکا متعلق دفتر معلاے دیوانی رہتا - دہات لکھنو کا ایک
عامل علیحدہ رہتا - اس ملک مین اجارہ کا بہت رواج تھا نظامت خواہ
چکلہ کچھ ہو مستاجری ہوجاتا تھا - اس قدر اجارہ کی کثرت ہوئی کہ راجہ
درشن سنگھ عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ مین علاقہ جمعی سولہ لاکھ روپیہ
کا مستاجر ہوگیا اور اسیطرح حکیم مہدی منتظم الدولہ مستاجر نظامت خیرآباد
وغیرہ تھا جو اوسی ذریعہ سے پایہ وزارت پر پہنچ گیا - مستاجری مین فوج
شاہی متعینہ علاقہ بدستور تعینات رہتی اور وقت ضرورت بدلتی -
عملہ تحصیل و تحریر منجانب مستاجر تجویز ہوتا مصارف فوج کشی جنگ و
جدال و حرب و قتال تعلقداران گڈہی بند اقساط سرکاری مین مجرا ہو جاتا
تھا باقی اصراف تحصیل دیوم شگون انعامات ہر قسم متعلق مستاجر رہتے اور
ہنگام امانی ہونے کے ناظم و عملہ ہر قسم کی تنخواہ خزانہ عامرہ سے مقرر ہوکر عطا
ہوتی عملہ تحریر دفتر معلی دیوانی و بیت الانشا کے افسر تجویز فرماتے تحصیلدار
بسفارش اہلکاران و تجویز حاکم علاقہ سے ماموز ہوا کرتے افواج شاہی

سوائے ہر سال سپاہ نظامت نا فرد سہ بندی ملازم ہوتے حاکم نظامت
اون کے نصب و عزل کا مجاز تھا عملگان نظامت و محال کو از تحصیلدار
تا املاق نویس و پوتہ دار حسب حیثیت اسم سہ بندی کے بحساب دو روپیہ
ماہانہ عطا ہوتے کہ ہر عملہ وہ روپیہ تنخواہ سپاہیان و خدمتگاران ذاتی
مین صرف کرتا اخبار نویس و ہرکارہ ہائے خبر رسان ہر نظامت و ہر
چکلہ و ہر محال مین متعین رہتے خواہ امانی ہو خواہ اجارہ - آغاز سال
کا اس ملک مین ماہ کنوار سے و اختتام سال ؟ بھادون مین ہوتا سنہ فصلی
ایجاد محمد جلال الدین اکبر شاہ کا سال حسابی مین عملدرآمد تھا عزل و نصب
حکام علاقجات کا ماہ کنوار مین پیش ہوتا حاکم علاقہ ماہ کنوار سے مطابق
سال گذشتہ حسب نشاندہی قانونگوے پرگنہ بجنکی معاش کے لیے زر انکا
قدیم الایام سے مقرر تھا بطور بہری بابتہ اقساط خریف و بیموت مالگذاری
وصول کرتا اور ماہ پھاگن آغاز فصل ربیع مین حکام متوجہ تشخیص ہوتے
بحاضری زمینداران مالگذاری مشخص ہوتی اور قبولیت پر دستخط زمیندار
یا کارندہ مجاز کے ثبت کرائے جاتے اور جمع سرکار پر حقوق تحریر متصدیان
بحساب ایک آنہ یا نیم آنہ افزود ہوتے اور ان حقوق کا نام بہری نظامت
بہری محال تھا بہری نظامت عملہ نظامت و بہری محال متصدیان محال
کو حسب تجویز حاکم وقت مرحمت ہوتا اور بہیٹ فصلین ہر اہلکار کو معاف
تھی قدیم الایام سے سال کی بارہ قسطین مقرر تھین جو تشخیص وصول مجرا
ہو کر باقی کے اقساط تا ماہ بھادون مقرر ہو کر زر مشخصہ وصول ہوتا اس
ملک مین باہم سرکار اور زمیندار کے صفائی نہ تھی زمیندار نے اگر قابو پایا
ایک حبہ نہ دیا اور سرکار کا جو دست رس پہونچا جملہ مال و متاع لے لیا
اسوجہ سے اکثر مالگذار و تعلقدار بغیر نوشتہ اطمینان و بیاگری افسران
فوج شاہی حاضر نہ ہوتے اور جو لوگ اس ذریعہ سے حاضر آتے اون کا معاملہ
اگر برضامندی زمیندار و ناظم فیصلہ ہو گیا اور قبولیت لکھہ گئی تو وہ بیاگری
چھوٹ گئی درصورت نارضامندی زر ملنہ دینے والا زمیندار کو اوس کے

علاقہ تک بحفظ آبرو پہونچا دیتا حاکم مجاز جبر و زیادتی نہ تھا ان وجوہات
سے اکثر مالگذار سرکشی پر آمادہ ہو کر جمع سرکار حسب تجویز حاکم قبول نہین
کرتے تھے آخرکار نوبت فوج کشی کی پہونچی اور بعد اطلاع بادشاہ وقت
ناظم یا چکلہ دار تدارک پر متوجہ ہوتا یا تو زمیندار وقت یورش ناظم خود
سے حاضر ہوا یا جنگ شروع ہو گئی اور کچھ روز جنگ و جدال ہو کر گڑھی
خالی ہوئی اور سال زمیندار تاراج ہوا علاقہ خام تحصیل کر لیا گیا ایام خام تحصیل
مین بھی زمینداران مفسد فتنہ پردازی سے باز نہ آتے رعایاے علاقہ
کو ترغیب فرار دیا کرتے تھے ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کا شیوہ اختیار کر لیتے اور
اگر علاقہ کسی تفریق ار کو سپرد ہو گیا تو زر مالگذاری البتہ کسیقدر سہولیت
سے وصول ہو جاتا تھا اور اکثر علاقجات تنخواہ سپاہ مین مکفول ہو جاتے
مردم فوج تا سال آخر اپنا زر تنخواہ اوس علاقہ سے وصول کرتے اور حاکم
کی دست اندازی پھر اوسمین نہ ہو سکتی تھی اور جس انتظام کا نام قبض تھا
مردم سپاہ قبض یعنی رسید اپنی سرکار مین داخل کرتے اور حسب الخرچ سیاہہ
ہو جاتا تھا اور کبھی زمیندار اپنی رضامندی سے زر مالگذاری کی قبض
کسی افسر فوج کے نام کرا دیتا اور اپنی آسامیون کے ماتحت اوسی افسر کے
کر دیتا۔ اس بندوبست کا نام جھوگ تھا۔ ایسے ہی وجوہ سے زمیندار زر
مالگذاری دست بردار اشتہ ادا کرتے تھے اور ہر ایک زمیندار کی نانکار مقرر
تھی نانکار دو قسم کی تھی دیہی و تنخواہی نانکار دیہی اوسکا نام تھا جو
زمیندار پاتے تھے اور نانکار تنخواہی وہ تھی جو بوجہ تنخواہ مثل قانونگویان
چودھریان و دیگر مستحقان قابل المراعات کو ملتی تھی اگر زمیندار بعد فرار
حاضر ہو گیا تو پھر آباد کیا جاتا اور جو زمیندار بوجہ سنگینی جمع یا سرکشی رعایا
اپنی کے اپنی رضامندی سے علاقہ خام تحصیل کرا دیتا تھا اوسکو اراضی
سیر و نانکار ملتی تھی اور آسامی وار زر لگان سرکار وصول کر لیتی اور تحصیل
کیواسطے عملہ جداگانہ اوس علاقہ مین یعنی ضلعدار و متصدی مقرر ہوتے
اور یہ دستور عام تھا کہ جس زمیندار کے ذمہ بقایا سال گذشتہ کی بابت عملدرآمد

باکرہ معزول کے رہ گئی وہ باقی حاکم حال کو کسیطرح پیروصول تعین ہوتی تھی اگر
زمانہ کے عذرات پر ناظمان منصوب کو تاکید الفصال بقایا پیشگاہ سے دا
ست زور تھی مگر کون اسپر توجہ کرتا تھا حاکم معمور کو فکر وصول مالگذاری حال
مستقد عاید ہوتی تھی کہ ایصال بقایا کو فرصت وقت نپاتا تھا وہ باقی زمینداران
کو اکل حلال ہوجاتا اورچونکہ ہرسال معزولی منصوبی حاکمان کا سلسلہ جاری
رہتا ہرحاکم منصوب اپنی مفاد کو مقدم تر سمجھتا تھا سرکار شاہی سے یہ
مراعات قدیم زمینداروں کے ساتھ مرعی ستے نہ زمیندار نہ زمینداری سے بجز
وقوع عملہ اپی شدید کے خارج نہین ہوتا تھا یہی رعایت واسطہ مضرت
رعایی سرکار تھا یعنی جب زمینداران کو فقدان زمینداری سے ہرگونہ
اطمینان حاصل رہا پھر ایسی نیک اندیشی اون کے خیالات مین کسان متمکن
ہوسکتی ہے کہ رعایت سرکاری کا شکرانہ ادا کرکے سر انقیاد و اطاعت ہر وقت
بناکر آستانہ سلطانی پر جھکاتے ہر گڑہی مین موافق حیثیت علاقہ کے
سامان حرب وضرب مہیا رہتا باد نخوت سے آتش جہل ہر وقت ملتہب
رہتی حکام کے دربار مین جب کبھی شاذ و نادر نوبت حاضری کی پہونچتی برنگ
پیل دمان گرجتے ہوئے کتیا بنیان مسلح تو ڑے شیر بیخوف دخطر ملاقات کرتے
اور اکثر ملاقات تعلقداران کا یہ دستور تھا کہ جب وہ قریب لشکر پہونچتے حاکم
بھی کچھ دور تک معہ فوج کے اون کے مقابل آتا اور زمیندار و حاکم سے
ہمراہی چند رفقاء معتمد ملاقات ہوتی اور بعد گفتگو ہر یا ہمی اپنی اپنی فوج
مین داخل ہوتے بعض زمیندار نخوت شعار نا عاقبت بین بلا تشدد
حاکم و تجویز سنگینی جرم برعم دلیری و شجاعت ناحق آمادہ پیکار ہوتے
اور بعد کشت خون ناحق بندگان خدا آشتی پر آجاتے ہر تعلقدار اپنے
تعلقہ کا حاکم مجاز تھا تصفیہ معاملات رعایا و مزارعین باشندگان علاقہ
اون کے حیطہ اختیار مین تھی عہد سلطنت حضرت واجد علی شاہ مین بصلاح
و مشورہ بدیز صاحب رزیڈنٹ بہادر تھانہ جات ہر علاقہ مین مقرر ہوئے
لیکن عدم وجود تھانہ کا برابر تھا جس موضع مین مکان تھانہ ہوتا بجز

وہان کی رعایاے بازاری البتہ کسیقدر تحت حکومت تہانہ رہتی تھی
غرضکہ انتظام ملک ورتق وفتق امور سلطنت جیساکہ ہندوستانیونکا دستور تہا
تعلقداران تنازعہ سرحد مین بغیر اجازت واطلاع باہم جنگ کیا کرتے
تھے چنانچہ اسکی کیفیت تذکرہ تعلقداران سے بخوبی واضح ہوگی شاہ
وقت وزمیندار تعلقہ سے صرف اسیقدر فرق باریک تہاکہ زمیندار
خراج گذار وشاہ باج گیر تہا باقی جملہ مراتب حکومت مساوی تہے اس
عہد اخیر تک ایک کروڑ ۳۵ لاکہہ روپیہ کی آمدنی ملک کا مع مال سواے
کم وبیش حساب ہوتا تہا رقم نانکار وچندہ جو رعایا تا زمانۂ قدیم سے
قانونگویان ودیگر اشخاص مستحق کو ملتی تہی وہ بہی قریب پچاس لاکہہ کے
تہی - ملک ویران نہ تہا کاشتکاری کم تہی کیونکہ اس ملک مین نوکری پیشہ
زیادہ تہے اس ملک مین سڑک وریل نہ تہی سڑک از کانپور تا لکہنؤ بتجویز
حکام انگریزی عہد حضرت امجد علی شاہ جنت مکان مین مرتب ہوئی اور
ریل بعد زوال سلطنت لکہنؤ وانتفاع نایرۂ غدر بحسن تدبیر کارگذاران سرکار
انگلشیہ جاری ہوئی اسملک مین مہاجن وساہوکار ناجی ومالدار
صاحب عزت بہت تہے ہر ایک شہر ہند مین بذریعہ روپیہ نقد سلسلہ
داد وستد جاری تہا سکہ جات شاہان دہلی وشاہان اودہ وسرکار انگریزی
ہر عہد کے اس ملک مین بعد وضع بٹہ جاری تہے انکی تبدیل وبدل اور
خرید وفروخت مین مہاجن مفاد کثیر اوٹہاتے دار الضرب یعنی ٹکسال خاص
لکہنؤ مین تہی ہر سال روپیہ اور اشرفی کا سنہ ابتداے غرۂ محرم سے
تبدیل ہوجاتا اور اس سال کا روپیہ تا آخر سال یعنی اختتام سنہ سکہ
کہلاتا تہا اور وہی خزانہ بادشاہی مین داخل ہوتا بعد آغاز دوسرے
سال کے یہ روپیہ چلن کہلاتا تہا اور فیصد ایک روپیہ نہ آنہ بٹہ لیا جاتا
چاندی ضرب لکہنؤ کی خالص وبلا آمیزش ہوتی تہی زیور اسی روپیہ کو گلاکر
بنایا جاتا تہا خصوص مچہلی دار روپیہ قدیم یعنی چہوٹی گولی کا روپیہ بہت
کامل العیار تہا - ابواب سرکاری بہت قسم کے تہے اہل حرفہ سے بہی

محصول لیا جاتا تہا مختصر تصریح یہ ہے **بٹ چہپائی** یعنی ہر سال بٹے چہاپے جاتے تہے - **کندلہ** یعنی تارکشان و ریبہ **برگ تنبول** از قسم **گنجیات - آبکاری** - وعلی ہذا یہان تک تو راقم نے مجملاً حال انتظام اودہ عہد حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ تک لکہدیا اب تفصیل علاقجات و تعداد گڈہی ہر علاقہ معہ بعض حالات مالکان گڈہی بطور مختصر درج ذیل کرتا ہے جسکے ذریعہ سے کل حالات واضح ولائح ہو نگے

محالات نظامت سلون وغیرہ جو لکہنؤ سے گوشہ جنوب و مشرق کیطرف واقع ہین

(۱) **سلون خاص** - لکہنؤ سے چالیس کوس اس مقام مین مزار کریم عطا شاہ درویش کا معروف و مشہور ہے عمارات نقارخانہ وغیرہ بناے قدیم ہے - نواب آصف الدولہ بہادر واسطے ملاقات درویش موصوف کے تشریف لے گئے اور مصارف شاہ صاحب کے واسطے کچہ دیہات جاگیر مین دیے تہے جو ان کے جانشینون کو عہد شاہی تک بدستور ملے -

(۲) **جالیس** - جسکو دہوتر شہر بہی کہتے ہین اس قصبہ مین پارچہ دہوتر دوریہ رنگین وسادہ وغیرہ اچہا تیار ہوتا ہے لکہنؤ سے بفاصلہ چالیس کوس کے ہے -

(۳) **پرسدی پور** - لکہنؤ سے چالیس کوس کے فاصلہ پر ہے جوے سی جاری ہے اسمقام مین قلعہ قدیم تہا راے پرتاب سنگہ زمانہ سابق مین قابض تہا -

(۴) **ردولیا** - یہان نمک بکثرت طیار ہوتا تہا -

(۵) **صحت گنج** - لکہنؤ سے اڑتیس کوس -

(۶) **سید ہا مشہور بگو راکٹائی** - لکہنؤ سے تیس کوس -

(۷) **سمروتہ** - لکھنؤ سے چوبیس کوس -

(۸) **موہن گنج** - لکھنؤ سے پچیس کوس اسمقام مین قلعہ سرکاری بہت بلند اور عمارت عالی بقید چالیس ستون کے بنا قدیم تھی -

(۹) **بہار** -

(۱۰) **دو رہ کوس** -

(۱۱) **ایلا گنج** - ۳۵ کوس لکھنؤ سے -

(۱۲) **انہونہ** - بائیس کوس لکھنؤ سے -

(۱۳) **قصبہ نصیر آباد** - سرکار مانک پور متعلقہ صوبہ الہ آباد سے ہے مگر بعد تقسیم ملک عہد نواب سعادت علی خان بہادر سے یہ قصبہ ریاست اودہ مین داخل ہو کر تحصیل علاقہ سلون مین شامل رہا اسمقام مین قلعہ خشتی اور اندرون قلعہ مکانات سادات باہم پیوستہ تھے اور بیرون قلعہ کے مساکن رعایا تھے یہ قصبہ زمانہ سلف مین ایک قریہ بنام شاکپور منجملہ ہفت صد و شصت مواضع اودیانگر جالیس سے تھا کسی بادشاہ ماضیہ نے نصف دیہات جالیس کے بوجہ مدد معاش خطیبون کے دیئے تھے خطیبون نے انواع بدعتین کی اور دستورات جدید خلاف جاری کیئے ماورائے دیگر امور شداید اور ظلم کے یہ طریق جدید ناپسند خدا اور خلایق جاری کرنا چاہا کہ جو شخص نیا کتخدا ہوا اوسکی عروس کا نقاب عصمت اونکا دست تظلم چاک کرے بعد اس کارروائی کے عروس و داماد یکجا ہون اب بربادی خطیبون کے لیئے خطیب قدرت نے خطبہ ادبار پڑھا کسی مرد شریف کی شادی مین یہ کار بد اون سے ظاہر ہوا رعایا بجان تنگ ہوئی حاکم شہر اس بدوضعی سے انتہا کا آشفتہ خاطر ہوا ہر لحظہ گردش دور نیرنگ ساز پر نظر تھی اور بہ موقع وقت کا جویان تھا حسب اتفاق سید زکریا بن سید خضر بن سید تاج الدین بن سید نصیر الدین بن سید علیم الدین بن سید شرف الدین نے بوجہ خلاف ورزی بہائیون اپنے

سکے اودیانگرجائیس کو چھوڑ دیا اور حسب درخواست راے پرتاب سنگہ مقدم
پتاکپور کے قصبہ نصیرآباد پہلو سے پرتاب گنج مین قلعہ بنایا اور مع جملہ
متعلقان و وابستگان کے اوسی قلعہ تعمیر کردہ اپنے مین جاگزین ہوا اور
ہمیشہ درپے تدارک مخالفان رہتا اور تدبیر انتزاع ریاست موروثی
لینے اودیانگرجائیس کی مدام مدنظر رہتی مگر کثرت اعدا سے مجبور تہا عہد
سلطان شرقی مین محفل شادی کتخدائی صبیہ راے پرتاب سنگہ مذکور
جب آراستہ ہوچکی سرہنگ خطیب حسب عادت رقیب مجلس ہوا
اور طلب عروس مین روز شادی اور سرور کو یوم النشور بنایا پدر عروس
آفت رسیدہ نے بعد عجز و الحاح تمام بخیال حفظ آبرو زر کثیر پیشکش کیا
سرہنگ نے جو بادۂ نخوت سے سرشار تہا آنکہہ نہ اوٹہائی سخنان نازیبا
ستانہ زبان پر لایا ناچار راے پرتاب سنگہ نے باتفاق اپنے ابناے
جنس کے پیشگاہ سید زکریا ممدوح مین استغاثہ کیا اور عروس
کو مع جملہ مستورات پردہ نشین کے مسکن سید زکریا مین تفویض کردیا
سید زکریا نے اپنی مردمی اور مردانگی سے سبکو اپنے ظل حمایت مین پناہ
دی اور خطیب کو اس امر نالایق سے ممانعت کی خطیب کو کلمات
سید زکریا پسند نہ آسے جوش غضب مین بعزم قتل بیگناہان و غارت
گری مکانات محفل سور و سرور و ہتک حرمت سید زکریا بجمعیت
تمام جہومتا ہوا چل نکلا سید زکریا کو جب یہ خبر پہنچی مع اپنے تین لڑکون
یعنی سید سلیمان - سید جلال الدین - سید جعفر اور ایکسو غلام کی معیت
قتال ازدحام اعدا مین شیرانہ آپہنچا ہمراہیان خطیب کو گلا بز تصور
کرکے جنگ و جدل مین مصروف ہوا ایک طرف سے سید زکریا مع
اپنی جماعت کے اور دوسری طرف سے راے پرتاب سنگہ مع
شاکران دلاور کی جمعیت خطیب پر حملہ آور ہوئے فرقہ اعداے
بدکردار بہی تیغ و سنان سے مقابل ہوئے انجام کار فتح و نصرت
رفیق حق پسند و شکست و ہزیمت ہمدم مقہوران خداوند تہی سپاہ

خطیبان کچھ تو مقتول ہوئی و باقیماندگان نے پاے ہزیمت اوٹھایا اس
دار و گیر و ہنگام قتل مین ایک غلام سید زکریا کہ شیر بیشہ شجاعت تہا
سپہدار خطیبون پر پہنچگیا اور شعلہ تیغ بید ریغ سے خرمن ہستی ناحق
کوش کو جلا دیا اس واقعہ سے نسیم فتح و ظفر سید زکریا نے دماغ ہر
کہہ و مہ کا معطر و مقوی کر دیا اور چراغ بخت خطیبون کا بے نور کر دیا
پس ازان راے پرتاب سنگہ و دیگر اقوام راجپوت استیصال خطیبون
مین مصروف ہو گئے اور ریاست و امارت ٹپاکپور ملک موروثی سید
زکریا کا اوسکے قبضہ اور تحت حکومت مین آگیا خطیب لوگ بپیش گاہ
سلطان ابراہیم شرقی مین مستغیث ہوئے سلطان موصوف بوجہ
اعتقاد سادات سید زکریا سے متعرض نہوا مگر راے پرتاب سنگہ کو
قلعہ پرسہپور جو منجملہ چار سلوک ٹپاکپور نصیر آباد سے ہے محصور کیا
اور تخت و تاراج قوم راجپوت پر کمر باندہی راے پرتاب سنگہ کو جب
کچھ چارہ کار نظر نہ پڑا اوسنے شفاعت سید زکریا مین پناہ لی اور موافق
اون کے اشارے کے دائرہ مذہب اسلام مین آگیا اور پیشگاہ سلطان
ابراہیم مین حاضر ہوا بلیات قتل و اسیری سے اپنے عیال و اطفال کو
نجات دلائی مگر فرزند اور اوسکی زوجہ نے اوس سے جدائی منظور رکہی
اور یہ راے پرتاب سنگہ عہد شیر شاہ و سلیم شاہ بادشاہان مین بخطاب
راجگی سربلند ہوا۔

تذکرہ ریاست تلوئی

ریاست تلوئی زمانہ دراز سے حکومت گاہ راجگان عالیشان قوم چہتری
ملقب بہ کنپوریہ سے ہے اور اس خاندان کے لوگ ہمیشہ سے معزز و ممتاز
چلے آئے ہین سخاوت و شجاعت انکی مشہور عالم ہے وجہ تسمیہ لقب کنپوریہ
یون دریافت ہوئی ہے کہ راجہ مانک چند نامے قوم چہتری گہرواری کی ملک
اودہ و صوبہ الہ آباد مین بڑہی ترقی ہوئی تہی اس راجہ نے اپنی لڑکی کو

شبیه عالیجناب راجه سرپال سنگه
بهادر خلف راجه جگپال سنگه
بهادر بیکنثه نصیب است دار
راج تلوتی -

چیچہ کی پانڈے بوسن و من بیسون سے سے منسوب کی تھی اور اوس لڑکی
کے بطن سے ایک فرزند موسوم و مخاطب بہ راجہ کانہ پیدا ہوا راجہ
کانہ نے ایک گانون بمناسبت نام نامی اپنے کے مابین سلون و پرتاب گڈھ
موسوم بہ کانپور آباد کیا اور اس راجہ کانہ کی شبستان دولت طالع سے ماہ
اقبال سے منور ہوئی راجہ راہنس و ساہنس دو دو ان یہ اولاد بلقب کنپوریہ
مشہور ہوئی راجہ ساہنس فرزند کلان کا نیر اقبال مثل ماہ نو روز بروز ترقی
پذیر ہوا اور شب تار نا عاقبت بینی قوم بہر کو جو اطراف و جوانب مین قابض
و متصرف تھے روشنی مہر شجاعت اپنے سے نیست و نابود کر دیا امن
و مسکن اس قوم کے کلیتاً تصرف راجہ کانہ مین آئی اور قوم بہر مثل ذرات
خاک جابجا منتشر ہو گئے جب وارد تلوئی ہوا یہ مقام دلچسپ دیکھکر اپنا
صدر مقام راج کا قرار دیا اور جو علاقہ جات کہ بزور شمشیر قبضہ مین آتی گئی
وہ اپنے برادران و خویشان خاندانی کو مدد معاش مین عطا کرتا گیا تا الغایت ان
علاقہ جات تعلقدار کنپوریہ مشہور ہوئے اور ہر تعلقدار ریاست حکومت
و فرمان پذیر راجہ صدر مقام کا رہا۔ بعد انتقال راجہ راہنس راجہ
ماندہاتا سنگہ فرزند اونکا بعد راجہ ماندہاتا سنگہ کے راجہ بھیکم سنگہ اونکا لڑکا
اور بعد بھیکم سنگہ کے راجہ دلیپ سنگہ بعدہ راجہ کیسری سنگہ پس ازان
راجہ دیو نراین سنگہ و بجائے اون کے راجہ پرشاد سنگہ یکے بعد دیگرے
مسند نشین راج ریاست تلوئی ہوتے آئے راجہ پرشاد سنگہ اولی العزم
ہوا اور پرسدپور اپنے نام سے آباد کیا معزز قوم کے لوگ آباد کیے
اور پرسدپور مین کچھ دیہات شامل کر کے اپنی ریاست مین ایک تحصیل
مقرر کیا جو بلقب پرگنہ آجتک معروف ہے یہ راجہ پرشاد سنگہ راجہ
تلوک چند والی بہرائچ کا ہمعصر تہا اوس وقت سے عہد شاہی تک یہ مقام
حاکم جانشین چلا آیا اسمقام پرسدپور مین قلعہ موجود تہا راجہ پرشاد سنگہ
کی بعد راجہ جگا سنگہ فرزند راجہ پرشاد سنگہ اور بعد راجہ جگا سنگہ کے راجہ
رگھو راج سنگہ اور ان کے بعد راجہ جگدیسرا سے پسر اونکا اور برادر انکے

بعد راجہ منرجیت سنگھ اور منرجیت سنگھ کے بعد راجہ کھانڈے راے
اور راے کھانڈے راے کے بعد راجہ اودے بھان سنگھ اور اون کے
بعد راجہ صورت سنگھ سلسلہ در سلسلہ مالک ریاست ہوتے راجہ
صورت سنگھ بہ سبب تنازعہ سرحد راجہ پرتاب گڈھ قوم سوم بنسی سے
نبرد آزما ہوا اور آخر کو آراضی مقام منڈورین حسب دستور اوس زمانہ
کی بنا بر نشان اپنی سرحد کے کوئلہ اندر زمین کے گڑوا دیا بعد راجہ صورت سنگھ
کے راجہ گوپال سنگھ فرزند اونکا ریاست پر قائم ہوا جب راجہ گوپال سنگھ
نے انتقال کیا راجہ موہن سنگھ بجاے اپنے باپ کے مالک ریاست
پدری ہوا یہ راجہ موہن سنگھ بڑا دانشمند و شجاع ہوا اس نے ایک
قصبہ بمناسبت نام اپنے کے بنام موہن گنج آباد کیا کہ وہ بھی ابتک
بنام پرگنہ شہرت پذیر ہے اور اس راجہ کے عہد حکومت مین بمقام
راج گھاٹ جو سئی سے راے بریلی تک شامل ریاست تلوئی رہا اور
برج سوسو مہ چنا واقع قلعہ راے بریلی مین واسطے یادگار سرحد ریاست
اپنی کے انگشت یعنی کوئلہ حسب رواج زیر زمین دفن کیا۔ راج گھاٹ
سئی ندی سے راے بریلی تک راجہ موہن سنگھ کا نام نامی بدرجہ
مشہور ہے اور اسی راجہ موہن سنگھ نے تعلقداران کیتھولہ۔ والیی
وجاموں۔ وسمر وتہ کو لقب راجگی ریئسان اور قابضان گوراکٹاری
کو لقب لال اور تعلقدار ایتھا کو لقب ٹھاکر و تعلقداران ناین کو لقب
راے کا دیا یہ سب لوگ خاندان اسی راجہ والی ریاست راج تلوئی
کے تھے اور اسکے عہد حکومت تک چودہ پرگنہ یعنی مع جملہ دیہات
محال سالم تحت حکومت و ملکیت ریاست تلوئی مین حسب تفصیل ذیل
رہے۔ پرگنہ جایس۔ پرگنہ نصیر آباد۔ پرگنہ سلون۔ پرگنہ راے بریلی
پرگنہ بانگرمؤ۔ پرگنہ ہردوئی۔ پرگنہ اتھونہ کمبچہ۔ پرگنہ بکھہ وسودہی۔
پرگنہ رودولی۔ پرگنہ دریا آباد۔ پرگنہ سدہور۔ پرگنہ بلادن۔ الغرض
بعد راجہ موہن سنگھ کے راجہ چیتم سنگھ و راجہ بلبھدر سنگھ یکے بعد دیگرے

مالک ریاست ... موروثی ہوئے راجہ بلبھدر سنگہ جب ریاست تلوئی پر مسند
پر جلوہ افروز ہوئے اون کے عہد مین راجہ بہ تپور اطاعت بادشاہ دہلی سے
مشرف ہوئے اور جنگ ... راجہ بلبھدر سنگہ حسب الحکم بادشاہ دہلی
معرکہ جنگ مین شریک ہوا اور میدان جنگ مین ایسے جوہر شمشیر زنی و
بہادری دکہائے کہ جس کے صلہ مین بعد فتحیابی حضرت بادشاہ دہلی سے
خطاب لقب راجگی موروثی کے منصب چار ہزاری مع دو ہزار سوار
عطا فرمایا اور نوبت نوازی کی اجازت دی اور بعد اوس کے معرکہ جنگ
ستارہ گڈہ مین راجہ ستارہ گڈہ کو گرفتار کیا اور قفس آہنی مین بند کر کے
حضور بادشاہ دہلی مین حاضر کر دیا تب بادشاہ نے منصب چار ہزاری
کو منصب پنجہزاری سے مبدل کیا اس راجہ نے بہت نیکنامی اور عزت
سے بسر کی جب اس نے انتقال کیا راجہ شنکر سنگہ اونکا بیٹا مالک ریاست
ہوا اور بہت کار نمایان کیے اور تعمیل احکام بادشاہ اودہ مین مصروف
ہو کر نیکنامی و سرخروی حاصل کی جس کے صلہ مین پیشگاہ شاہ اودہ سے
خود راجہ شنکر سنگہ اور اون کے فرزند وسطہ بابو ٹھاکر پرشاد کو لقب بہادری
عنایت ہوا اسی عہد مین درگبج سنگہ تعلقدار شاہ مئو نے راجہ حسن پور کو
موافق کر کے راج کے تلک سے مشرف ہونا چاہا راجہ شنکر سنگہ بخیال
اسکے کہ عظمت راج تلوئی مین فرق آئیگا مانع ہوا جب درگبج سنگہ نے
نمانا فوجکشی کی اور بعد محاربہ مغلوب کر کے اس ارادہ فاسد سے اوسکو
باز رکہا شان و شوکت ریاست کو ترقی دی بعد رحلت راجہ شنکر سنگہ
کے راجہ بنیاد سنگہ اوس کے فرزند نے ریاست پائی اچھی طرح حکمرانی
کی جب راجہ جگپال سنگہ بہادر پسر راجہ بنیاد سنگہ مسند ریاست پدری
پر متمکن ہوئے قراین و آداب موروثی ریاست کو ہر طرح رونق دی اسی عرصہ
مین انقلاب سلطنت اودہ پیش آیا اور ملک اودہ مین تسلط سرکار
دولتمدار انگریزی ہوا راجہ نے اپنی حاضر باشی و حسن تدبیر سے حکام
کو رضامند رکہا جب ۱۸۵۷ء مین تلنگان باغیان نے ملک اودہ مین

ہنگامہ مچایا راجہ جگپال سنگہ صاحب نے اپنی لیاقت وحکمت عملی
سے بہ حرمت باغیان سے رعایا کو محفوظ رکھا اور سرکار انگریزی بہادر کی
خیرخواہی مین بدل مصروف رہے ضروریات رسد وغیرہ کے بہم پہنچانے
مین کوشش بلیغ کی جب باغی روسیاہ ہوئے اور تسلط سرکار ہوا ایا
حکام نے عوض خیرخواہی کے تعلقہ مصطفی آباد پرگنہ اتہیا تحصیل و
ضلع پرتاب گدہ بشمول ستیئس مواضع راجہ جگپال سنگہ بہادر کو نسلاً بعد
نسل عنایت کر کے ریاست تلوئی مین شامل کردیا اور ایک ضرب توپ
بنا بر فیر سلامی کے مرحمت کی اور واسطے برقرار رکہنے شان ریاست
موروثی کے علم ڈنکہ جلوس سواری بہی عنایت کیا بہرحال ۔ راجہ جگپال سنگہ
بہادر نے بہت ناموری سے بسر کی آخر جب یوم ناگذیر پہنچا انتقال کیا راجہ
سرپال سنگہ صاحب بہادر فرزند خاص صغیر سن یادگار چھوڑا بہ سبب
صغیرسنی فرزند بندوبست ریاست بنام رانی ہربنس کنور صاحبہ زوجہ
راجہ جگپال سنگہ مرحوم ووالدہ راجہ سرپال سنگہ کے سرکار سے ہوا رانی
صاحبہ ممدوحہ نے ریاست کا انتظام ایسی خوبی سے کیا کہ ہر اعلی وادنی
انکی حسن تدبیر سے رضامند ہے تعلیم وتادیب راجہ سرپال سنگہ صاحب
اپنے فرزند کے واسطے اوستادان علیم وادب آموز مقرر فرمائے کہ بفضلہ اس
صغرسنی مین انکے ذہن عالی نے ہر امر مین رسائی پیدا کی اور رانی صاحبہ
اپنی ریاست کے انتظام مین نہایت بیدار مغز ہین اور فیاضی اور سخاوت
مین شہرہ آفاق - ایام قحط مین دو محتاج خانے ایک خاص تلوئی اور دوسرا
مقام سو مین قایم کیے سیرچشمی سے علاوہ رعایا نے تکلیف زدہ کے
آیندہ روندگی حسب لیاقت مدد فرمائی اور کارخانجات تیاری باندہ وغیرہ
جابجا جاری کردیے جنکے ذریعہ سے قحط زدگان قرب وجوار کی پرورش
ہوئی شہرت نیکنامی نزدیک ودور پہنچی سرکار راضی ہوئی خلعت سرفرازی
عطا فرمایا ۱۸۷۹ع مین مبلغ پانچہزار روپیہ بغرض اعانت محاربہ کابل
سرکار مین داخل کیا سرکار نے اس کے عوض مین چٹھی نیکنامی عطا فرمائی

اور روپیہ بھی واپس مرحمت کر دیا۔

تفصیل تعلقجات علاقہ سلون

(۱) **شاہ مئو**۔ اسکا تعلقہ دار مالک بنیاد سنگہ قوم کنیور یہہ تہا اسمقام
مین قلعچہ مضبوط مع دو ضرب توپہا اور تین سو نفر سپاہ ملازم تہی بوجہ
بے اولادی مسمی سکہہ منگل سنگہ خلف بابو بہیمبر سنگہ برادر رگہو ناتہہ
وشیوپال سنگہ تعلقہ داران ٹکاری مجوا وجن کے ہم خاندان تہے متبنی
کیا جب راجہ بنیاد سنگہ نے وفات پائی بابو بہیمبر سنگہ باپ وشیوپال سنگہ
چچا راجہ سکہہ منگل سنگہ کے بندوبست علاقہ مین مصروف ہوگئے مگر بہ
سبب خود سری وتکرار عامل وقت سے بموجب حکم شاہی بابو بہیمبر سنگہ
مع سکہہ منگل سنگہ کے ریاست شاہ مئو سے بیدخل کیے گئے اور ریاست
مذکور فدا حسین کپتان شاہی کے قبضہ وقبولیت مین ہوگئی بابو بہیمبر سنگہ
فرار رہا عہد انگریزی مین یہ ریاست سکہہ منگل سنگہ کے نام قرار پاگئی
اور لقب راجگی بھی بحال ہوگیا اس لقب کے نسبت تذکرہ صدر مقام
تلوئی مین بخوبی درج ہے۔

(۲) **ٹکاری**۔ یہ مقام ملکیت بابو رگہناتہہ سنگہ وشیوپال سنگہ و بہیمبر سنگہ
مذکورہ بالا کا تہا اسمقام مین ایک گڈہی قیام گاہ عمال شاہی سے
پانچ کوس کا فاصلہ پر تہی اور جمعیت سپاہ قریب تین سو نفر کے تہی
یہ لوگ ہمیشہ بہ سبب نخوت خاندانی وزعم جنگ وجدل وخیال خودسری
نوکرانگی عامل وقت سے ملاقات برابری کے خواہاں رہتے تہے اور
حسب دلخواہ مالگذاری دیا کرتے تہے خوش خور اور خوش وضع بہی تہے

(۳) **چندا پور**۔ مالک اسمقام کا راجہ شیودرشن سنگہ موروثی تعلقہ دار
تہا اسمقام مین ایک گڈہی مع دو ضرب توپ کے تہی پانسو سپاہی ملازم
تہے یہ شخص ہمیشہ عامل کی خوشنودی کا خواہاں رہتا تہا گہوڑے کی سواری
مین شہسوار تہا۔

(۴) ...ی — مالک اسکی ... راجہ ... سنگھ تھے ملازم ...
پانسو سپاہی ... اور ایک گڑھی خورد تھی —

(۵) نوڈہی پور — یہ مقام ہندوپال سنگھ تعلقدار کا تھا اسکا مکان مثل گڑھی کے تھا ایک سو پچاس نفر سپاہی ملازم تھے —

(۶) دہار و پور — علاقہ راجہ ہنونت سنگھ تعلقدار کا تھا تمام دہار و پور مین ایک گڑھی نہایت وسیع تھی ہر چہار طرف خندق عمیق وگرد خندق کے بنسواڑی تھی جو ضرب توپ ہمیشہ چڑہی رہتی تہین اور آٹھ سو سپاہی ملازم رہتے تھے اور اسمقام مین رسد اور اسباب جنگی ہمیشہ موجود رہتا تھا اور ایک مقام کالاکانکر بھی بہت مضبوط اسکی ملکیت موروثی تھی یہ تعلقدار عامل سے اکثر منحرف رہتا تھا زر مالگذاری دست برداشتہ دیا کرتا تھا اور اس نے ایک بنگلہ چھاونی منڈیانون مین بنوایا تھا اور حکام انگریزی سے رسم راہ رکھتا تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ اسکا علاقہ ایک معروف بہ کالاکانکر لب دریاے گنگ تھا اور وہ ملحق ملک انگریزی سے تھا اسواسطے اوس نے بنظر حفاظت تدارک خودسری کی یہ تدبیر کی تھی چند بار اس نے اپنے معاملات کو بہ سفارش صاحب رزیڈنٹ بہادر بسرکار شاہی منڈیانون مین رہکر حسب دلخواہ درست کرالیے مگر چونکہ اسکی طمع اور غودسری کی انتہا نتھی لہذا خان علیخان عامل سلطان پور وقت مین دربار شاہی سے تدارک قلع وقمع نامردہ کا حکم ہوگیا جس کے ذریعہ سے خان علیخان عامل مذکور نے گڑہی دہار و پور کا محاصرہ کیا اور بعد کشت وخون بسیار دو مہینے کے اندر خان علیخان نے گڑہی کو خالی کرالیا رعایاے دہار و پور بوجہ طرفداری تعلقدار و آمد و رفت فوج سرکاری کمال پریشان وتباہ ہوگئی بعد اوسکے تعلقدار مذکور پھر آباد کردیا گیا —

(۷) بندری پور — تعلقدار رام ناتہ اسمقام کا مالک تھا یکمنزل گڑہی اور پانچ ضرب توپ و چند سو سپاہی ملازم تھے —

(۸) **شمس پور** — مالک اسکی مسماۃ ممکرا تہی اسمقام مین ایک منزل گڈہی و دوسو سپاہ ملازم تہی —

(۹) **لوالسی** — زمینداری جیپال سنگہ تہی اس مین ایک گڈہی و اور ایک ضرب توپ تہی —

(۱۰) **کیتہولہ** — اس مقام کی گڈہی مین جمعیت معقول تہی مالک اسمقام کا راجہ جگیشر بخش تعلقہ دار تہا —

(۱۱) **سمر وتہ** — اسکا مالک رودر پرتاب سنگہ تعلقہ دار تہا اس کی گڈہی بہی موجود تہی —

محالات نظامت سلطان پور اسکا عامل ناظم کہلاتا تہا اور اوس کے ماتحت چکلہ دار اور چکلہ دار کے ماتحت تحصیلدار تہے اس نظامت مین چار چکلے تہے —

تفصیل علاقجات چکلہ سلطان پور جہان تحصیلدار اور ضلعدار مقرر ہوا کرتے تہے —

(۱) **چکلہ سلطان پور** — اسمقام مین قلعہ بناے قدیم موجود تہا اور ساحل دریاے گومتی پر بعہد شجاع الدولہ بہادر کے حفاظت ملک و اعانت مالک ملک اور کیلئے چہاونی فوج انگریزی پڑی تہی سلطانپور لکہنو سے طرف مشرق چالیس کوس کے واقع ہے —

(۲) **ڈیہہ** — لکہنو سے چالیس کوس —

(۳) **ہیران پور کہوٹ** — اسمقام مین چوروں کی کثرت تہی —

(۴) **پاپڑ گہاٹ** — لکہنو سے پینتالیس کوس یہ مقام شاہراہ پر واقع تہا —

(۵) **برو سنا و املاک** —

(۶) **چاندا** —

(۷) **پرتاب پور** — سلطان پور سے چودہ کوس سمت مشرق مے اور یہ مقام بہ نسبت دیگر اضلاع کے آباد تہا —

(۸) گداہی پور کیٹھر — سلطان پور سے تیس کوس یہ مقام قریب نصف کے ویران تہا —

ان آٹھہ مقام مندرجہ صدر مین تحصیلدار علیحدہ علیحدہ رہتے تھے اور ایک چکلہ دار ان سب کا افسر ہوتا تہا اس چکلہ مین تیئس گڈہی خورد وکلان تہین اور پانچ ضرب توپ او جمعیت چہہ ہزار اور پندرہ نفر سپاہی ملازم تعلقدار دن کے تھے جسکی تفصیل مجملاً ذیل مین مندرج ہے

(۱) گڈہی — شنکری بخش تعلقدار بہدیان کی قلب اور جمعیت چار سو سپاہی کی تہی —

(۲) گڈہی — بیجناتہ سنگہ تعلقدار شیوگڈہ قلب ایکسو نفر سپاہی ملازم تہے —

(۳) گڈہی — اکبر سنگہ زمیندار کوہا — تیس آدمی سپاہی نوکر تہے —

(۴) قلعچہ حسین علی تعلقدار سرکونڈا کا قلب تہا جمعیت چار سو سپاہی کی ہمہ وقت مستعد رہتی تہی —

(۵) گڈہی ہاے — مادہو پرتاب سنگہ تعلقدار کی موضع کردار پور بنہکون — مالی پور — کریسہ پور مین چار گڈہی تہی پانسو سپاہی ملازم ان چار گڈہیون مین بتقسیم مناسب متعین رہتی تہی —

(۶) گڈہی — بمقام دلی پور قلب تہی ایکسو پچاس سپاہی ملازم تعینات رہتے تہے مالک اس گڈہی کا درگپال سنگہ تعلقدار قوم بچگوتی تہا

(۷) مہیشر پرشاد کی دو گڈہی قدیم ایک بمقام دلی پور دوسری بمقام پیوبان تہین تین سو نفر سپاہی ملازم و محافظ دو نو گڈہیونکے تہے —

(۸) مسماۃ صغرا — اسکی ایک گڈہی بمقام تبار پور — اور دوسری بمقام اونچہ گانون تہی ایکہزار سپاہی کے جمعیت ملازم تہی بہ سبب ناموافقت آغا علیخان ناظم کے دربِ دولت شاہی پر حاضر ہوئی تہی جس کے سبب سے علاقہ اوسکا محفوظ رہگیا تہا —

(۹) ہرپال سنگہ تعلقدار مالک و مختار چند گڈہی کا تہا —

(۱) حالی (۲) بڈی گالون (۳) جورا (۴) اکھودی - ہر ایک مین تین تین سو سپاہی متعین تھے اور علاوہ اوس کے مقام قلعچہ سلادن مین ایک ضرب توپ اور پانسو سپاہی کی جمعیت موجود رہتی تھی ۱۲۱۶ھ مین بموجب حکم شاہی راجہ مان سنگہ بہادر قایم جنگ پسر راجہ درشن سنگہ ناظم نے بجمعیت چار سو مردم سپاہ کے قلعچہ موسومہ کہیرا ڈیہہ ات مکان سکونت ہرپال مذکور کو محاصرہ کیا اور واسطے حاضر ہونے ہرپال سنگہ کے تدابیر عمل مین آئین مگر نامبردہ حاضر نہوا بجمعیت ایکہزار مردم ملازم کے آمادہ جنگ ہوگیا آخر کو بعد قیل وقال کے بیہ قرار پایا کہ راجہ مان سنگہ بذات خاص مع چندکس ہمراہی کے اندرون گڈہی آوین اور معاملہ کی گفتگو طے کرلیوین راجہ مان سنگہ کہ شجاعت ذاتی اوسکی مشہور تہی اور حکم و اقبال شاہی اوسکا مددگار تہا بلا خوف و اندیشہ مع ایکسو سپاہیان ملازم خاص سرکاری اندر گڈہی کے داخل ہوگیا ہرپال سنگہ اندرون گڈہی کے مع آٹھ سو مردم مسلح کے راجہ مان سنگہ کے حضور مین حاضر ہوا راجہ مان سنگہ نے حکم بادشاہی اوس کو سنا کر یہہ کہا کہ ہماری غرض اسیقدر ہے کہ بہ تعمیل حکم بادشاہ کے تمکو در دولت شاہی پر حاضر کردین ہرپال نے تعمیل حکم سے انکار کر کے ایک شورش ہنگامہ عظیم برپا کردیا جس کے سبب سے اوس کے مردم مسلح جو پیشتر تعلیم پا چکے تھے فوراً دست بہ سلاح ہوگئے راجہ مان سنگہ بہی غضب مین آیا اور تلوار کھینچکر مستعد و آمادہ قتل ہوگیا الغرض راجہ موصوف اور اوس کے سپاہیان ہمراہی بعد قتل ہرپال اور گیارہ سپاہیون کے ہرپال کا سر کاٹ کر صحیح و سلامت قلعچہ سے باہر آئے راجہ مان سنگہ کے بہی بارہ سپاہی اس معرکہ مین کام آئے تاریخ اس معرکہ کی ذیل مین درج ہے

سال تاریخ بندۂ واثق ۔۔۔ گفت فی الفور در جواب سوال
سر ہرپال چون بریدہ شد ۔۔۔ گشتہ تاریخ کشتہ شد ہرپال

(۱) جیدت سنگہ تعلقہ دار سرسا - سلطانپور سے سرسا آٹھ کوس

طرف شمال کے واقع ہے ایک گڈھی جمعیت پچیس نفر سپاہی باد تہی
(۱۱) سماۃ دریاؤکنور تعلقدار کاراپور۔گڈھی اسکی نہایت پرپیچ تہی اور جمعیت دو سو مردم سلح کی حافظ گڈہی تہی۔
(۱۲) بیجنا تہ سنگہ تعلقدار (کوبرا) گڈہی اور ایکسو سپاہی سلح ملازم۔
(۱۳) مادہو سنگہ تعلقدار (داراپور) گڈہی اور پچاس نفر سپاہی۔
(۱۴) کالکا پرشاد۔ قلعچہ اسکا بمقام (رامپور) جمعیت سپاہی تین سو سے زیادہ۔
(۱۵) درگپال سنگہ۔گڈہی اسکی بمقام (کسن سنگہ پور) جمعیت پچاس نفر سپاہی۔
(۱۶) پرتہی سنگہ تعلقدار (لونیا) اس مقام لونیا مین قلعچہ اوس کا قدیم تہا عہد غلام حسین ناظم مین برج مسمار کرادیے گئے تہے مگر نامبردہ نے پہر پہلے سے بہتر قلعچہ کو درست کرا لیا تہا جمعیت سپاہ کی تین سو نفر ملازم تہی اور وقت جنگ برادرانہ امداد دینی گویا علیحدہ مجتمع ہوجاتی تہی۔

دوسرا چکلہ پرتاب گڈہ متعلقہ نظامت سلطانپور

پرتاب گڈہ منجملہ چار چکلہ نظامت سلطانپور کے دوسرا چکلہ ہے پرتاگڈہ خاص مین قلعہ سرکاری قدیم اور خوش طرح بطرز قدیم موجود تہا۔ شمشیر بہادر مورث اعلی تعلقہ دار اس علاقہ کو پیشگاہ بادشاہ دہلی سے ایک کلاہ عنایت ہوئی تہی اسواسطے آخر نام رئیس اس خاندان مین ابتک لفظ کلہا شریک چلا آتا ہے اور بعضے نام علاقہ مین لفظ (کلہا) ملاتے ہین۔ شیرینی (مصری) اس مقام پرتاب گڈہ مین نفیس اور آبدار ہوتی ہے۔
(ضلع امیٹھی) اور (پلکہر) مین تحصیلدار رہتا تہا۔
اس علاقہ مین چھتیس ضرب توپ اور پانچہزار آٹھ سو پچہتر نفر سپاہی

ملازم تعلقداروں کے تہے جس کی تفصیل یہ ہے۔
(۱) — بہادر سنگہ کا موضع انبولال مین قلعچہ تہا اور ایکسو نفر سپاہی قلعچہ مین موجود رہتے تہے۔
(۲) — جیپال سنگہ کی (گڈہی) بمقام (امری) تہی جسکی حفاظت کے واسطے پچاس نفر ملازم تہے۔
(۳) — گوردت سنگہ کا بمقام (برتہی گنج) قلعچہ نہایت قلب و دشوار گذار تہا جمعیت سپاہ دو سو نفر کی تہی۔
(۴) — سلطنت سنگہ کی (گڈہی) موضع (بنس پورم) مین مدت دراز سے تہی پچاس نفر سپاہی ملازم تہے۔
(۵) گلاب سنگہ تعلقدار مزول۔ اسکی گڈہی قدیم تہی اور اوس نے خود بہی درست کرائی تہی چار ضرب توپ اور چار سو سپاہی مسلح و مستعد ملازم تہے۔
(۶) شیو سنگہ تعلقدار (دوہی پورم) گڈہی قدیم کو اس نے خود بہی درست کرایا تہا پچاس نفر سپاہی ملازم تہے۔
(۷) — بہوانی دین کی گڈہی موضع (پورب گانون) مین نہایت قلب تہی جمعیت سپاہ کی دو سو نفر تہی۔
(۸) — سری پت سنگہ نے مقام (داندی کا خیمہ) کا قلعچہ درست کیا تہا تین سو نفر سپاہی موجود تہے۔
(۹) دلجیپ سنگہ تعلقدار سجا کر۔ یہ شخص جنگ جو تہا گڈہی اس کی نہایت قلب تہی جمعیت سپاہ چار سو نفر تہی اور ایک ضرب توپ موجود رکہتا تہا اسکی دوسری گڈہی بمقام سوسہی تہی جس کی حفاظت دو سو سپاہی مسلح و مستعد کیا کرتے تہے یہ شخص ہمیشہ حاکم سے خلاف رہتا تہا۔
(۱۰) — شمشیر بہادر تعلقدار (دلولی) قلعچہ اسکا قدیمی تہا ایک ضرب توپ قلعچہ پر نصب رکہتا تہا اور چند ضرب توپ مخفی تہیں

اس نے سپاہ کی جمعیت ہفت صد نفر ملازم کے تہی -
(۱۱) دیہی سنگہ تعلقدار متمول اور اسکے تین قلعچہ بمقامات ذیل تہے
(۱) قلعہ بمقام (ملاک) (۲) بمقام (پدم پور) (۳) (بدو پور) یہ تینون قلعچہ قدیم وجدید آراستہ تہے ہر ایک قلعچہ اسکا دشوار گذار تہا
ہر سہ قلعچہ مین پانسوپچیس نفر متعین تہے -
(۱۲) زبدہر سنگہ اسکا قلعچہ (رام گنج) مین تہا جسمین دو ضرب توپ اور چار سو سپاہی مسلح موجود رہتے تہے -
(۱۳) رنجیت سنگہ تعلقہ دار کی دو گڑہی تہین - ایک بمقام (کودہوا) دوسری بمقام (اودے پور دیوان) پہلی گڑہی مین پانچ ضرب توپ فصیل گڑہی پر نصب رہتی تہین اور ایک ہزار سپاہی ملازم اور خوراکی مقرر تہے اور دوسری گڑہی مین دو سو سپاہی موجود رہتے تہے یہ شخص ۱۲۶۸ ہجری مین سرکار سے باغی ہوکر الہ آباد مین فرار ہوگیا چنانچہ آغا علیخان بہادر ناظم سلطانپور نے بموجب تحریک حسب ایماے سرکار انگریزی وشاہی باتفاق میر وارث علی ڈپٹی مجسٹریٹ الہ آباد کے گرفتار کیا تہا -
(۱۴) ہنومان سنگہ مالگذار بہدول - اسکی قدیم گڑہی بمقام (بہدول) تہی چار سو سپاہی اس کے ملازم تہے -
(۱۵) پرتہی پال سنگہ - گڑہی پہلی اسکی بمقام (اودیبا) تہی تین سو سپاہی ملازم تہے اور دوسرا قلعچہ اسکا مقام (داودپور) مین تہا جسکو اوس نے آراستہ کیا تہا چہ ضرب توپ اس قلعچہ پر نصب کی تہین اور اس گڑہی مین آٹہہ سو سپاہی مستعد رہا کرتے تہے اور یہ مقام داودپور مذکورہ بالا تعلق چکلہ ہذا سے رکہتا تہا مالک ان دونون گڑہیون کا یعنی پرتہی پال سنگہ اپنے زعم مین حاکم سے برخلاف و مستعد معرکہ رہا کرتا تہا -
(۱۶) سربجیت سنگہ زمیندار دریاآباد - اسکی گڑہی اسی دریاآباد مین تہی

اور اسی گڈہی مین مع پچاس سپاہی مسلح کے مقیم تہا ۔
(۱۷) سیتلا بخش ۔ اسکی ایک گڈہی قدیمی قلب تہی دو ضرب توپ نصب تہین چار سو سپاہی اسکے ملازم تہے ۔
(۱۸) چوہار جا بخش اسکی گڈہی مقام (دسرا) مین نہایت قلب تہی دو ضرب توپ اس گڈہی مین تہین تین سو سپاہی مسلح ملازم تہے ۔
(۱۹) رنجیت سنگہ تعلقدار (ارالس پور) گڈہی اسکی قدیم اسمقام مین تہی جمعیت پچاس نفر سپاہ ملازم کی تہی ۔

تیسرا چکلہ اکبرپور

چکلہ اکبرپور یہ تیسرا چکلہ نظامت سلطان پور کا تہا اس چکلہ مین انتالیس ۳۹ گڈہی اور انیس ۱۹ ضرب توپ اور دس ہزار دو سو پچیس نفر سپاہی ملازم تعلقدارون کے تہے جسکی تفصیل ذیل مین ہے ۔
(۱) الیشری سنگہ کی گڈہی بمقام (جھونہ) تہی جسمین چار سو سپاہی مسلح ملازم رہتے تہے ۔
(۲) گلزار سنگہ اسکی گڈہی بمقام (مدن گڈہ) مین قدیم تہی دو سو پچاس سپاہی ملازم اس کے تہے ۔
(۳) درگبجے سنگہ کی گڈہی مقام (پرسبہی) مین قدیمی تہی چار سو سپاہی ملازم اس کے تہے ۔
(۴) شنکراین جن حیات اپنے شوہر سے علاقہ ڈیرہ پر حکمران تہی ایک قلعچہ اسکا مقام (دیرہ) مین تہا جمعیت آٹہ سو سپاہی ملازم کی اسی قلعچہ مین رہتی تہی اور دوسرا قلعچہ بمقام (سب سکھہ پور) اس نے جدید تیار کرایا تہا اس قلعچہ مین دو سو سپاہی مقرر تہے اور تیسرا قلعچہ مقام (رام نگر) مین قدیم تہا اسکی حفاظت کو تین سو سپاہی رہا کرتے تہے جملہ تیرہ سو سپاہی ملازم اسکے تہے ۔
(۵) درگپال سنگہ تعلقدار ۔ اسکی گڈہی مقام (رانی مئو) مین نہایت

قلب تہی چار سو سپاہی ملازم تہے -
(۶) دون سنگہ کا ایک قلعچہ بمقام (موضع دوارکام) تہا جس مین تین سو سپاہی مقیم تہے اور مقام (کالوی) مین قلعچہ قدیم تہا جسکی حفاظت کو دو سو سپاہی رہا کرتے تہے -
(۷) رنجیت سنگہ - اسکا قلعچہ مقام (دہوررہرہ) مین تہا چار سو سپاہی کی جمعیت اس قلعچہ مین رہتی تہی -
(۸) گوبند دیال اسکا قلعچہ مختصر موضع (بسکرا) مین تہا پچاس سپاہی اس کے نوکر تہے -
(۹) تفضل حسین - اسکی دو گڈہی تہین ایک گڈہی مقام سلطان گڈہ مین تہی جسمین تین سو سپاہی رہتے تہے اور دوسرے مقام (علی گڈہ) مین قلعچہ قدیم تہا اسمین تین سو سپاہی کا قیام رہتا تہا -
(۱۰) رن بہادر سنگہ اسکی گڈہی مقام (سلطان پور) مین نہایت دشوار گذار تہی تین سو سپاہی اسمین رہتے تہے -
(۱۱) شیودت سنگہ کی گڈہی مقام (امردی) مین قلب تہی جمعیت ایکسو نفر سپاہ کی رہا کرتی تہی -
(۱۲) کلب حسین - اسکا قلعچہ قدیم مقام (بیٹہی پور) مین تہا ایک سو سپاہی اس قلعچہ مین مقیم تہے -
(۱۳) ادوریس سنگہ - کی گڈہی مقام (سرہرپور مین) تہی راہ آمد رفت گڈہی کی مخفی تہی محافظ گڈہی کے ایکسو سپاہی تہے -
(۱۴) کلب حسین ثانی - اسکا قلعچہ مقام (سیری) مین نہایت قلب تہا دو سو سپاہی کی جمعیت اس قلعچہ مین موجود رہتی تہی -
(۱۵) جگدیو سنگہ اس کا قلعچہ موضع (الہ آباد پور) مین قدیم تہا ایک سو سپاہی ملازم اس کے تہے -
(۱۶) شیوراج سنگہ - اسکی گڈہی قدیم موضع (دیوری کیرہ) مین تہی ایکسو نفر سپاہی ملازم تہے اور مقام (دبیلہ) مین پچہتر سپاہی اسکے رہتے تہے

(۱۷) ٹہکرایین دیرہ جسکا ذکر پہلے ہوچکاہے۔ اسکا ایک قلعچہ قدیم موضع (نج پور) مین بہی تہا جسمین ایکسو سپاہی کی جمعیت رہتی تہی
(۱۰) دواں سنگہ تعلقدار کا موضع (نگری) قلعچہ جدید تعمیر ہوا تہا پانسو نفر سپاہی مسلح اسمین رہتے تہے

ٹانڈہ وجہانگیر گنج

ٹانڈہ اس علاقہ مین چہہ منزل قلعچہ اور ایک ضرب توپ تہی اور ایک ہزار پانسو سپاہی تعلقداروں کے ملازم ہتے ـــ
(۱) بہادر سنگہ تعلقدار پرگنہ (سانڈی پور) ایک قلعچہ اسکا لب دریاے گہاگہرہ پر واقع تہا تین سپاہی اس کے ملازم تہے ـــ
(۲) شیودت سنگہ - اسکی دو گڈہی تہین ایک مقام (منصور گنج) مین جس مین تین سو سپاہی رہتے تہے اور دوسرے موضع (الہ پور) مین تین سو سپاہی رہا کرتے تہے ـــ
(۳) پرگاش سنگہ کی گڈہی مقام (سلطان پور) مین قدیم تہی جس کو اوس نے بہی درست کرایا تہا تین سو سپاہی مسلح اوسکے ملازم تہے ـــ
(۴) رن بہادر سنگہ اسکا قلعچہ آبائی تہا تین سو سپاہی اس کے ملازم تہے ـــ
(۵) عباس علی تعلقدار کٹار گڈہ اس کے قلعچہ مین ایک ضرب توپ تہی اور تین سو سپاہی ملازم اس کے تہے یہہ شخص رعایا سے سخت گیری کا عادی تہا ـــ
(۶) پچہم راٹہہ کے علاقہ مین دس منزل گڈہی اور سولہ ضرب توپ اور دو ہزار سہ صد سپاہ تعلقداروں کی تہی یہ علاقہ بہی متعلقہ نظامت سلطان پور تہا اور اسی چکلہ ٹانڈہ سے متعلق رہتا تہا ـــ

(۷) ہرپال سنگہ تعلقدار مقام (تیواری) مین قلعچہ جدید بنایا تہا ایکسو سپاہی ملازم اس کے تہے —
(۸) مسماۃ صغرابی بی - اس نے ایک قلعچہ مقام موضع (نراین پور) مین جدید تیار کیا تہا پچاس نفر سپاہی کی جمعیت رکہتی تہی —
(۹) جیدت سنگہ - اسکی گڈہی قدیم دشوارگذار مقام (رانی پور) مین تہی جسکو اوس نے خود بہی درست کیا تہا اس کے سپاہی ملازم پچاس نفر تہے —
راجہ درشن سنگہ قوم برہمن ناظم واہلکار ریاست سرکار اودہ بڑا نامی وگرامی ناظم مشہور ہے اور وہ بذات خود عہدہ نیابت وزارت پر بہی سرفراز رہا تہا - اس نے اپنے عہد ترقی مین جسقدر علاقہ نظامت سلطان پور سے بیعنامہ کرالیا ہے وہ بنام بیعنامہ مشہور ہے صدر اسکا شاہ گنج ہے اور یہ بیعنامہ ماتحت ناظم سلطان پور سے تعلق رکہتا تہا بیعنامہ کی گڈہیون اور سپاہ کی تفصیل ذیل مین لکہی جاتی ہے اور یہ علاقہ بیعنامہ باختیار راجہ مان سنگہ قایم جنگ خلف راجہ درشن سنگہ کے تہا اور یہ علاقہ پچہم راٹہ کی تفصیل مین شامل سمجہنا چاہیے —
(۱) شاہ گنج مین ایک قلعچہ مضبوط تہا جس مین پندرہ ضرب توپ موجود تہین دو ہزار سپاہی مسلح اس کی محافظت مین ہمیشہ رہتے تہے
(۲) گڈہی مقام (بہار پور) مین جسمین ایکسو سپاہی مقیم تہے —
(۳) گڈہی مقام (رائے پور کوہ سرادن) اس مین ایک سو سپاہی محافظ تہے —
(۴) گڈہی مقام (گوندی) مین ایک سو سپاہی کا قیام تہا —
(۵) قلعچہ مقام (بار دیہہ)
(۶) گڈہی مقام (سدولی) کی دشوارگذار ایک ضرب توپ اس مین تہی اور ۲۰ سپاہی رہا کرتے تہے —

(۷) علاقہ بارہ مین قلعچہ مضبوط تہا ایکسو سپاہی اسمین محافظ تھے ۔

چکلہ چہارم جگدیس پور متعلقہ نظامت سلطانپور

جگدیس پور چکلہ چہارم نظامت سلطانپور ہے اس چکلہ مین کتیس گڈہی اور بیس ضرب توپ اور پانچہزار آٹھ سو سپاہی تعلقدارون اور زمینداروں کے ملازم تہے جنکی تفصیل و تشریح پرگنات ذیل سے واضح ہے ۔

(۱) پرگنہ جگدیس پور مین آٹھ گڈہی اور آٹھ ضرب توپ اور دو ہزار آدمی تہے بموجب تفصیل ذیل (۱) علی بخش تعلقدار کی گڈہی بمقام (موہنہ) تہی یہ مقام جگدیسپور سے تین کوس جانب شمال واقع ہے ۱۲۶۳ فصلی مین فیما بین تعلقدار و عبداللہ بیگ ناظم کے محاربہ ہوا تہا اسواسطے ناظم مذکور نے گڈہی منہدم کرا کر خاک مین ملادیا تہا مگر تعلقدار نے بعد آبادی و تصفیہ کے گڈہی مذکور کو پہر درست کیا جس مین آٹھ ضرب توپ نصب تہین اور چار سو سپاہی مسلح موجود رہتے تہے ۔

(۲) گلاب خان تعلقدار اسکی گڈہی بمقام و بنام (گڈہی کچھانون) جگدیسپور سے تین کوس جانب مشرق تہی ایکہزار سپاہی مسلح اسمین رہتا تہا ۔

(۳) امام بخش تعلقدار (دیوگانون) یہ علاقہ بیعنامہ رام ادہین پسر راجہ درشن سنگہ مذکورہ بالا مین داخل تہا اور جگدیس پور سے جانب شمال بفاصلہ نیم کروہ کے واقع ہے اسمقام کی گڈہی مین تین سو سپاہی رہا کرتے تہے ۔

(۴) گلزار خان نے بمقام (کنکو پور) ایک گڈہی خود تیار کی تہی کنکو ر جگدیس پور سے پانچ کوس جانب مشرق ہے ۱۲۶۲ فصلی مین اس تعلقدار نے محمد علی خان ناظم سے محاربہ کیا جب مغلوب

ہوا ناظم نے گڈہی کو مسمار کرادیا تہا مگر بعد عزل ناظم مذکور کے تعلقدار
سطور نے گڈہی کو پہر درست کیا ایک سو سپاہی ملازم گڈہی مین مقیم
رہتے تہے —

(۵) مادہو سنگہ تعلقدار رام نگر یہ مقام گڈہ ایتہی سے چار کوس جانب
مغرب کے واقع ہے ایک قلعچہ قدیم اسکا بمقام (رام نگر) تہا غلام حسین
ناظم نے بعد جنگ واخراج تعلقہ دار کے برج و باڑہ قلعچہ کا منہدم
کرادیا تہا جو وقت ناظم مذکور اس علاقے سے موقوف ہوگیا تعلقہ دار
نے قلعہ سطور کو بہ نسبت سابق کے بہی زیادہ مستحکم کرلیا اور دوسری
گڈہی اسکی بمقام (نواب گانون) کے تہی پچاس نفر ملازم اس گڈہی
مین مقیم رہتے تہے —

(۶) جہانگیر بخش کی گڈہی قدیم موضع (کنجاس) مین تہی یہ مقام
جگدیس پور سے سمت مشرق بفاصلہ پانچ کوس واقع ہے بسبب
تمرد زمیندار محمود علی خان حاکم وقت نے نصف بلندی گڈہی کی
منہدم کرادی تہی مگر نامبردہ نے مجددًا گڈہی پہر تیار کرائی اسمین پچاس نفر
سپاہی قیام رکہتے تہے —

(۷) محمد حسین نے بمقام (سلطان گڈہ عرف بہوگڈہ) جو جگدیس پور
سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے گڈہی تیار کی تہی جسکو راجہ اچہا سنگہ برادر
راجہ درشن سنگہ عامل نے سنہ ۱۲۴۳ فصلی مین منہدم کرایا تہا اور بعد
اون کے عہد کے یہ گڈہی پہر درست ہوئی تہی پچاس نفر سپاہی اس
گڈہی کی حفاظت مین موجود رہتے تہے —

(۸) طالعمند خان تعلقدار نے ایک قلعچہ بمقام (صلابت گڈہ) مستحکم
تیار کیا تہا پچاس نفر سپاہی ملازم اس گڈہی مین مقیم تہے —

(۹) حقداد خان تعلقہ دار کی گڈہی قدیم مقام (نارہی مئو) جائے
قلب مین تہی جمعیت پچاس نفر سپاہی کی رہا کرتی تہی —

(۲) پرگنہ گڈہ ایتہی اس پرگنہ مین سولہ گڈہی اور گیارہ ضرب توپ

اور تین ہزار دو سو سپاہی تھے۔
(۱) مادہو سنگہ تعلقہ دار کی ایک گڈہی مقام (رام نگر) مین نہایت دشوار گذار تہی غلام حسین ناظم نے اپنی عملداری مین اس گڈہی کو مسمار کر دیا تہا عملداری تاج الدین حسین خان تک پڑی رہی بعد اوس کے بشیشر سنگہ تعلقہ دار نے اوس گڈہی کو پہر تعمیر کرکے چھہ ضرب توپ نصب کین اور ایکہزار سپاہی مسلح اس گڈہی مین رہا کرتے تہے۔
(۲) بلونت سنگہ۔ اسکی گڈہی مقام (شاہ گڈہ) مین مثل حویلی کے تہی مگر راہ آمدرفت مخفی تہی یہ مقام گڈہ اینٹھی سے تین کوس جانب شمال ہے سنہ ۱۲۴۴ فصلی عملداری قطب الدین حسین خان مین بوجہ محاربہ تعلقدار کے در و دیوار اوسکے شکستہ اور خراب ہوگئے تہے بعد اوس کے گڈہی مذکور کی درست ہوئی اور بہت مستحکم ہوگئی تہی تین سو سپاہی اس گڈہی کے محافظ تہے۔
(۳) مادہو سنگہ نے بمقام (بہنگا) اینٹھی سے جو پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے ایک گڈہی تیار کی تہی جس مین پچاس نفر سپاہی حفاظت کو ملازم تہے۔
(۴) بشیشر سنگہ تعلقدار کی گڈہی بمقام (سفسا) اینٹھی سے چار کوس جانب گوشہ مغرب کے قدیم تہی اس گڈہی مین دو ضرب توپ اور دو سو سپاہی مسلح موجود رہتے تہے۔
(۵) بہوپ سنگہ کا ایک قلعچہ مقام موضع (کہنڈا) مین تہا بیس نفر سپاہی ملازم تہے۔
(۶) دلجیت سنگہ و بہوانی بخش کی ایک گڈہی تہی جسمین پچاس سپاہی رہتے تہے۔
(۷) بکرماجیت تعلقدار کی ایک گڈہی (ٹکول) مین تہی جس مین دو سو سپاہی حفاظت کو تہے اور دوسری گڈہی مقام (کسرانوان) مین تہی

اس مین پچاس نفر سپاہی تھے ۔

(۸) درگا بخش تعلقدار کا قلعچہ قدیم مقام (گو۔ ہارم) مین تہا پچاس سپاہی اسمین رہا کرتے تھے ۔

(۹) مادہو سنگہ تعلقدار رام نگر کی ایک گڑہی مقام (کمکولی) یعرف قلعچہ قلب تہا دو سو سپاہی اس قلعچہ مین رہتے تھے ۔

(۱۰) بہمان سنگہ کا قلعچہ مقام (کسارہ) مین تہا اس مین پچاس نفر سپاہی رہتے تھے ۔

(۱۱) جگناتہ تعلقہ دار کا ایک قلعچہ مقام (جالون) مین قدیم تہا تین سو نفر سپاہی اس مین رہتے تھے ۔

(۱۲) دلجیت سنگہ تعلقدار کا قلعچہ قدیم مقام (بار گڑہ) مین تہا عملداری غلام حسین ناظم مین بہ سبب محاربہ مسمار کیا گیا تہا مگر پہر تیار ہوا اس قلعچہ مین ۵۰ سپاہی رہتے تھے اور ایک ضرب توپ تہی ۔

(۱۳) پرتہی پال سنگہ تعلقہ دار قلعچہ اسکا مقام (بردلیا) مین تہا دو ضرب توپ تہین اور تین سو سپاہی کی جمعیت تہی ۔

پرگنہ اسولی مین ہفت گڑہی ایک ضرب توپ اور چہ سو دس سپاہی ملازم تعلقہ دار اور زمیندار کے تھے ۔

(۱) اُنکار سنگہ اسکا قلعچہ قدیم یسولی سے تین کوس کے فاصلہ پر تہا اس قلعچہ مین پچاس نفر سپاہی رہتے تھے ۔

(۲) بہگونت سنگہ تعلقدار اوسکا ہونے ایک گڑہی بمقام (سرمان) تیار کی تہی ۱۲۶۵ فصلی مین فیمابین اپچہا سنگہ ناظم و تعلقدار جنگ ہوئی تہی اس گڑہی مین ایک سو نفر رہا کرتے تھے اور دوسری گڑہی اوسکی بمقام (اکا سوم) تہی اس گڑہی مین ایک سو پچاس سپاہی محافظ تھے ۔

(۳) سماۃ صغرا نے ایک گڑہی قلب جانب مشرق موضع (بیلا) مین تیار کی تہی اس مین ایک سو پچاس نفر مقیم تھے اور دوسری گڑہی

(مقام مہدونہ) مین بہی تہی اس گڈہی مین ایک سو پچاس نفر سپاہی تہے اور اسی مہدونہ مین بہی جو حصہ ہیغنامہ بنام رام ادہین خلف راجہ درشن سنگہ تہا ایک گڈہی جدید تیار ہوئی تہی اس گڈہی مین ایک ضرب توپ اور شصت نفر سپاہی رہتے تہے۔

(۴) مادہو پرتاب سنگہ کا ایک قلعچہ بنائے قدیم مقام (براہم پور) مین تہا جو اسولی سے دو کوس پر واقع ہے اس مین پچیس نفر سپاہی محافظت کرتے تہے۔

نظامت محالات گونڈہ وبہرائچ آن روے دریاے گہاگہرہ وسرحد شمالی ملحق بہ ملک نیپال

(۱) گونڈہ لکہنؤ سے طرف شمال بفاصلہ پیتیس کوس واقع ہے گونڈہ مین آٹھ موضع حسب تفصیل ذیل ہین۔ بکسر۔ راماں پور۔ ضلع بہارا پور درجن پور۔ مہاراج گنج۔ کہرگو پور۔ ضلع دو بانیر۔ نواب گنج مہادیوا۔

(۲) **نواب گنج مہادیوا**۔ اسمقام مین ایک باغ قدیم رئیس اس ملک کا بس طول وطویل تہا اس کے ضلع یہ ہین۔ وزیر گنج۔ بلتی۔ پایل۔ منگاپور۔ ویدیا نگر۔

(۳) **بہرائچ**۔ اسمقام مین مزار سید سالار مغربی کا ہے۔

(۴) **حسام پور**۔ یہان قبر سید میرماہ کی ہے اور اس مقام مین قوم سید بہ نسبت دیگر قوم کے زیادہ سکونت رکہتی ہے اور لکہنؤ سے یہ مقام تیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔

(۵) **جرول**۔ بفاصلہ پچیس کوس یہ مقام بہی مسکن سادات ہے نان پارہ۔ تعلقدار اسمقام کا راجہ منور علیخان تہا ۱۲۵۵ فصلی مین حاضر دردولت بادشاہ لکہنؤ ہوا تہا اور دختر مہدی علی خان لکہنوی سے منکوحہ ہوا تہا اور پس از چند سال فوت ہوا زوجہ اول وثانی مین

بابت ریاست نان پارہ تنازع ہوا آخر کو فہمایش سرکار سے ہر دو فریق ریاست پر باہم قابض ہوگیئن نان پارہ مین قلعچہ قدیم جانب مغرب کے واقع تہا جسکے گرداگرد بیابان پرخار و دشوار گذار ملحق قلعچہ تہا اضراب توپ اور جمعیت تین ہزار سپاہی بندوقچی سے یہ قلعچہ آراستہ تہا اور بہرایچ سے بارہ کوس مسافت رکہتا ہے۔

سعدنگر[۱] دہیرپور[۲] وریکوآئی[۳] وبونڈہی۔ تعلقداران مقامات کا راجہ ہردت سنگہ تہا یہ مقام بہرایچ سے مابین گوشہ مغرب و شمال واقع ہے سمت مغرب بیابان پرخار و دشوار گذار ان علاقجات و قلعجات سے ملحق و پیوستہ تہا اور جمعیت مردم سپاہ کی تین ہزار بملازم ریاست تہے۔

بلرام پور ضلعجات اوس کے۔ راماپور[۱]۔ رہوا[۲]۔ فخرپور[۳]۔ گنگوال[۴] چروا[۵]۔ رہوا[۶]۔ تعلقدار انکا دگراج سنگہ تہا پیشہ استمراری ان ضلعجات کا مہری منتظم الدولہ وزیر ریاست اودہ کا اس کے پاس تہا اور بموجب پٹہ مذکور کے زر مالگذاری ادا کرتا تہا دگراج سنگہ پسر دان بہادر راجہ کوہی کا تہا۔

بربا۔ بہرایچ بفاصلہ تین کوس گوشہ مغرب و شمال کے واقع ہے ایک گڈہی قدیم و پایین گڈہی کے جوے سونی جاری تہی اور زمیندار اسکا فقیر بخش تہا۔

چردہ بہرایچ سے جانب شمال تعلقدار اسکا جوت سنگہ تہا اس کی دو گڈہی تہین چردہ کی گڈہی قدیم تہی پیراموں گڈہی کی ببول کا جنگل اور بانس کی جہاڑی تہی مقام دشوار گذار تہا اضراب توپ خورد و کلان نصب تہین علاوہ اس کے دوسری گڈہی جدید تہی جس پر گیارہ ضرب توپ نصب تہین اور کمپنی سپاہ تلنگان قواعد دان انگریزی طور کی اس گڈہی مین مقیم تہی۔

بیاگپور۔ ہیرپور سے بفاصلہ ہفت کروہ ہے زبت سنگہ اسکا تعلقدار تہا

قلعچہ قدیم تلب اور پایئن اوس کے جہیل اور پیرامون جنگل دشوار گذار تھا۔

گنگول تعلقدار سیتلا بخش یہ ہرپور سے سمت مشرق گڈہی قدیم قلب ہے اور پایئن گڈہی جہیل۔

دہوآہر ہرپور سے چہ کوس طرف جنوب دریا گہاگرہ یکنیم کروہ مالک اس کا جسونت سنگہ تہا دریاے گہاگرہ اصل مین گہر گہرا اس دریا کو بسر برہما یعنے ابوالبشر کہتے ہین بحر ذخار و پرشور ہے کشتی دریا مین کم ٹہرتی ہے اس لیئے ڈونگا اکثر چلا کرتا ہے۔

بونڈی ۔ تعلقہ دار اسکا ہردت سنگہ قلعچہ اسکا بہرایچ سے سمت جنوب بفاصلہ آٹھ کوس واقع تہا پایئن قلعہ کے جوے پہلکہ جاری ہے اس تعلقدار نے ۱۲۵۸ فصلی مین حاضر در دولت ہوکر بچہ ہاے فیل پیشکش کیئے تہے اور دربار شاہی سے بہ عطاے خلعت فاخرہ سرفراز ہوا تھا۔

تفصیل قلعچہ و گڈہی ہاے تعلقداران

(۱) **یکونہ** ۔ لال بہادر تعلقہ دار تہا اسکی گڈہی قدیم تہی پیرامون گڈہی جنگل دشوار گذار تہا ہفت ضرب توپ نصب رہتی تہین یہ مقام ہرہرپور سے گوشہ مشرق و شمال مین بفاصلہ بارہ کوس کے ہے

(۲) **ڈہائی پور** ۔ زوجہ لال بہادر کی سکونت اسمقام مین تہی قلعچہ جدید تیار ہوا تہا اور اس قلعچہ مین چار ضرب توپ اور ایکہزار سپاہی کی حفاظت مین یہ قلعچہ تہا ۔ دو قلعچہ اور بہی تہے ۔

(۳) مقام **سنگہا چندہ** بہرایچ سے جانب شمال بارہ کوس ہے اوس کے قلعچہ مین گیارہ ضرب توپ تہین اور یہ گڈہی باختیار و ماتحت مسمی کرشن دت برادر مدار دت کے تہی ۔

(۴) **بلرام پور** - یہ گڑہی مستحکم و متین راجہ دگبجے سنگہ کی تہی اور بارہ ضرب توپ نصب تہین

(۵) **شاہ پور** - زمینداری جے بخش کی تہی قلعچہ اسکا قدیم اور بیرون قلعچہ بیابان مغیلان تہا اور پایین قلعچہ دریاے گہاگہرہ وسرجو اور یہ مقام بہوری گنج مقام عالی نشین سے جانب مغرب کے واقع ہے اور تین کوس کا فاصلہ رکہتا ہے - (متعلقہ چہی دوارہ)

(۶) **بہنوان** - علاقہ اجیت سنگہ کا تہا انکی گڑہی قدیم نہایت قلب تہی ہوے لوکیان تینون طرف گڑہی کے روان اور خندق عمیق تہی اس گڑہی مین مدام سامان جنگ مہیا رہتا تہا - متعلقہ چہی دوارہ

(۷) **گیار** - علاقہ شیر بہادر بہوری گنج سے باین گوشہ مغرب وجنوب آنروے دریاے گہاگہرہ متعلقہ چہی دوارہ تہا -

(۸) **پرسپور** - تعلقدار اسکا سنپت سنگہ تہا یہ مقام بہوری گنج سے باین گوشہ مشرق وشمال کے واقع ہے بوجوہات خراب و افتادہ متعلقہ چہی دوارہ ہے -

(۹) **احاطہ** - یہہ مکان بابو سرنام سنگہ نے بطور گڑہی کے تیار کیا بہوری گنج سے یہ مقام تین کوس کے فاصلہ پر ہے جمعیت سپاہ کی دوسو آدمی سے کم تہی (متعلقہ چہی دوارہ)

(۱۰) **دہنولی** - بہورے گنج سے باین گوشہ مشرق وجنوب سے ہے تعلقدار اسکا پرتہاپت تہا متصل دریاے گہاگہرہ اسکی ایک گڑہی قلب اور مستحکم تہی دریاآباد خاص سے ہفت کروہ فاصلہ رکہتی تہی تین ضرب توپ اور تین کروہ مع ضروریات اسکی کے موجود تہین (متعلقہ چہی دوارہ)

(۱۱) **کمرگوپیان** - تعلقدار اسکا رگہناتہ سنگہ تہا ایک گڑہی قلب اسکی اسیمقام پر تہی جس مین چار ضرب توپ نصب تہین یہ مقام بہوری گنج سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے باین گڑہی کے

جوے کوا ٹی رواں تھی اور نیم کروہ کے فاصلہ پر دریاے گھاگھرہ رواں
متعلقہ مجہی ت دوارہ)

(۱۲) اچنھاپور- امری اکنون یہ علاقہ سرب جیت سنگہ کا تھا
حسام پور سے چار کوس کے فاصلہ پر جانب شمال ہے اسمقام مین یعنی
متصل امری کے ایک گڈہی تیار کی تھی (متعلقہ مجہی دوارہ)

(۱۳) جگنا- تعلقدار اسمقام کا مسمی دبی بخش تہا یہ تعلقدار چار
ضرب توپ مع جملہ اسباب جنگ بمقام جنگل موجود رکہتا تہا اور ایکہزار
سپاہی مستعد و مسلح اس کے ملازم تھے حاکم کے پاس ہمیشہ حاضر
رہتا تہا اور وقت جنگ حاکم کی طرف سے جنگ مین شریک رہتا تہا

(۱۴) رامپور- اسمقام کا امراد علی تعلقدار تہا اور یہ مقام مقام
اترولہ سے جانب مشرق واقع ہے اس تعلقدار کی ایک گڈہی تھی
جسکے تھوڑے فاصلہ پر جوے کوا آتو جاری تھی اور طرف جنوب و مغرب
کے جنگل بہت تہا ایکہزار بندوقچی اس تعلقدار کے ملازم تھے اور
وقت جنگ کے اس تعلقدار کے دو تین ہزار برادر مددگار جمع ہوجاتے
تھے یہ گڈہی عملداری انگریزی قدیم سے دو کوس کے فاصلہ پر تھی-

(۱۵) ٹکری- یہ مقام بھیکن سنگہ کی ملکیت مین تہا مقام وزیر گنج
سے طرف مشرق کے واقع ہے اسکی گڈہی سے بیابان دشوار گذار
ملحق تہا اس گڈہی مین دو سو سپاہی مسلح موجود رہتے تھے —

(۱۶) رتنا پور- یہ مقام مقبوضہ لالجی سنگہ تہا اسکی گڈہی سعادت نگر
مکان عامل نشین سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے گڈہی کے تین طرف
بیابان تہا مغرب کی طرف سے راہ آمد و رفت تھی اور اس گڈہی کے
سمت شمال جوے کوا آتو دو سو قدم پر رواں ہے اس گڈہی مین اکثر
ڈاکو زن پناہ لیا کرتے تھے اور جو کچہ مال غنیمت لاتے تھے مالک گڈہی
کو حصہ دیتے تھے —

(۱۷) سہی پور- زمیندار اس مقام کا مسمی دگبجے سنگہ تہا اسکی گڈہی

سے جنگل ملحق تہا اور جوسے کواتو دریا بین روان تہی —

(۱۸) **دہلہ** — سرگروہ اسمقام کا اشرف بخش تہا یہ مقام سعد اللہ نگر حاکم نشین سے یکنیم کروہ کے فاصلہ پر جانب مشرق ہے اور مابین جنگل کے مکان سرگروہ کا بطور گڈہی کے تیار تہا اس مقام مین بہ سبب خوف وخطر کے آمدرفت مردم غیر کی نہین ہوسکتی تہی —

(۱۹) **منگاپور** — اسمقام کا پرتہی پت مالک تہا اسکی گڈہی مین دس ضرب گروہ موجود تہے قریب نصف گڈہی پر نصب تہے اور باقی اندرون گڈہی موجود رہتے تہے چار سو سپاہی مسلح حفاظت گڈہی کو ملازم تہے اور اس گڈہی مین آلکہ پختہ تیار ہوتے تہے —

(۲۰) **بیسور** — زمینداری حسین بخش یہ مقام سعد اللہ نگر سے دو کوس جانب شمال ہے اسکی گڈہی قدیم مغرب کی طرف جنگل دشوار گذار تہا اور جوسے کواتو روان تہی جمعیت دو سو سپاہی کی ملازم تہی —

(۲۱) **سدریا** — یہ مقام بہی حسین بخش مذکور کی ملکیت مین تہا اسمقام کی گڈہی مابین جنگل کے تہی مقام بیسور سے نیم کروہ اور سعد اللہ نگر سے چہہ کوس پر واقع ہے اور اس گڈہی کو تحصیل اوترولہ سے تعلق تہا —

(۲۲) **تلسی پور** — تعلقہ دار اسمقام کا نامزد بہ راجہ کوہی تہا اسکی گڈہی قدیم مین بارہ ضرب توپ نصب تہین یہ گڈہی نہایت مستحکم وقلب تہی اندر جوسے نکلی پایئن اوس کے روان تہی اور پیرامون اسکے جنگل دشوار گذار تہا تین ہزار سپاہی مسلح اس گڈہی مین موجود رہتے تہے اور دو گڈہی علاوہ اس گڈہی کے تہین —

تذکرہ بہرایچ خاص

بہرایچ شہر مختصر وقدیم ساحل دریاے سرجو جانب شمال آباد ہے

چھوٹا سا چوک اور مسافرخانہ پختہ پارینہ ہے قریب کوہستان نیپال
تلسی پور جو عملداری گورکھانی سے ہموانہ ہے اسی نظامت مین واقع
ہے ویرانہ بکثرت ہے۔ اشیاء مفصلہ تحت تاجران کوہی اس شہر مین
واسطے فروخت کے لاتے ہین۔ طلا۔ مس۔ سرب یعنی سیسہ
شہد۔ موم۔ چوک۔ زرانبا دیعنی نرکچور۔ زردچوب یعنی ہلدی خشک و تر
زنجبیل خشک و تر۔ انار دانہ۔ انگوزہ۔ کہربا۔ مشک و نافہ مشک
فلفل دراز۔ نمک۔ ہمسہ۔ زیور سرب۔ جانوران شکاری از
قسم باز و شاہین وغیرہ۔ مزار سید سعود کا اسی شہر مین ہے۔ صاحب
مرات الاسرار روایت سید سالار کی آئینہ شہود مین اسطرح جلوہ نما
کرتا ہے کہ سالار مسعود قوم سید علوی ابن سالار میر ساہو ابن عطا اللہ
و ہمشیرہ زادہ سلطان محمود غزنوی کا ہے ۴۰۵ھ ہجری مین بمقام اجمیر
بست و یکم شعبان روز یکشنبہ کو وقت طلوع آفتاب نور افزای چشم
میر ساہو پدر و سماۃ ستر معلی مادر کا ہوا اور ۱۴ رجب ۴۲۴ھ ہجری
مین زخم کاری تیر پرتاب کسی اہل ہند سے سرخرو جاوید ہو کر گوشہ مقتل
مین زیر مرقد قیام کیا ماہ جیٹھ مین اول یکشنبہ کو اقوام اجلاف نزدیک و
دور جھنڈہاے کلان لیئے ہوئے مقبرہ پر جمع ہوتے ہین اور نذر و تحایف
گذرانتے ہین۔ کیفیت صحیح و قدیم واقعی اس مقام بہرائچ کی یون پایہ
درستی کو پہونچی ہے کہ یہ مقام عبادتگاہ فقیر خدارس درویش کامل
بالارکہہ کا ہے سید مسعود تعصب مذہبی سے بہ نیت تخریب ایا کن معابد ہنود
و قتل اس فرقہ کے محاربہ کنان یہان وارد ہوا کارکنان قضا و قدر نے
یہی جگہ روز ازل سے واسطے مدفن سید کے تجویز کی تہی بقصد جہاد
یہان تک پہونچا اور نوشتہ تقدیر پیش آیا عوام مین جو بالا پیر نام
سید مسعود کا مشہور ہے وہ صرف برعایت بالارکہہ کے ہے بالا سے
مراد بالارکہہ پیر سے مقصود سید مسعود ہے دونو کا نام ابتک زبان زد
خاص و عام ہے مقبرہ سید مسعود کے اندر گوشہ راست مین ایک حجرہ

مدور خورد معروف بہ بالا رکند ان الان موجود اور اوس مین حسب عقاید ہنود ہر وقت آتش فروزان رہتی ہے کوئی اگن کنڈ بالا رکہہ اور کوئی دہونی اونہین کی ظاہر کرتا ہے پرستش قبر کا محاصل مجاوران درگاہ و پوجا کنندے کے حاصلات پنڈے قوم ہنود دیا تے ہین اور باہم مجاوران اور پنڈون سے اس محاصل مین کچھ رسم اور مواحدہ بھی ہے اس درگاہ مین سلاح جنگ بہت کلان کلان زنگ آلود موجود ہین تلوار چار پانچ ہاتھہ کی لنبی اور ڈیرہ بالشت کی چوڑی علی ہذا ڈہال وغیرہ ۔ بڑا تبرک یہان کا بہ سوی ایک قسم کا لڈو شکر کا ہے ۔ مقبرہ کی عمارت نہایت خوشطرح اور مستحکم ہے راویان بہرائچ کا یہ قول ہے کہ کل عمارت مقبرہ مین کوڑی کا چونا لگا ہے اور کسی بنجارے کا بنوایا ہوا ہے ۔

سواے اس مرقد معروفہ کے بہت سی قبور متفرق واقع ہین دو تہہ ین احمد و محمود ماموں بہانجے کی شہرہ شہر ہین اونکی یہ تاثیر شہرہ عام ہے کہ جو شخص نوکری پیشہ بحالت ملازمت اون کے درمیان مین ہو کر نکلجاسکے وہ بیکار ہو جاے یہ عجب کرامات ہے

محالات نظامت خیرآباد

(۱) **خیرآباد خاص** ۔ یہ شہر لکھنؤ سے پینتیس [۳۵] کوس جانب شمال واقع خوشطرح و مطبوع طبایع خاص و عام ہے قوم مسلمان و کایستہ اس شہر کے اکثر صاحب علم و اہل فراست ہوا کرتے تہے علم منطق اس شہر مین نہایت درجہ پر اچہا تہا ۔ اسمقام مین ۔ پارچہ گزینہ سفید و رنگین وچیا درسفید رنگ و طرح مین معروف و لایق پسند طیار ہوتی تہی عمارات قدیم مرتفع و عالیشان موجود تہین ۔ دیوان ٹہاکرداس ورا ے چینی لال خیرآبادی انکے فرزند برابر تہے محلہ شیخ سراے انکا مسکن شریف تہا نصف محلہ مین انکی عمارات محلسراے و دیوانخانہ و اصطبل و فیلخانہ

رفیع و شیع لایق دید تہی دو آزرده قطعه باغات و دیگر مکانات رعایا منسوب اسی شہر مین واقع تہے اب وه عمارات منہدم ہوگئی لیکن تاہم ابنقش ونگار دروو دیوار شکستہ + آثار پیداست صنادیدِ عجم را دوسرے رائے بیکولال صاحب واصلباقی نویس سرکار نواب آصف الدولہ بہادر عدل مقام کے مکانات واکنه بلند و پختہ و باغات میوه دار یادگار تہے بوجہ نہونے مرمت کے سب مسمار ہوئے ابتک کچہ نشان باقی ہے تاقیام نشان نام اونکا بہی صفحہ دنیا مین قایم ہے۔ عہد حضرت نصیر الدین حیدر بادشاہ اوده مین مسمی مکا خیاط ساکن خیرآباد خیاطان شاہی کا جمعدار ہوگیا یہ سرکار تو پارس تہی جو آہن زنگ آلوده یہان پہونچا سونا ہوگیا مکا کچہ دنون مین مکا خان کہلا کر مشمول عواطف شاہانہ ہوا دولت نے ترقی کی مرجع عام بنگیا خاص خیرآباد مین امام باڑه بلند و مسجد و زیارت گاه قدم رسول و دیگر اکنه خاص خانقاه شروع و حوض شرعی طیار کرایا تہا جو ہنوز موجود ہے۔ مکا اپنی ثروت مین آپکو بہولا نہین ہر اہل شہر سے بطرز ساعت بعجز و لجاجت پیش آتا اور تا مقدور کان ہر ایک کے ساتہہ سلوک کرتا تہا ایک روز کا ذکر ہے کہ مکا فیل ہودج نقرئی پر سوار خاص بردار جلو مین روان کسی جانب عازم تہا ایک صاحب قوم کے پٹہان دور سے چلائے کہ ہمارا بند ٹوٹا ہے اگر کوئی ٹانکدے تو مزدوری پاوے مکا نے یہہ آواز سنکر ہاتہی سے اوتر کر اونکا بند سی دیا اور خوشامد کی وه تو شرمائے یہہ پہر فیل نشین ہوا شہر لکہنو مین بہی مکا گنج آنروے دریائے گومتی اسکا آباد کرده ہے۔ مسماۃ زینت زوجہ مکا و ملی بخش نواسا اوس کا اب تک بقید حیات و قابض جایداد ہے۔ خیرآباد کی وجہ تسمیہ یون گوش زد ہوئی ہے کہ کہیرا نامی قوم پاسی راجہ پاسی نے اس شہر کو اپنے نام سے آباد کیا اور وسط شہر مین بنیاد تعمیر قلعہ کی ڈالی عجب قدرت قادر ہے کہ جسقدر دیوارین تمام روز ... مین تیار ہوتین رات کو سب مسمار

ہوجاتین حاکم متحیر تھا آخرکار نجومیون نے اپنے علم سے یہ دریافت
کیا کہ وجہ افتادگی سفیر قلعہ صرف شرارت شیاطین سے ہے اور کسی جناب
سے یہ تدبیر بتائی گئی کہ اگر عروس و نوشہ قوم اسلام متمنی وصال کو بنا
قلعہ مین زندہ دفن کردین قلعہ تیار ہوجاے چند ہزار پاسی اس
تلاش مین سرگردان رہے آخرکار بحکم جوینده یابنده شاہد مدعا ہاتھ
آیا یعنی خلفاے عباسیہ کے نسل سے جو بخوف اعدا کوہ سوالک
مین مخفی و متوازی تھے ایک عروس و نوشہ لے آئے اور موافق
احکام موبدان مجوزہ کے زیر قلعہ دفن کئے پہر قلعہ کی طیاری مین کچہ
ہرج نہوا حصار رفیع و رفیع تعمیر ہوگیا پس آخر بقول شخصیکہ ظالم کی عمر
کوتاہ ہوتی ہے کھیرا کو نتیجہ اس ظلم خدا ناپسند کا ملگیا سید مسعود جو بقصد
جہاد ہندوستان مین آیا تھا اوس نے کھیرا کو پس پا کیا کھیرا تو بعد ہزیمت
آوارہ ہوگیا قلعہ ویران گرتے گرتے جزو زمین ہوگیا مدفن دولہا دولہن
کا ہنوز موجود ہے - کھیرا باد سے بفصاحت فارسی خوانان خیرآباد ہوا

(۲) چچھر پیٹہ - پرگنہ ہذا عہد نواب برہان الملک نواب سعادت خان
بہادر خلد آشیان سے جمع شصت ہزار روپیہ جاگیر نواب
وکیل السلطنت مختار الملک نواب مدار الدولہ بہادر صمصام جنگ
تھا عہد حضرت جنت آرامگاہ مین تحصیل و دفتر شاہی مین داخل کرلیا گیا
مگر تنخواہ ہر ایک اولاد نواب موصوف کی خزانہ شاہی سے مقرر
ہوگئی یہ مقام بہت آباد تھا اور اس مین ایک قلعہ تھا جس کے متصل
تالاب موسوم بہ ہر دوار ہے نواب موصوف ہمیشہ آراستگی اس تالاب
مین متوجہ رہتے تھے اور جو لوگ تالاب مین غسل کو آتے تھے ہر ایک طرح
کی اون کے ساتھ رعایت کیا کرتے تھے اور اسی مقام تالاب پر محتاجون
کو نقد و جنس تقسیم کرتے تھے - عہد آصف الدولہ مین راجہ بلبھدر سنگہ
ناظم خیرآباد نے چچھر پیٹہ کو غرق کیا مدار الدولہ نے برعکس تعمیل حکم
مالک ریاست کے قوم بونڈیلیون کو اپنے شریک کرکے فوج ریاست

اودہ سے جنگ شروع کی اور آخر کو قتل ہوگیا بہرحال اس خاندان سے
خیرخواہی سرکار ریاست اودہ سے جو ظہور مین آئی وہ اظہر من الشمس ہے
حاجت تصریح نہین

(۳) ہرگام - اسکو ہرگانوان بھی کہتے ہین خیرآباد سے یہ مقام بفاصلہ
آٹھ کوس ہے اور جانب شمال ہے - مہینے کاتک مین بہ تقریب میلہ
غسل سورج کنڈ مردم نواحی راہ دور دست کے اسمقام پر جمع ہوتے تھے

(۴) **لہرپور** - ولاہرپور خیرآباد سے جانب شمال فاصلہ آٹھ کوس
پر ہے مہینے کاتک مین اسمقام پر بھی میلا اشنان سورج کنڈ کا ہوتا ہے

(۵) **نیمکہار** - معبد سترگ وعبادتگاہ بزرگ قوم ہنود کا ہے پران
یعنی کتب اہل ہند سے پایا گیا کہ اس معبد شریف کا نام دوَرست جگ
وتریتا مین **آرن** تہا - آرن زبان سنسکرت مین بیابان کو کہتے ہین
ان دو جگون مین اسمقام پر جنگل رہا اخیر دور دواپر مین اٹھاسی ہزار
رکھیشرون نے جناب عالی سری برہما مین عرض کیا کہ آمد کلجگ قریب
ہے یہ زمانہ پُرآشوب شرارت افزاد فساد انتما ہوگا سالکان سلک
صدق وصفا کو تکلیف عبادت لاحق ہوگی اس لیے ایسی جاے متبرک
وپاکیزہ ہماری سکونت کے لیے تجویز فرمائی کہ جہان بد اطواری کلجگ
اثر پذیر نہو شری برہما نے بعد ایجاب عرض بہ استی شعاران فوراً
ایک چکر مثل چرخ گادارادت خاص سے نمایان کرکے مقابل بروے
آفتاب رکھدیا و خود شاغل مراقبہ یعنی دہیان سری نارایِن ذات
بحت کے ہوئی قدرت قادر بیہمال سے چکر خود بخود بلا استعانت غیرے
روان ہوا اور رکیشران حسب ارشاد برہما عقب اوس کے راہی ہوگئے
اور ہدایت پائی کہ جہان چکر از خود ٹہرے اور قیام کرے وہی مقام
متبرک اور دلچسپ وطاہر لائق بود وباند عابدان متصور ہوگا مگر نسیم آسا
کوہ ودشت ودیار وامصار سطے کرتا ہوا اسی آرن مین ٹہرگیا دیس وجہ سے
صورت ضیا چشم بشریت سے ناپدید ہوگیا رکیشرون نے وہین عبادتگاہ

قایم کی اور نیمکھار نام پڑا کہ تاحال وہی زبان زد خاص و عام ہے
دوسری روایات معتبرہ ہنود سے واضح ہوا کہ آخر تریتا [illegible] سری مہاراج
رام چندرجی نے ایک راچھس یعنی دیو مست کو ایک نمکھہ مین [illegible] قضا
سے سرنگون کیا نمکھہ زبان ہند مین بمحاورہ چشم زدن معروف ہے
اسوجہ سے نام اسکا نمکھہ ہوا - ہوا ماوس بروز دوشنبہ پڑتی ہے
یعنی سومباری اماوس اوس روز یہان کے اشنان کا بڑا مہاتم ہے
(۶) **مصرکہہ** - دراصل نام اسکا مشرت ہے [illegible] کا ترجمہ زبان
فارس مین آمیختہ ہے چونکہ جملہ تیرتہا ے روے زمین ہنگام جگ اسمقام
برگزیدہ مین یکجا و شامل ہوے لہذا برعایت اشتمال اون کے مشرت
نام پڑا اور بہ تصحیف زبان مصرکہہ ہوگیا یہ تیرتہ عالی مرتبت تہاب
متبرک نیمکھار سے چار کوس برلب دریاے گومتی آباد ہے ایک تالاب
پختہ قدیم واقع ہے جسکی ابتدا کسی پر ظاہر نہین -
برہماورت جسکو چکر تیرتہ کہتے ہین بڑا تیرتہ ہے ہزارون فقیر و اہل
تعلق بروز پورنماشی سودی پہاگن یعنی ہولی کے روز یہان جمع
ہوتے ہین اور اس آب رشک چشمہ ظلمات سے بدن کو پاک صاف
کرکے سعادت دارین حاصل کرتے ہین کئی روز میلہ رہتا ہے مہاراج
چھیدہ داس و بہگوان داس جنت قصبہ انکن ضلع کانپور کا بھنڈارہ
بڑے دہوم دہام سے اس جگہہ دو روز ہوتا ہے - سواے چکر تیرتہ
کے ایک اور کنڈ مظہر کرامات اس معبد متبرک مین واقع ہے پانی اس کنڈ
کا اس زور شور سے اوپر کو ابلتا ہے کہ حیوان ناطق یا مطلق شدت
حملہ آمد آب سے اندر تالاب کے نہین جا سکتے اور جو شے از قسم نباتات
و جمادات اس مین ڈالی جاتی ہے صدمہ امواج آب سے اوپر کو آجاتی
ہے اس پانی مین وہ حدت و حرارت ہے کہ ہردم مثل کرہ نار گرم رہتا ہے
قدرت قادر کا ایک نمونہ عجب نظر آتا ہے اضداد کو ایک صورت مین
باہم اختلاط بخشتا ہے ایک روایت تمثیلاً اسموقع پر درج کیجاتی ہے

شہر منگیہ مین پانچ کنڈ یعنی حوض بنام نہاد - رام کنڈ - لچھمن کنڈ - بھرت کنڈ
- شترگہن کنڈ - سیتا کنڈ - پختہ مدت دراز سے بنے ہوئے ہین آب گرم
جملہ حوضون سے ہر وقت خوش زن و روان رہتا ہے مزارع اس آب
متبرک سے بگراگری تمام آبپاشی کرتے ہین زراعت اثر آب سے نہایت
شاداب رہتی ہے بروز رام نومی یعنی نومی سودی چیت یوم ظہور اوتار
سری رام چندر جی ان حیاض محرور کا آب صورت برف سرد ہو جاتا ہے
یہ کرامات ان حوضون کی ابتک شہرہ عام ہے - دوسری روایت ایک
پوتھی مین یون مندرج ہے کہ جب بہ سبب اختتام دواپر و آغاز زمانہ
کلجگ علوم ہنود مین قلت ہوئی براہمہ اہل ریاضت نے کنارا اسی حوض
پاک پہ بسر منت و نیاز جناب دانائے علوم و واقف فنون مین گھبکر
بعد عجز و الحاح مشغول تصور ذات بحت ہوئے عنایت بے نہایت خداوند
کائنات سے جملہ علوم دینی دیباچہ ضمیر بجمل نظیر قاضان مفصل کیش پہ منقش او ثبت ہو گئی
و اسرار غیب منکشف ہوئے کہ اوسیوقت سے پھر تجدید علوم صفحہ ہستی پر
ہوئی - اس کنڈ کے متصل ایک درخت گلاب کا نہایت عطر آگین و
خوشبودار ہے چشمہ حوض دریائے گومتی سے ملا ہے اور حوض ایک
گز یعنی چار انگل عمیق ہے اور پھول و پھل شیر و برنج وغیرہم جوشی بطور
پرستش چڑھائی جاتی ہے وہ تہ آب بیٹھ گرا۔ پھر گوسین ادہتی اور
برہمنان بید خوان با طہارت نیت صاف سے بہ نگاہ غور آئینہ آب کو
معاینہ کرتے ہین مورت سری مہادیو جی کی زیر آب نظر آتی ہے اور
بعد لمحہ پھر محو ہو جاتی ہے ایک پارہ اراضی اس کنڈ کے متصل موسومہ
جو ہی واقع ہے شب ہولی مین اسی مین سے زبانہ آتش شعلہ فگن ہوتا ہے
اور معجزہ عجیب ظاہر ہوتا ہے - عرصہ چند سال کا ہوا کہ میلہ چکر تیرتھ
مین وقت اشنان کے خود بخود ایک ایسی گردش یعنی چکر آیا کہ قریب
پنج شش صد مردم نردبان تالاب سے بلغزش پا دفعتاً غرق آب ہوئے
اور غسل کنندگان اندرون آب کے سر سے پانی گذر گیا - وقوع اس

سانحہ سے شور و غوغا مثل یوم رستخیز عالمگیر تہا جو گرداب قضا سی محفوظ رہے وہ بلا اشنان واپس وطن ہوئے کارپردازان سرکار انگلشیہ نے برائے آیندہ اشنان چکر تیرتہہ کا بند کردیا برہمنان مشہور ہے پر ہمنان سے جنکی معاش اسی تیرتہہ کے بدولت ہے کمال پیروی اور کوشش سے اوس حکم کو منسوخ کرایا اور سرکار دولت مدار نے ایک دیوار ریختہ اندر تالاب کے تعمیر کردی کہ اشنان کرنیوالے اوس حد سے آگے قدم نرکہین اب پہر مثل سابق میلہ و اشنان ہوتا ہے —

(۷) **کہیری** — خیرآباد سے جانب شمال چودہ کوس ہے —

(۸) **دہورہرہ** — خیرآباد کے شمال مین بیس کوس کے فاصلہ پر ہے

(۹) **تمبور** — خیرآباد سے جانب شمال بیس کوس ہے —

(۱۰) **سیتاپور** — کہ اسکو چیتاپور بہی کہتے ہین اسمقام مین عملداری شاہ اودہ مین بہی چہاونی فوج انگریزی کی تہی اور یہ مقام خیرآباد سے تین کوس کے جانب شمال ہے —

(۱۱) **پیلا** — خیرآباد سے سولہ کوس جانب شمال و مغرب کے واقع ہے فیمابین انروہ سنگہ تعلقدار اویل و امراو سنگہ تعلقدار رحیوہ بابت زمینداری پیلا مذکور کے ہمیشہ تکرار رہا کرتی تہی اور لونی سنگہ تعلقدار متولی علاقہ محمدی کا بہی اسکا دعویدار تہا راجہ لونی سنگہ بجرم بغاوت ایام غدر ۱۸۵۷ع کے بعبور دریائے شور دایم الحبس ہوگیا

(۱۲) **لبارہ** — یہ مقام قیام گاہ ضلعدار سرکاری کا تہا —

(۱۳) **اورنگ آباد** — عہد سلطنت حضرت عالمگیر اورنگ زیب مین صوبہ دار اودہ نے اس موضع کو بنام اورنگ زیب بادشاہ آباد کیا تہا —

(۱۴) **ملاپور** — عہد سابق مین تعلقدار اسمقام کا بلقب راو مشہور تہا اوسی مناسبت سے اوسکی اولاد کا بہی لقب راو چلا آتا ہے اور راو بلبہدر سنگہ تعلقدار اسمقام کا تہا اپنے امثال مین یہ شخص اکثر

اسوقت مین نیکنام رہاہے۔

(۱۵) **کہیری گڈہ کنچن پور** - یہ مقام متاجری رندہج ساہی پسر گنگارام ساہی مین تہا جس دہج شاہی جوایک برادران عمزاد اوسکے سے تہا بہ سفارش رزیڈنٹ بہادر سرکار شاہی مین دعویدار ہوا تہا بعدم ثبوت استحقاق ناکام رہگیا۔

(۱۶) **کرونہ و کوندلاہو** - یہ مقام اضلاع خیرآباد سے ہے اسکی مضافات یعنی مقام رام کوٹ مین قلعہ شوالہ و تالاب پختہ عمدہ ستہے

تفصیل گڈہی متعلقہ نظامت خیرآباد

(۱) متعلقہ پرگنات مچہریٹہ -

(۱) رنجیت سنگہ زمیندار کی گڈہی قلعہ مچہریٹہ سے بفاصلہ تین کوس تہی اور اس گڈہی کے ہرچہار طرف جنگل تہا ایکسو سپاہی مسلح گڈہی مین قیام پذیر ستے۔

(۲) **گندہریا** - ڈال سنگہ زمیندار اسکا مالک تہا اسکی گڈہی کے ہرچہار طرف جنگل تہا اور پچاس سپاہی اسمین مقیم رہتے ستے۔

(۳) **رلوگی** - اسمقام مین گڈہی تہی جس کے چاروسمت جنگل تہا بہوپ سنگہ زمیندار مالک اس گڈہی کا تہا۔

(۴) **رام پور کاکوری** - یہ مقام مچہریٹہ سے فاصلہ پانچ کوس پر تہا شیو بخش زمیندار کی گڈہی مین پچاس سپاہی موجود رہتے ستے۔

(۵) **جرکنوان - پرگنہ کرونا** - رگہناتہ سنگہ زمیندار کی گڈہی تہی ایکسو سپاہی مع دو ضرب گردہ توپ کے موجود ستے۔

(۶) **نرسنگہ پور اورنگ آباد** - یہ مقام علی بہادر پسر تیغ بہادر کی ملکیت تہی اسکی گڈہی اشجار متراکم سے ہرچہار طرف محفوظ تہی دو ضرب گردہ توپ گڈہی مین موجود ستے۔

(۲) پرگنہ مصرکھ -

(۱) پیروسہ و دلیریہ - اسمین قلعچہ تعمیر کردہ اکبر بیگ برادر بندہ علی بیگ تہا اس قلعچہ مین دو گردہ توپ اور ایکسو سپاہی تھے عہد نہور خان ناظم مین اکبر بیگ بجرم قتل کسی متوسل انگریزی کے گرفتار ہو کر لکھنؤ مین قید ہوا تا ہمردہ محافظان محبس سے ساز کر کے فرار ہوا اور علاقہ بادشاہی مین لوٹ مار سے ہنگامہ برپا کرتا رہا اور ایک جماعت فوج انگریزی پرجو واسطے گرفتاری مسمی بھگونت سنگہ سرگروہ ڈاکہ زنون کے مامور تھی بامانت پنچم سنگہ حملہ آور ہوا اس معرکہ مین چند کس قتل ہوئے آخر کو برطبق سفارش اہالیان انگریزی کے دربار شاہی سے مواخذہ جرایم سے درگذر کی گئی اور حکم آبادی نافذ ہو گیا -

(۳) پرگنہ چیندورہ -

(۱) ہرگانون - پرگنہ چیندورہ سے فاصلہ چار کوس پر ہے اور یہ مقام ملکیت لواز سنگہ و دلہ گھو بر سنگہ و رودر سنگہ کی تہی انکی گڈھی مین دو گردہ توپ تھے اور ایکسو سپاہی ملازم واسطے حفاظت گڈھی کے مسلح رہتے تھے یہ تینون شخص سنعدری مین فردتھے -

(۲) کمہور - پرگنہ چیندورہ سے یہ مقام سمیان جیت سنگہ وسودرسنگہ و کرت سنگہ زمیندارون کے قبضہ مین تہا اس جگہ ایک گڈھی تہی مون پیرا گڈھی کے جنگل دشوار گذار تہا پچاس نفر سپاہی رہا کرتے تھے -

(۴) پرگنہ چھیتا پور -

(۱) کسکی - اس مقام مین کشن سنگہ زمیندار نے ایک گڈھی جدید تیار کی تہی -

(۲) پیم پور - زمیندار اسمقام کا حشو سنگہ تہا اسکی دو گڈھی تہین ہر ایک گڈھی مین چالیس چالیس سپاہی مسلح رہتے تھے -

(۳) رسورہ - اسکا مالک کالکا بخش زمیندار تہا اسکی گڈھی کے بائین جانب شمال رود سراین جاری تہی اور پیرا مون گڈھی جنگل ذیادہ تہا

ایکسو سپاہی مسلح اسکے ملازم تہے —

(۵) پرگنہ لاہور —

(۱) کٹیسر — اسکا مالک شیو بخش سنگہ تعلقدار تہا اس کی گڑہی درمیان نیستان و خارستان واقع ہے پانچسو نفر سپاہی مسلح اسکے ملازم تہے چار ضرب توپ اس گڑہی مین موجود رہتی تہین —

(۲) کٹیارہ — اسمقام مین گڑہی چہوٹی تہی ہرچہار طرف گڑہی خارستان سے محفوظ تہی پچاس سپاہی ملازم اس مین رہتے تہے اور یہ گڑہی ملکیت سدہا سنگہ کی تہی —

(۳) سمنسا — اسمقام کی گڑہی قلعہ لاہرپور سے بفاصلہ چار کوس کے ہے مالک اسکا تہانہ سنگہ تہا عہد محمود علیخان ناظم مین تہانہ سنگہ نے جنگ کی تہی اور اس جنگ مین فوج شاہی نے بعد جدال و قتال نامبرد کو قید کرلیا تہا مگر بعد محبوسی ایام چند مشمول عواطف شاہی ہوکر آباد ہوا

(۴) اکبرپور — زمینداری گوہر علی لاہرپور سے تین کوس کے فاصلہ پر تہی گڑہی کے گرداگرد جنگل بانس کا تہا اور ایک ضرب گروہ توپ مع ایکسو سپاہی مسلح گڑہی مین موجود تہی —

(۶) پرگنہ کیری —

(۱) ویل — یہ علاقہ ٹہاکر بخت سنگہ تعلقدار کی ملکیت تہا ٹہاکر بخت سنگہ کی وفات کے بعد مسمیان رگہوناتہہ سنگہ و امراؤ سنگہ و صوبہ سنگہ پسران ٹہاکر مذکور مالک و قابض ہوئے یہ علاقہ حضور تحصیل تہا عہد حکومت منتظم الدولہ ناظم علاقہ خیرآباد و محمدی مین ٹہاکر بخت سنگہ کو بہت کچہہ رسوخ تہا سواے انتظام علاقہ خیرآباد و محمدی کے اسکو مزاج حاکم مین دخل و تصرف ہوگیا گڑہی اسکی قدیم و کلان و مستحکم تہی اطراف گڑہی کے بیابان و چراگاہ تہا ہفت ضرب توپ اور تین گروہ توپ تہی آٹہہ سونفر سپاہی مسلح ملازم تہے عہد واجد علی شاہ مین مسمی اتروده سنگہ خلف امراؤ سنگہ بعد وفات مورث اعلی کے مالک تعلقہ کو

خطاب راجگی اور خلعت دربار شاہی سے پاکر چشموں میں سر بلند ہوگیا تہا علاقہ اسکا نہایت زرریز تہا ۔

(۲) **مہیوہ** ۔ یہ علاقہ حضور تحصیل تہا اعزاد سنگہ ثانی اس علاقہ کا تعلقدار تہا گڈہی اسکی اسی مقام مہیوہ مین تہی مگر جب یہ گڈہی تمام دریا برد ہوگئی تب تعلقدار مذکور نے مقام پرشاد پور مین ایک قلعچہ گڈہی قدیم سے بہتر تیار کیا دو ضرب توپ اور تین گردہ اور پانسو نفر سپاہی مسلح اس گڈہی مین تہے ۔

(۳) **کمہرہ** ۔ یہ علاقہ بہی تحصیل حضور تہا اس مقام مین ایک گڈہی تہی دو سو نفر سپاہی اس گڈہی مین مسلح رہتے تہے مالک اسکا جودہ سنگہ زمیندار تہا ۔

(۴) **پرگنہ دہورہرہ** ۔ مسمی ارجن سنگہ زمیندار اسمقام کا تہا بہ سبب ناموافقت حاکم کے فرار ہوکر آوارہ دشت و بیابان رہا اور جنگل مقام شیخوئی آنرو سے دریاے گہاگہرہ مین قیام کیا گڈہی مکان خالی پڑی رہی اور مسکن زاغ و زغن ہوگیا ۔

(۵) **پرگنہ عیسی نگر** اسمقام مین رنجیت سنگہ کی گڈہی قریب دریاے گہاگہرہ کے تہی دو ضرب توپ اور پانسو نفر سپاہی مسلح تہے اور یہ مقام دہورہرہ سے تعلق رکہتا تہا ۔

(۹) **پرگنہ گوندری** ۔

(۱) **رام پور** ۔ زمیندار اس مقام کا مادہو سنگہ تہا اسکی گڈہی مستحکم تہی متصل گڈہی کے رود چوکا روان تہا مادہو سنگہ باوجودیکہ پیشگاہ ناظم مین قید تہا مسمی شیو سنگہ لڑکا اسکا گڈہی مین مع جمعیت ایکہزار سپاہی و چار ضرب توپ کے مستعد بجنگ رہتا تہا اور ہر شب کو اپنے باپ کی رہائی کیواسطے لشکر حاکم علاقہ پر قصد شبخون رکہا کیا مگر آخر کو فیصلہ ہوگیا ۔

(۲) **چہلاری** ۔ اس موضع مین گڈہی بلبہدر سنگہ تعلقدار ا ر پسر

سرپال کی تہی جانب شمال گڈہی کے دریاے گماگہرہ روان تھا اکثر پرسپاہی مسلح اور دو ضرب توپ گڈہی مین موجود رہتی تہا

(۳) ملاپور - بلبھدر سنگہ زمیندار اسمقام کی گڈہی قریب دریاے گماگہرہ کے واقع تہی اس گڈہی مین دو ضرب گردہ توپ اور چار سو سپاہی تہے -

(۱۰) پرگنہ تمبور -

(۱) رہار - اسمقام مین امراؤ سنگہ زمیندار کی گڈہی تہی اور گڈی شمال کیطرف ایک نالہ روان تہا اس گڈہی مین چار ضرب گردہ توپ اور تین سو سپاہی تہے -

(۱۱) پرگنہ نگہاسن جسکو نکاسن بہی کہتے ہین -

(۱) میراجکدیو پور - اسمقام مین دو گڈہیاں دشوار گذار تہین جنکے مالک گنگا سنگہ کلان و بریار سنگہ خورد تہے گرد نواح ہر دو گڈہی کے جنگل عریض و طویل تہا سپاہی ملازم انکے ایکہزار تہے یہ سپاہی حسب تجویز مالکان گڈہی کے وقت جنگ جنگل مین رہتے تہے وقت فرصت کے مقابلہ اور ہنگامہ حسب دلخواہ کرتے تہے -

(۲) کنچن پور - زمینداری گنگارام ساہ کی تہی بعد وفات اسکے رندہیچ ساہ مالک ریاست ہوا اسکی گڈہی مین وقت گنگارام ساہ کے ایکہزار پانسو سپاہ تہی عہد حضرت فردوس منزل محمد علیشاہ بادشاہ مین گنگارام پر فوج کشی ہوئی تہی اور اس فوج کا کلکٹر محمد خان تہا -

نظامت بیسواڑہ

(۱) چکلہ حیدر گڈہ کے محالات کی تفصیل -

(۱) حیدرگڈہ - لکہنؤ سے جانب مشرق بیس کوس ہے -

(۲) سیمیہ - جانب مشرق لکہنؤ سے پندرہ کوس پر واقع ہے

اسمقام مین اکثر سادات کا مسکن ہے اور اس علاقہ کے سرخیل
مسمیان حسین بخش و سرفراز احمد چودہریان تنے اسکے علاقہ مین
ایک مقام کیتھولی جاے پناہ رہزنون کا تہا اس مقام پر دریا ایسا
محیط ہے کہ گذر مردم اور اضراب توپ دشوار تہا ۔

(۳) **کمہرانوان** ۔ سمت مشرق لکھنؤ سے بفاصلہ چودہ کوس ہے ۔

(۴) **تہولینڈی** ۔ اسمقام مین عمارت عظیم الشان تعمیر کردہ
راجہ نواز سنگہ عمدہ تہی لکھنؤ سے یہ مقام چودہ کوس کے فاصلہ پر
ہے ۔ راجہ نواز سنگہ کی عہد آصف الدولہ بہادر مین بڑی ترقی تہی
اسکی عمارت وسیع اور گنج موسوم بہ نواز گنج لکھنؤ مین آجتک اوسکی
یادگار موجود ہے پہاٹک اس عمارت کے بہت کلان جانب مشرق
ومغرب ہین اور اندرون احاطہ کے میدان وسیع خوشنما ہے اولاد
آغا نصیر کی اوسمین رہتی ہے ۔

(۵) **نگوہان** ۔ لکھنؤ سے گیارہ کوس ہے مسمی دلجیت سنگہ زمیندار
اسمقام کا بیاوری طالع بیدار ملازمت حضرت غازی الدین حیدر
بادشاہ اودہ سے بہرہ ور ہوکر خطاب راجگی سے ممتاز ہوگیا تہا اوس
نے اسمقام نگوہان مین عمارت رفیع وخوشطرح تعمیر کرائی تہی ۔

(۶) **ایتھی** ۔ متعلقہ کہجولی لکھنؤ سے ہفت کروہ ہے اس پرگنہ کو
بندگی میان سے نسبت کرتے ہین اور قبر بندگی میان کی اسمقام
ایتھی مین ہے ۔

(۲) محالات دلمؤ وبریلی وبھگونت نگر وغیرہ کی تفصیل

(۱) **دلمؤ** ۔ لکھنؤ سے بیتیس ۳۲ کوس ہے اسمقام مین قلعہ بناے
قدیم تہا قبر سلطان شرقی کی یہان موجود ہے اور کنارے دریاے
گنگا کے شیوالہ وگہاٹ پختہ تعمیر کردہ مہاراجہ ٹکیت راے قوم کایست
سری باستب دیوان ریاست اودہ کا مع عمارت سنگین یادگار ہے
اور اقوال صحیحہ معتبرین ہنود سے واضح ہوا کہ اسمقام شریف مین دالب کہہ

صاحب عالم میرزا سلیمان قدر بہادر خلف حضرت امجد علیشاہ بادشاہ

فقیر مرتاض لب گنگاجی تپشیا یعنی عبادت گزین تھے اندرون قلعہ کے ادنکی مورت براجمان ہے اہل شہر تا حال مشغول پرستش رہتے ہین نام اسکا دالبھی تہا کثرت استعمال سے دلمؤ ہوگیا۔ واللہ اعلم

(۲) **راے بریلی**۔ اسمقام مین قلعہ بناے قدیم خشت کلان سے بہت بلند تیار تہا گرد اوس کے خندق عمیق اور اندرون حصار قلعہ کے آبادی قدیم تہی مابین قلعہ کے ایک چاہ اسقدر چوڑا ہے کہ کلوخ اندازان شاطر نے ہرچند اپنی مہارت بڑہائی تاہم کلوخ پرتاب شدہ نصف دہان چاہ سے آگے نہ بڑہا ایسی پہنائی چاہ کبہی دیکہی نہ سُنی نقل کرتے ہین کہ وقت تیاری اس چاہ سے پانی نے ایسا جوش کیا تہا کہ جسکے سیلاب سے اندیشہ بربادی تہا لہذا پانی بند کرا دیا گیا اور رفتہ رفتہ خاک وغیرہ سے بند ہوگیا کسیقدر خالی ہے اس پرگنہ راے بریلی مین اٹہائیس موضع متعلق قوم کا یتہون سری باستب کے ہین اور یہ مواضعات بہ لقب اٹہائیسہ نامزد ہین اور قوم کایست سری باستب اسی سبب سے زیادہ رہتے ہین یہ مقام لکہنو سے ۴۰ کوس کا فاصلہ رکہتا ہے اور اسی قصبہ مین ایک قصبہ نامزد یہ جہان آباد آباد قدیم سے ہے جسکا رقبہ پختہ ہے اور اکثر اکنہ پختہ واقع جسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ سابق مین یہ قصبہ بہت آباد تہا وساکنان قصبہ خوش وخرم تہے اسمقام کی شیرینی نام تما وبرہ بریلی زیادہ لذیذ اور مشہور دور ونزدیک ہے۔

(۳) **بہگونت نگر**۔ لکہنو سے ستائیس کوس ہے یہ پرگنہ زمینداری بابو رام بخش تعلقدار ڈونڈیہ کہیرہ منجملہ ساڈہے سات پرگنہ اوسکی زمینداری سے تہا اسمقام مین ظروف برنجی بہت اچہے تیار ہوتے ہین۔

(۴) **گہاٹم پور**۔ یہ مقام بہی ڈونڈیہ کہیرہ سے متعلق تہا بابو رام بخش تعلقدار ڈونڈیہ کہیرہ نے سنہ ۱۲ فصلی سے حضور تحصیل کرا لیا تہا جب ہیرا لال حاکم اس چکلہ کا ہوا اوس نے عداوت اور رشک سے

کہ اوس کے علاقہ ڈونڈیہ کہیرہ مین گنجایش زیادہ تہی حکمت عملی سے
حکم انتزاع اضراب توپ و منہدم کرڈالنے گڈہیون کے دربار شاہی
سے اپنے نام حاصل کرلیا تعلقدار مذکور پیشتر سے گاہ گاہے علاقہ
عملداری انگریزی تہی جو اوسکی زوجہ کے نام سے بیعنامہ تہا آمدورفت
رکہتا تہا وقت برخلافی ہیرالال مذکور عملداری انگریزی مین چلا گیا
اور کاروبار حفاظت علاقہ وغیرہ مسمی تخت سنگہ کارندہ کے تفویض
کیا ہیرالال چکلہ دار نے جب اسمقام کا محاصرہ کیا چند روز تک تخت سنگہ
کارندہ محافظ گڈہی رہا اور توپ اور تفنگ سے مقابلہ کرتا رہا آخر کو
اوس نے بہی پیروی اپنے مالک کی یعنی گڈہی سے فرار ہوکر بمقام
پرہیندا پرگنہ جلوتر علاقہ رسول آباد پاس راجہ دیا شنکر تعلقدار کے
پناہ لی اور یہان ہیرالال چکلہ دار نے نقارہ فتح کا بجاکر اور گڈہی پر قبضہ
پاکر دست تطاول رعایا پر دراز کیا جس کے سبب سے اکثر مرد و زن بیقصور
قتل ہوئے اور بہت سے کنوون مین گرکے مرگئے اور دوسری گڈہی
ڈونڈیہ کہیرہ مین بہی چکلہ دار کا قبضہ ہوگیا اس معرکہ مین مال رعایا کا
بہت کچھ نقصان ہوا اور بعد چند روز کے چکلہ دار مذکور نے بر طبق
دریافت حال موجودگی تخت سنگہ کارندہ فراری مذکور بمقام جبریہ
بجمعیت کثیر ماہ بہادون ۱۲۶۲ فصلی مین تاخت کی جب تخت سنگہ نے
آمد ہیرالال سے خبر پائی جبریہ سے بمقام گڈہی پرہیندا بہاگ آیا راجہ
دیا شنکر قوم ٹہاکر دیکست جو ایک رئیس اور مرد شجاع تہا اوس تاب
اور گرفتاری کارندہ مذکور کا اپنے مکان سے متحمل نہوا بلاخوف
اپنی جمعیت موجودہ سے جنگ شروع کردی جو کہ حاکم سے مقابلہ
رعایا ہمیشہ سے مشکل ہے اور فریقین مین جانون کا نقصان بہی
ہوا آخر کو راجہ دیا شنکر نے اپنی گڈہی کو خالی کردیا بابو رام بخش تعلقدار
نے جب چکلہ دار مذکور سے اپنا رفاہ نہ دیکہا حاضر در دولت شاہی
ہوا تب دربار شاہی سے اوسکی خطا معاف ہوئی اور راہ سکا علاقہ

اوس کے قبضہ مین بہ ستور کیا گیا اور اس نے اپنی گڈھیون کو بدستور کرلیا اور سوقت راجہ دیاشنکر نے اپنی آبادی اور درستی معاملہ ریاست کر کے گڈھی مین آگیا بعد ایام غدر ۱۸۵۷ء عملداری سرکار انگریزی مین بالورام بخش مذکور بجرم شراکت باغیون کے پھانسی پائی جملہ علاقہ واگذاشتہ اوسکا سرکار مین ضبط ہوکر خیرخواہون کو تقسیم ہوا مگر علاقہ ملک انگریزی جو اوسکی زوجہ کے نام تھا اوس کی زوجہ کو ملا اسکی کوئی اولاد نہین تھی زوجہ اولین اسکی ہمشیرہ راجہ ہنونت سنگہ تعلقدار دہارو پور دکالاکانکر علاقہ سلون کی تھی اب وہ بھی مرگئی مگر زوجہ ثانی اوسکی موجود ہے اور مسمی اودت سنگہ متبنی زوجہ اولین وارث دیادگار مسمی انجنا موجود ہے اور اس اودت نراین کی شادی صبیہ ہیا شیو پرشاد سنگہ خلف راجہ دیاشنکر تعلقدار سے تاریخ ۲۰ جون ۱۸۷۹ء کو تزک و احتشام سے ہوئی ہے۔

(۵) **پاٹن** - اس علاقہ مین ایک گڈھی گنگابخش کی نہایت تلعب تھی اور خاص مقام پاٹن کی حد مین مقام سکونت نجیب شاہ درویش کا ہے اسی سے تکیہ مشہور ہوا آبادی قدیم ہے قبر انکی اسی جگہ ہے اکثر اہل اسلام اعتقاد سے انکی زیارت کو آتے ہین ماہ پوکہ مین جو پنجشنبہ اول ہوتا ہے اوس دن یہان اشخاص دور و نزدیک مجتمع ہوتے ہین میلہ دہوم کا ہوتا ہے دوکانات قرب وجوار ہر قسم کے تاجران دیار لاتے ہین قوالان طوائف و سرود کنندگان اکثر اپنے علم و ہنر کا جلوہ دکہاتے ہین کہوٹیا وجود کپڑا و نقد بقدر وسعت نذر دیتے ہین دوسرے پنجشنبہ کو جو بعد اوس پنجشنبہ کے ہوتا ہے قبل ہوکر میلہ ختم ہوتا ہے اہل جنوت یہان سے اکثر معتقد ہین مجاوران درگاہ دست حاجت مندان عقیدت کو زنجیر آہنی سے باندہ کر درخت گلچکان مین آویختہ کر کے بضرب تازیانہ مستفید حال ہوتے ہین وہی گرفتار زنجیر جملہ حال لنشا بیان کر دیتا ہے بعد دریافت تمامت دہ رہا کیا جاتا ہے اور جو مراد اوسکی ہوتی ہے اوس کے حصول کی تدبیر

اوسکو تلقین کر دیتے ہین بیمار شفا پاتا ہے امراض اچھے ہوتے ہین مراد بر آتی ہے الحق نیت کا پھل ہے —
(۶) **بہار** — اس مقام مین ایک بارا موسوم بہ راہا گنج خوب آباد ہے اور اسی مقام مین ایک شیوالہ موسوم بہ بمیا دہر مہا دیو ہے —
(۷) **سرینی** — یہان کی بازار نہایت آباد تہی —
(۸) **بگرایبر** — علاقہ آباد تہا —
(۹) **پن ہن** — اس مقام مین شیوالہ اچلیشر مہا دیو کا متبرک و معبد عام و خاص ہے —
(۱۰) **مورانوان** — اس مقام مین چندن لال قوم کہتری جسکو عمال علاقہ سے ہمیشہ ربط رہا لالہ چندن لال نواب قدسیہ محل محل حضرت نصیر الدین حیدر بادشاہ کے علاقہ جاگیر گوشائین گنج وغیرہ مین خزانچی ہوا تہا اوسوقت سے بدولت سررشتہ خزانچی گری زمینداران جوارد حکام وقت سے راہ ورسم پیدا ہوگئی پیشہ اسکا مہاجنی تہا تشخیص علاقہ اس شخص کی راے سے ہوا کرتی تہی اور بالضامنی اکثر معاملہ داران کی کیا کرتا تہا جوکہ اس شخص کا اقبال ترقی پر تہا اور حسن تدبیر اور خوش سلیقگی مین یکتا تہا اسوجہ سے تمام عمال وغیرہ اسکی قدر مین متوجہ رہتے تہے جسکی بدولت اس شخص نے بہت مال حاصل کیا اور اکثر رفیع و بلند خاص مورانوان مین عمدہ تیار کرائی کوٹھیات مہاجنی لکھنؤ اور کانپور مین کین اور زمینداری دیہات بہی حاصل کری —

(۳) محالات ٹدہہ وغیرہ متعلقہ نظامت بیسواڑہ

(۱) ٹدہہ لکھنؤ سے اکیس[۲۱] کوس ہے اسمقام مین مندر سری دیبی سودر سنی کا پرستش گاہ اعظم ہنود و درگاہ میان قبول عالم زیارت گاہ اہل اسلام ہے —
(۲) **رنبیرپور** — معروف بہ رنجیت پوروہ
(۳) **اسوہہ** — جانب جنوب لکھنؤ سے دس کوس کے فاصلہ پر ہے

اس پرگنہ مین ایک موضع بدرقہ ہے جسمین عمارت عالیشان مسمی ہر بنس راے قوم کایست سری باستب کی ہے اس کے سبب سے اس موضع کی بہت ناموری ہوگئی بیان کرتے ہین کہ ہر بنس راے ندکور کمال افلاس مین بموجب ساعت کسی پنڈت نجومی کے بعزم دہلی مکان سے نکلا چند قدم کے بعد مار یعنی سانپ کو کھڑا پایا اور اوس سانپ کے سر پر چڑیا ہو جنگا بیٹھی تھی ہر بنس راے اوسکے ملنے کو شگون بد سمجھا اور پنڈت جی سے واپس آکر فوراً ہی اطلاع کی پنڈت جی نے بجواب اوس کے کہا کہ ابھی روانہ ہو اگر واپس نہ آتے کسی ملک کی حکومت اور ملکیت ملتی چنانچہ ہر بنس راے ندکور فوراً دہلی کو روانہ ہو کر بہت بجگیبا اور عہدہ دیوانی بادشاہ دہلی پر سرفراز ہوا اوس کے ذریعہ سے بہت دولت اور ناموری حاصل کی اور بدرقہ مین عمارت کلان تعمیر کرائی اس عمارت مین تہ خانہ تھی اور اوسی تہ خانہ مین بہت دولت مخفی تھی بعد اوس کی وفات کے کسیکو نہین ملی مکان بغیر مرمت کے گر گیا ہے ہمت پھاٹک کسیقدر باقی ہے اوس مین نسلاً داران ہرنبس راے اب تک رہتے ہین اور اس موضع مین زمینداری اونہین کی ہے اور قابض ہین بہ نسبت اور قومون کے قوم برہمنون کی اس موضع مین زیادہ آباد ہے اور یہ موضع مشہور دیار و جوار ہے —

(۴) **سرون** — لکھنؤ کے جنوب مین دس کوس ہے —

(۵) **کویدہ** — لکھنؤ سے گیارہ کوس —

(۶) **پرسندن** — گیارہ کوس لکھنؤ سے —

(۷) **اجگین** — لکھنؤ سے بارہ کوس —

(۸) **پرگنہ سرون بڑا گانون** — علاقہ راجہ گوردہن لال خلف سیوکرام قوم کایست سری باستب کہ عہد غدر مکان مین خطاب راجگی سے سرفراز ہوا تھا اور یہ علاقہ بطریق مدد معاش مستاجری نامبردہ مین دیا گیا بعد اوس کے بنام پرم دہن برادر زادہ راجہ موصوف

منتقل ہوا بعہد ازاں دیپت رائے اوس کے لڑکے کو بلا رآجیکہ
حدود ت اعلی ہکبلو ابتداسے عہد حضرت جنت آرامگاہ سے لیتے
نواب برہان الملک مین سررشتہ دا اطباقی ملک اودہ پر ساعد اور ممتاز
تہا بڑا نامور تہا یہ علاقہ متعلقہ سندیلہ لکہنوٴسے چوبیس کوس
ہے اور ابتک راجہ گوردہن داس کی اولاد یعنی وزیر چند و درگا پرشاد
اپنے علاقہ موروثی پر قابض ہین —

تذکرہ علاقجات و دیہات ملک اودہ بطریق اختصار

محالات فتح پور و باڑی وغیرہ

اسکا عامل علیحدہ ہوتا تہا

محالات فتحپور و باڑی لکہنوٴسے گوشہ شمال و مغرب کے مابین
واقع ہے عہد شاہی مین عامل ان محالات کا علیحدہ ہوا کرتا تہا
پرگنہ جات اس علاقہ کے حسب تفصیل ذیل تہے —

(۱) **محونہ** - لکہنوٴسے نو کوس کا فاصلہ رکہتا ہے یہان بہ نسبت
اور قومون کے قوم کایستہ سری باستب زیادہ آباد ہے —

(۲) **بسوان** - آباد کردہ بشوناتہ جوگی صاحب کمال کا ہے لکہنوٴسے
چوبیس کوس کے فاصلہ پر ہے اس گوشہ کے آدمی کار کمانگری سے
خوب واقف اور چھاپہ جل تقرہ وغیرہ اسمقام کا بہت مطبوع ہے
اور تنباکو اس اطراف کا بہت اچہا ہوتا ہے برگ تنباکو بلا آمیزش
کسی اور چیز کے خوشبو آتی ہے —

(۳) **فتح پور** - لکہنوٴسے سولہ کوس کے بعد پر ہے منجملہ اور عمارات
کے ایک شیوالہ بہت مشہور ہے —

(۴) **تعلقہ بہشوا موٴ پرگنہ باڑی** - باڑی آباد کردہ قوم بارنان
لکہنوٴسے اٹھارہ کوس اور پرگنہ صدرپور بفاصلہ تیس کوس لکہنوٴسے
واقع ہے اسمقام پر گروہ نقال و طایفہ طوایف زیادہ ہے —

(۵) چھپر نگر- لکھنؤ سے چوبیس۲۴ کوس کے فاصلہ پر ہے اس سرزمین مین دونوں ندیوں نے باہم اتصال کیا ہے یہان ہرسال میلہ سنگم بکثرت اژدحام عام ہوتا ہے ایک پل قدیم شکستہ تعمیر کردہ منتظم الدولہ وزیر شاہ اودھ کا موجود ہے-

(۶) مہاراج نگر- مہاراج تیج سنگھ قوم راجپوت ساکن ملک کشمیر کا آباد کیا ہوا ہے لکھنؤ سے ادنتیس۲۹ کوس مسافت رکھتا ہے شکر اس مقام مین بہت عمدہ تیار ہوتی ہے-

(۷) سہالی- اٹھارہ کوس-

(۸) منوان باڑی- مشہور منوی لکھنؤ سے سولہ۱۶ کوس-

(۹) ضلع رلیوان- سولہ۱۶ کوس لکھنؤ سے فاصلہ رکھتا ہے-
الحاصل اس علاقہ صدر مین نو پرگنہ اور ایک تعلقہ اور ایک ضلع شامل تھا-

محالات دریاآباد ردولی سکا عامل علیحدہ ہوتا تھا

محالات دریاآباد لکھنؤ سے طرف مشرق کے واقع ہے ان محالات کا عامل جدا ہوتا تھا-

(۱) دریاآباد- بائیس۲۲ کوس اس مقام مین مزار قاضی دانا کا اور تالاب اور کٹرہ بنا کردہ الماس علی خان موجود ہے-

(۲) بدوسرائے- اونیس۱۹ کوس اس مقام مین گل کیوڑہ مین بہت خوشبو ہوتی ہے اور مزار بلاست درویش اس مقام پر ہے یہان غلہ بہت خستہ بریان ہوتا تھا-

(۳) سورج پور- چوبیس۲۴ کوس-

(۴) بھیلاتوان- چوبیس۲۴ کوس-

(۵) ردولی- اس جگہ مزار مخدوم شاہ عبدالحق زیارت گاہ خاص وعام ہے لکھنؤ سے تیس۳۰ کوس کے فاصلہ پر ہے-

(۶) پالی ـ چوبیس ۲۴ کوس ـ
(۷) ضلع دہلی وکہنڈواسہ ـ چوبیس ۲۴ کوس ـ
(۸) بسولی ـ ستائیس ۲۷ کوس ـ
(۹) ضلع محمدپور ـ بتیس کوس ـ
(۱۰) ڈیگہہ گدار او موے ـ ستائس ۲۷ کوس ـ

تفصیل گڈہی ہاے جو محالات دریاآباد مین موجود تہین

(۱) سنگروندا ـ قلعہ دریاآباد کے مغرب اور جنوب کیطرف لفاصلہ چارکوس کے یہ مقام واقع تہا اس مقام مین ایک گڈہی تیار تہی جس کے گرد خندق و جنگل موجود تہا اور یہ مقام رگہناتہ سنگہ کی ملکیت تہی ـ

(۲) شیوگڈہ ـ علاقہ رام دین سنگہ ـ اسی مقام مین ایک گڈہی مضبوط مع خندق کے موجود تہی ـ

(۳) قیام پور ـ علاقہ امرت سنگہ یہان کی گڈہی دریاآباد سے ڈیرہ کوس فاصلہ پر جانب مشرق و شمال واقع تہی ـ

(۴) تعلقہ اسلام آباد ـ کہ سابق مین مراہنہ نام رکہتا تہا ایک مقام دشوار گذار تہا ـ

(۵) رانی مئو ـ متعلقہ بہ اوتار سنگہ جسمین ایک چہوٹی گڈہی مع دو ضرب توپ خورد موجود تہی اور گرد اس گڈہی کے جنگل و خندق تہا

(۶) سیف پور ـ مقبوضہ رام سنگہ جس کے درمیان مین ایک گڈہی مع خندق و اشجار خاردار تہی ـ

(۷) سکروره ـ کا عجب سنگہ مالک تہا ایک چہوٹی گڈہی جس کے گرد نالہ اور اشجار خاردار وغیرہ سنئے موجود تہی ـ

(۸) کہجوری ـ قبولیت مین اجودہیا سنگہ کے تہی اگرچہ اسمقام کی گڈہی پورا سنے وقت کی تہی اور دیوار وغیرہ شکست تہی تاہم

بسبب خندق اسکے مقام دشوار گذار تہا —
(۹) ضلع سورج پور — قبضہ سنگہ جی تعلقہ ات لکالکر ملکیت راجہ مان سنگہ بہادر
(۱۰) بہوندہا — علاقہ جیپال سنگہ اسمین ایک بہوتی گڈہی اور گرد اوس کے خندق مگر جمعیت سپاہ قلیل تہی —
(۱۱) ریولی — ملکیت دلجیت سنگہ زمیندار ایک گڈہی مع دو ضرب توپ خورد و ہر چہار طرف خندق —
(۱۲) موضع بہیکپور — ملکیت اس موضع کی بودہی سنگہ زمیندار کی تہی اس مقام مین ایک مکان تہا جسمین رندہ کشی معقول تہی اور بیرامون اوس کے نالہ و جنگل تہا —
(۱۳) سکوری — یہ مقام بہی سنگہ جی سورج پور والہ کا تہا اوس نے ایک مکان اس موضع مین بطور گڈہی تیار کیا تہا مسمی بینی کہار ملازم سنگہ جی بعد اوسکی گرفتاری کے مسلمان ہوا لہذا یہہ مقام اوسکو سرکار شاہی سے عطا ہوگیا تہا —
(۱۴) کوندری — اسمقام پر ایک گڈہی تہی جسکا مالک و قابض چندن سنگہ تہا یہ شخص ظالم اور ڈاکہ زن مشہور تہا —
(۱۵) کہرکاپہول — یہ مقام ادہار سنگہ کے قبضہ مین تہا اور ایک گڈہی مع جنگل اور ایک ضرب توپ کے تہی —
(۱۶) ضلع بسوڈہی — اسمین چند گڈہی تہین —
(۱۷) کسہری — اسمقام مین ایک گڈہی تہی مالک اسکا حسین علی زمیندار تہا —
(۱۸) موئی — یہ مقام بقبضہ پیر غلام دائرہ خان کے تہا اسمین ایک گڈہی مع خندق و جنگل کے تہی —
(۱۹) دلول — اس موضع مین مکان مسمی واحد خان کا بطرز گڈہی مضبوط وار تہا —
(۲۰) نیورا — متعلقہ شیر خان — اسمقام مین ایک گڈہی واقع تہی

(۲۱) **بھدلالو** - یہان حویلی محمد حسین تعلقہ دار کی بطرز گڈھی تھی -
(۲۲) **مونگ پور** - متعلق غلام جعفر - اس مقام مین گڈھی اور پیراسون اوس کے خندق تہے -
(۲۳) **بدوسراے** - مکان فتح سنگہ زمیندار بطرز گڈھی بنا ہوا تہا -
(۲۴) **تعلقہ محمود آباد** - علاقہ راجہ نواب علیخان بہادر خلف مصاحب علی خان بہادر اس ریاست دار نے ۱۲۶۶ ہجری مین سرکار شاہی سے خطاب راجگی پایا تہا - اب اون کے صاحبزادے جناب امیر الدولہ سعید الملک راجہ امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ مالک ریاست ہین یہ صاحب بڑے ذیہوش ہین انہون نے اپنی ریاست کو خرید علاقہ متولی وغیرہ سے بہت وسعت دی یہ ریاست اودہ کی ریاستون مین ایک معزز خیال کیجاتی ہے انتظام ریاست قابل مدح ہے -
(۲۵) **ہڑاہا** - صفدرگنج سے پانچ کوس جانب مغرب ایک گڈھی جسکے پیراسون چند نالہ ہاے وسیع وخندق عمیق تہے مالک یہان کی زوجہ چہترپال تہی عہد امجد علیشاہ مین اوس کے ظلم اور غارت گری سے شور تظلم برپا ہوا راجہ درشن سنگہ غالب جنگ بموجب حکم بادشاہی واسطے تدارک کے لکہنؤ سے روانہ ہوا سپاہیان زوجہ چہترپال مذکور مقام صفدرگنج مین سدراہ لشکر راجہ مذکور ہوئے مگر آخر کو تاب مقابلہ نہ لاکر سپاہیان مذکور واپس چلے گئے فوج شاہی بہی تعاقب مین پہونچکی قلعچہ کا محاصرہ کرلیا ہنگامہ زدوخورد دونو طرف سے شب وروز ہوتا رہا جب وہ مرتد نے باوجود جنگ وجدل کے بہی اطاعت قبول نہ کی تب فوج شاہی نے دردیوار قلعچہ پر پہونچکر قلعچہ نشینون کو قتل کیا اور اسی زدوخورد مین اوس زوجہ خود سر کو بہی خاک مین ملادیا اور تمامی اسباب جنگ وسرمایہ بہسا لہاسال مع چند ضراب توپ داخل توپخانہ شاہی ہوگیا اور کل

پیندارہی اودس کی راجہ سید امداد علی ملازم ساد کنندن لال وساہ
گھہر دیال خزانچی کو بعد میں تفصیل یعنے تعلقجات ہڑاہہ ۔ رانی مو ۔ و
سکروریا ۔ وا چیلا ۔ بھیم پور ۔ وکمھوری ۔ مواضع اورا ۔ ہر ہری ۔
متعلقہ چہتر پت اورا ۔ سے بہائیون کی بموجب فرمان شاہی
مورخہ دہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۵۹ ہجری ملگئی ۔

محالات دیوی وکرسی وغیرہ

عامل ان محالات کا بھی علیحدہ ہوا کرتا تھا تفصیل محالات کی یہ ہے

(۱) **دیوی** ۔ لکھنؤ سے گیارہ کوس جانب شمال واقع ہے یہان قلعہ سرکاری تھا خاص دیوی مین زمانہ سابق مین باون پالکی نشین رہتے تہے مکانات شکستہ موجود تہے جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تہا کہ قصبہ دیوی مین بود وباش مسلمانان ذی رتبہ کی تہی ۔

(۲) **منڈیانون** ۔ لکھنؤ سے تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے زمانہ شاہی تک اسی مقام مین چھاونی فوج انگریزی کی تہی ۔

(۳) **کرسی** ۔ لکھنؤ سے دس کروہ اس مقام مین تحصیل علم کی رغبت زیادہ تہی مسلمان لوگ یہان کے مشغلہ علمی مین معروف رہتے اور صفات حمیدہ اس قصبہ مردم خیز کے دیار وامصار مین مشہور ومعروف ہین ۔

(۴) **جہانگیر آباد** ۔ گوشہ شمال ومشرق مین گڑہی قدیم واقع ہے راجہ رزاق بخش تعلقدار جہانگیر آباد سے ۱۲۵۸ فصلی مین عامل وقت سے نا اتفاقی پیدا ہوئی فرزند علی تعلقدار مذکور کو لکھنؤ میں لالہ مردان علی برادر اپنے سے ملاقات کرائی یہ مردان علی بعنایت دیانت الدولہ بہادر خواجہ سرا افسر خاصبرداران شاہی وداروغہ سکندر باغ تہا اس نے بپاس خاطر فرزند علی دلجوئی تعلقدار مذکور کی اور بالاتفاق دلو بہائیون نے راے بنسی دہر نواسہ راجہ لالجی بخشی الملک سے سفارش کی رالصاحب کو خدمت میان دیانت الدولہ بہادر مین نہایت رسوخ تہا

بحکمت عملی را ایصاحب ممدوح دکوشش حرد العلی للمنتھ جہانگیر آباد
حضور تحصیل لکھنؤ مین شامل ہوگیا رزاق بخش نے بجلدوے اس خیرخواہی
کے اپنی دختر کو عقد فرزند علی مین منعقد کیا اور مختار کارہ دہ یا معنا یا
فرزند علی کو بذریعہ اس ممتازی کے موقع حاضری پیشگاہ حکام شاہی
دجناب دیانت الدولہ بہادر مین ہاتھہ آیا اور برسعی وطالع وردتا
اہالیان سرکار خطاب راجگی سے ممتاز ہوکر راجہ فرزند علی خان ہوا
اس شخص نے ایام غدر ۵۷ء مین سرکار انگلشیہ کی خیرخواہی بدل و
جان کی جسکا نتیجہ اعلی ہر ایک پر ظاہر ہے اور علاقہ جہانگیر آباد بحق وراثت
وآبادی رزاق بخش اوسیکے قبضہ اقتدار مین آیا۔ اور قبولیت جمع
للعہ روپیہ کی ہوگئی علاقہ ضبطی سے مستثنی رہا۔ مصرع

رزق را رزاق بال وپر دہد —

سترکہہ متعلقہ محالات دیوی

(۵) سترکہہ — لکھنؤ سے ۱۲ کوس ہے اسمقام مین مزار سید سالار
پدر سید سالار مسعود کا ہے جوق جوق مردم واسطے زیارت اس مزار کے
روز شنبہ اولین ماہ جیٹھ کو جمع ہوتے ہین اور جسکا جیسا اعتقاد ہے
خواہان حصول مطلب ہوتا ہے —
قاضی اکرام حسین تعلقدار سترکہہ ہین تعداد مالگذاری بعد غدر ستر ہزار
ایکسو تیرہ قرار پائی تہی —

محالات محمدی وغیرہ اسکا عامل علیحدہ تہا

(۱) محمدی مع متعلقات

(۱) کہجوریا — ملکیت راجہ اشرف علیخان کی تہی اسمقام مین قلعچہ
خوش طرح اور مستحکم تہا چار ضرب توپ اس قلعچہ پر نصب تہین
ساخل دلاور پور سے آمد لکہہ ساکہو بکثرت تہی —

(۲) **اسلام آباد** — مقام مین پیوند مزار محمد امیر شاہ ہوا ہے عجائبات اسمقام کے بطور افسانہ بیان ہوتے ہیں اس مقام مین احاطہ سعادت باغ جو یہان تھا نہایت بے درست تھا —

(۳) **تھرور** — اسمقام مین قلعہ اور سرکاری بنگلہ نہایت دل اور تو آہنی آیا مقام کا نہایت خوش وضع و مستحکم معروف ہے —

(۴) **اورنگ آباد** — اس مقام مین سراے شکستہ فرودگاہ مسافران تھی —

(۵) **بسگوان** — اس مقام مین سراے دیگر اکثر حمام وپختہ واقع ہین

(۶) **پنڈرودہ** — اس قصبہ مین مسجد اور معبد منہ رشار دہادیجی اور ایک تالاب ہے —

(۷) **موضع رچپاپور** — سروراہ مین جیت سنگہ کی گڈہی تھی جسمین دو ضرب توپ موجود تھی —

(۸) **چاندپور** ملکیت للتابخش کی تھی اسمقام کی گڈہی مین دو ضرب توپ تہین —

(۹) **شاہ پور سیدان** — اسمقام مین تلوار دیسی عمدہ بنائی جاتی تھی اور انبہ خوشگوار پیدا ہوتا تھا —

(۱۰) **عبداللہ نگر** — اسمقام کی حویلی بطور گڈہی تھی اور مالک اسکا نیاز حسین تہا اس حویلی مین ایک ضرب توپ تھی —

(۱۱) **اہلیا** — اس مقام مین باغات انبہ بکثرت ہین —

(۱۲) **برکہریہ عات** — اس جگہ مزار بست رام درویش کا ہے اسمقام کے عوام ازروے اعتقاد درگاہ کی جاروب کشی کرتے ہین

(۱۳) **عالم نگر** — مالک اسکا للتابخش تہا اسکی گڈہی موضع گرادان مین تھی دو ضرب توپ اس گڈہی مین تہین —

(۱۴) **بندہا** — مین جیت سنگہ کی حویلی گڈہی نما تھی —

(۳) **پرگنہ منصور نگر** —

(۱) **منصور نگر** — یہین قلعہ سرکاری تہا اور پایئن قلعہ کے تین طرف جہیل تہی

(۲) **پہانی** — یہان شمشیر ساخت عالمگیر کی بہت عمدہ تیار ہوتی تہی روضہ نواب صدر جہان اسی مقام پہانی مین ہے —

(۳) **درمنجہینا** — اس مقام مین قوم ٹہاکر بکثرت رہتے ہین اور قوم اسلام سے سادات بہی قیام پذیر ہین قوم ٹہاکر و سادات شمشیر زنی مین ہمسر تہے ۱۲۶۰ھ ہجری مین فیمابین ہر دو گروہ محاربہ ہوا تہا باہم قریب پچاس نفر مجروح و مقتول ہوئے تہے —

(۴) **نگہاپور** — تعلق اشرف علیخان کے تہا اس علاقہ مین نرگاد خوب بارکش ہوتے ہین —

(۵) **کرن پور** — جمع مالگذاری اسکی سابق مین قریب پچیس ہزار روپیہ کے تہی عہد واجد علی شاہ مین تہولیت اس علاقہ مین آٹھ ہزار روپیہ رہگئے تہے —

(۳) **پرگنہ سکندر آباد** —

(۱) **سکندر آباد خاص** یہ علاقہ بیرم خان تعلقہ دار کا تہا اسمقام مین ایک مسجد تعمیر کردہ تعلقدار موجود ہے

(۲) **علی گنج** — یہ مقام ویران تہا آبادی کم تہی مگر اسمین غلہ برنج کثرت سے بآسانی پیدا ہوتا ہے —

(۳) **سری نگر بڑا گاون** — اسمقام کا تعلق راجہ اندر سنگہ سے تہا —

(۴) **مہولی** — شامل متوطی علاقہ راجہ لونی سنگہ کے تہی اس کے ایک قلعچہ مین ہفت ضرب توپ تہین اور دو ہزار سپاہی مسلح اس کے ملازم تہے —

(۴) **حیدر آباد** — ملکیت رام بخش کا تہا —

(۱) **پیرپا شامل ایٹوا** — یہ علاقہ اشرف علیخان کا تہا اس مین ایک گڑہی قلب دسکی بنائی ہوئی تہی عہد واجد علی شاہ مین [illegible]

خلاف ورزی یہ علاقہ فدا حسین خان کپتان فوج شاہی کے تفویض ہوگیا تھا
اسواسطے اشرف علی خان آمادہ پیکار رہا آخر کو علاقہ اوسکا اسکو ملگیا

محالات علاقہ بانگرمؤ وغیرہ جسکا عامل جدا ہوتا تھا

(۱) علاقہ بانگرمؤ مین چند علاقے ہین جسکی تفصیل یہ ہے

(۱) گوپامؤ — ایک قصبہ ہے قصبہ پہانی سے بفاصلہ پانچ کوس
ہے مردم اس مقام کے صفت تواضع اور مہمانداری مین معروف ہین
نواب صدر جہان ساکن پہانی جو ایک شخص ممتاز اہلکاران حضرت
شاہ جہان بادشاہ کے تھا اور حسب الحکم بادشاہ کے بواسطہ رسالت بادشاہ
توران کے حضور مین گیا تھا علاقہ پہانی و گوپامؤ و دیگر مقامات کا
جاگیردار تھا نواب موصوف کو قاضی گوپامؤ سے دوستی قلبی تھی
اور نواب صدر جہان جب کبھی سیر کو سوار ہوتے گوپامؤ ضرور آتے اور
قاضی کا یہ دستور تھا کہ جسوقت صدر جہان گوپامؤ پہونچتے خوان ہاے
طعام اسقدر حاضر کرتا کہ جماعہ لشکری سیر ہو جاتے تھے اسوجہ سے
مہمانداری قصبہ گوپامؤ مشہور زمانہ ہوئی اور بعضون کا قول ہے کہ
تواضع سمرقندی یعنی کلمات محبت آشام و دعوت طعام کرتے ہین اس
قصبہ مین دو قبیلہ کلان قوم شیوخ سے ہین ایک قضات کہ قضارہ کی
صفت مین مشہور ہین — دوسرے شیوخ جو قنوج سے آکر گوپامؤ مین
سکونت گزین ہین — فی الحقیقت یہ مقام علم خیز اور یہی مقام مولانا قاضی
مبارک کا ہے جنکی فضیلت کی عام و خاص نزدیک و دور قایل ہین مگر طرفہ
یہ ہے کہ اضداد اسکا بھی اسمقام سے پیدا ہے اور وہی ایک اضداد
عالمون اور فاضلون مین جو سرایت کرتا ہے مشہور ہے اور کہتے ہین
کہ اسمقام کی ہوا قریب ہوائے قصبہ کرستی دکاکوری کے ہے اور قصبہ
گوپامؤ لکھنؤ سے پچاس کوس ہے —

(۲) بلگرام — عالمان اس خطہ نے گاف فارسی کو جیم سے بدلکر

بلگرام کو بلگرام کر دیا زمانہ ماضی مین اس بلگرام کا سری نگر نام تھا مولف
خلاصۃ التاریخ لکھتا ہے کہ اس قصبہ مین آب و ہوا خوشگوار ہے
اور مردم اس قصبہ کے تصفیہ دوست اور فساد انتہا ہین فن وکالت
مین ہم پلہ کشامرہ مین تنازع و تناقص مین ہمر دلیتے مردم قصبہ بدایون و
بنگالہ مین راگ اسمتقام کا دمساز پنجاب دستوری بخترا در تعلی مین
ہمدوش قصبہ کاکوری نقل ہے کہ قصبہ مین ایک چاہ ہے جو شخص
اس چاہ کا پانی چالیس روز نوش کرتا ہے نیک منظری اور خوش الحانی
اوسکی زیادہ ہوتی ہے اور مشہور عوام ہے کہ اس چاہ کو کسی مغل نے
اپنی حکومت فوجداری مین بنوایا اور نام چاہ سجن رکھا تھا وجہ تسمیہ
اسکے نام کی معلوم نہین ہوئی اکثر اشخاص دیرینہ سال سے سنا گیا ہے
کہ جو مردم دیگر بلاد و امصار کے اس قصبہ مین وارد ہوتے تھے اگر وہ
لوگ آب کشان چاہ مذکور سے پوچھتے کہ چاہ سجن کہان ہے اور آیا
چاہ سجن کا پانی پیتے ہو تب وہ لوگ فوراً بجواب اوس کے زبان کو
دشنام سے آشنا کرتے تھے اور مستعد بجنگ ہوتے تھے —
نقل دوسری یہ ہے کہ زمانہ ماضی مین دانشوران خطہ بلگرام نے مشورہ
کیا کہ برائے حفظ آبرو اس چاہ کو خس پوش کر کے نشان باقی نرکھین
حسب اتفاق صاحبان کرسی اور عاقلان کاکوری اس قصبہ بلگرام
مین پہونچگئے اور بسبب تردد خاطر صاحبان قصبہ بلگرام کے مستفسر ہوئی
دوستان ہمدم نے مقدمہ عزم خس پوشی چاہ سے اطلاع دی صاحبان
قصبہ کاکوری و کرسی نے بالاتفاق کہا کہ ہرگز در پے گم نامی چاہ نہونا
چاہیے کہ نام نیک اس چاہ کا اطراف عالم مین از بس مشتہر ہے پس
خیال چاہیے کہ ہم اور آپ ساکن بلاد منصلہ کے ہین اور معاملہ چاہ مین
صرف بلحاظ اتحاد معنوی صلاح صالح دی گئی تب صاحبان
بلگرام نے اوسکے مشورہ کو قبول کر کے کہا مصرع صلاح ما ہمہ
آنست کان صلاح شماست + اس مقام کے اکثر عالمان و

شاعران متقدمین کا کلام معجز نظام مشہور نزدیک و دور ہے اور حال
کے بعض ارباب فضیلت بھی مغتنمات روزگار ہین ۔

محالات سانڈی

محالات سانڈی مین ایک عامل سرکار شاہی کی طرف سے مقرر
ہوا کرتا تھا ۔
اب تفصیل محالات سانڈی مع کوائف بعض مقامات درج ذیل ہے ۔

تفصیل محالات

(۱) **سانڈی** ۔ علاقہ جمعیت راے پسر راجہ گوردھن لال جو بعد
عبد اللہ بیگ کے مقرر ہوا تھا اور اس نے ۔ رنجیت سنگھ تعلقدار
سے زر مالگذاری خلاف پٹہ استمراری مہری منتظم الدولہ بہادر وزیر
عامل سرزدل علاقہ کے طلب کیا جس کے سبب سے رنجیت سنگھ
تعلقدار آمادۂ جنگ ہوا اور آخر کو بعد حرب وضرب تصفیہ باہمی
ہوگیا یہ علاقہ لکھنؤ سے چالیس کوس کے فاصلہ پر ہے سانڈی خاص
مین مزار زندہ پیر عرف اللہ بخش کا ہے اسمین قلعہ قدیم بناکردہ راجہ
سانتاتن تھا پیراسون اس قلعہ کے ایک جھیل چار کوس لمبی ہمدوان
اور کشیاری ۔ اندر بدون ۔ اس کے ضلع ہین ۔
(۲) **پالی** ۔ اس مقام مین ایک گنج مولوی سلام کا آباد ہے ۔
(۳) **شاہ آباد** ۔ یہ مقام عہد دلیل خان بہادر خان مین آباد
اور بارونق ہوا افغانون کا مسکن ہے میوہ انبہ و پارچہ محمودی
تحفہ اس دیار کا مشہور نزدیک و دور ہے اور شاہ آباد لکھنؤ سے
پچاس کوس ہے ۔

(۴) **سرو من نگر** ۔ مضافات اور متعلقہ قصبہ سانڈی سے

محالات صفی پور وغیرہ جنکا عامل جدا ہوتا تھا

(۱) صفی پور۔ لکھنؤ سے طرف جنوب ومغرب کے واقع ہے اسمقام
مین روضہ شاہ صفی مخدوم سے ہے اکثر روایات شاہ صفی کی مشہور عام ہین
اس جگہہ بہ نسبت دیگر اقوام کے قوم کایست ایتھا نازیادہ آباد ہین مسمی اسیدر آے
کایستھہ ایتھانا اس مقام کا عہد حضرت غازی الدین حیدر مین دیوان ریاست اودہ
تھا اور دیوانی کے ذریعہ سے بہت زر و زیور حاصل کرکے معزز و
مشہور ہوگیا تھا۔

(۲) الماس گنج عرف میان گنج آباد کردہ رکن الدولہ میان الماس علیخان
خواجہ سرا سرکار ریاست اودہ تھا جو صاحب فوج اور ناظم علاقجات دو آبہ
مدت تک عہد آصف الدولہ بہادر مین رہا اسکی معرفت قلعجات مقامات مختلف
اودہ مین تیار کئے گئے اور اسکی عمارت محلسرا اور امام باڑہ وغیرہ
مقام لکھنؤ محلہ سراے معالیخان مین وقطعہ باغ بیرون ناکہ شہر
لکھنؤ مین موجود ہے اور اس گنج مذکورہ بالا مین عمارت عظیم ومحلسرا وغیرہ
لایق دید اور وسیع تہی اور دو کابہت عمدہ اور پھاٹک کلان تھے اور پناہ گنج کی
دیوار احاطہ مین بروج متعدد جنگی تیار تھے چنانچہ غدر ۱۸۵۷ء مین
اسی گنج مین متواتر باغیون اور سرکار انگریزی سے جنگ ہوئی اسیوجہ سے
سرکار انگریزی نے تمام بروج وبارہ اسمقام کو مسمار کرادیا ہے
مقام لکھنؤ سے بفاصلہ اٹھارہ کوس ہے۔

(۳) اسیون۔ لکھنؤ سے اٹھارہ کوس ہے اسکی آبادی
قدیم سے ہے اس مین مسکن شرفا وبجا ہے عمارات عمدہ وتالاب
جابجا اسمین ہین۔

(۴) قصبہ پر بیر۔ اسمقام کو زبان سنسکرت مین پرہر کہتے ہین۔
اسی سرزمین پر فیمابین سری رام چندر و کش و لوکش اونکے فرزندان
عالیمقام کے جنگ وجدل ہوئی تہی اور یہ قصبہ ساحل دریاے گنگ پر

واقع ہے لکھنؤ سے چوبیس کوس کے فاصلہ پر سے ہے یہان شیوالہ و مندر رفیع واقع ہے مورت پاکیزہ سری لوو سری کسن فرزندان سری رام چندر مقام پر ہر مین موجود ہے اور علاوہ اسکے اکثر شوالہ و مندر تیار ہین ایام قریب غسل گنگ مخصوص یوم پورنماشی ماہ کاتک کو جماعت کثیر جمع ہوتی ہے۔

چکلہ سنڈیلہ- اسمقام مین حاکم جدا رہتا تھا

تفصیل پرگنات کی اسطور سے ہے

(١) سنڈیلہ- لکھنؤ سے بیس کوس جانب مغرب سے ہے اس مقام علم خیز کے اکثر عالمان با علم مشہور نزدیک و دور ہین اس قصبہ مین اکثر شریف لوگونکی قدیم سے بستی ہے شیرینی لڈوسے نخود و روغن زرد چرب وعمدہ ہوتی ہین اور سنڈیلہ مین قلعہ سرکاری شاہی تھا۔

(٢) اوراس- لکھنؤ سے اٹھارہ کوس سے ہے ضلع بالامئو- ضلع کلیان مل- ضلع گوندواکھرواسع دیہات ماتحت اوراس تھے۔

(٣) بانگرمئو- پانزدہ کروہ ہے پارچہ رنگین نیل خوش رنگ تیار ہوتا تھا سیمیان دیلی ورادین ورنجیت وغیرہ زمیندار تھے۔

(٤) بیپر گانون- پانزدہ کروہ ..

(٥) بلانوان- تیئس ٢٣ کوس سے ہے اس مقام مین سری آنان دیبی کا مندر پرستشگاہ خاص و عام ہے اکثر برہمنون کی سکونت ہے اور چکلہ لکھنؤ سے سمت مغرب کے واقع ہے۔

(٦) ملیح آباد- مسکن افغانان صاحب سیف و قلم سے ہے باغات و ثمر بسیار خوش گوار و ذخیرہ اشجار بیر لذیذ و مزہ دار ہین فقیر محمد خان بہادر رسالدار شاہی جنے ولایتون سے اشجار بیرشہ دوانی ہاسے بسیار طلب کئے تھے جسکی چاشنی سے آجتک خاص و عام تحریرین کام ہوتے ہین۔

تفصیل گڈہی و جمعیت سپاہ و اضراب توپ و جمعیت

(۱) اسودہرہ - وغیرہ عرف ہنتورہ جو دفتر سرکاری مین اہراسپ پور
سے نام سے لکہا جاتا تہا عہد شاہی مین تعلقدار اسکا ٹہاکر گنگا بخش قوم
ٹہاکر گلہم تہا اور اس مین دوسرا نفر تعلقدار بہارت سنگہ بمقام ہروا ناتب تہا
ٹہاکر گنگا بخش اوسی عہد شاہی مین فوت ہوگیا چندکا بخش فرزند نابالغ
اوسکا اپنی ریاست موروثی کا مالک ہوا مسمی گلاب سنگہ ٹہاکر بہداور
کارندہ قدیم منتظم ریاست رہا جب ۵۷ء میں غدر ہوا گلاب سنگہ نے
سرکشی سے اطاعت قبول نکی تب فوج سرکار زیر حکم مسٹر کیوانا صاحب
بہادر تہارک کو پہنچی بر سر مقابلہ ہوا طرفین مین اکثر لوگ کام آئے اور
کیوانا صاحب بہادر مجروح ہوگئے فوج واپس ہوگئی جب دوسری دفعہ
بعد شفا کیوانا صاحب بہادر نے گڑہی پر دھاوا کیا گلاب سنگہ نے مقابلہ کیا
دوپہر تک گلاب سنگہ نے خوب جنگ کی آخر کو وقت شام گڑہی کو
خالی کر گیا بعدہ اشتہار سرکار معافی قصور مشتہر ہوا چندکا بخش بحالت
نابالغی بطفلان گلاب سنگہ کے ساتہ حاضر ہوا سرکار نے اوسکی ریاست
بروانگی ...... عنایت فرمائی بعد چند سال کے چندکا بخش فوت
ہوگیا ریاست اوسکی عورت کو ملی بطفلان گلاب سنگہ منتظم ہین گنگا بخش
کی دو گڑہی تہین ایک گڑہی قدیم نامزد بہ اوپر کنہیان اور دوسری جدید
تہی اور اس گڑہی جدید مین اہل و عیال کی بود و باش تہی اور قدیم گڑہی
مین مردم سپاہ اور آلات حرب و ضرب جمع رہتے اور قلعہ سنڈیلہ سے
بمقام پنچ ششش کروہ کے فاصلہ پر واقع تہا چار ضرب توپ خرد و کلان
سوائے زنبورک و جزایر موجود تہین پانسو نفر مسلح ملازم تہے مردم برادری
وقت ضرورت ایکہزار زیادہ کمک کو آیا کرتے تہے دونو گڑہی مین خندق
عمیق پر از آب تہی و پیرامون گڑہی ہائے جنگل مغیلان تیار رہتا اور ہنتورا
مین جو بہارت سنگہ قابض تہا ایام غدر مین اس نے گلاب سنگہ کارندہ
ہنتورا سے برخلافی کی اور نہ سرکار انگریزی مین غیر حاضری کی چونکہ
بہارت سنگہ کا طالع رو بہ عروج تہا مسمی نرپت سنگہ مالک ریاست پالن

جو باغی سرکار سمت نیپال زخمی ہوکر اوسکے پاس پہنچگیا تہا اوس نے سرکار مین اوس کے آنے کی خبر دی نرپت سنگہ تو بالزام بغاوت اجودہیا مین جلاوطن کیا گیا اور وہین فوت ہوگیا علاقہ اوسکا سرکار مین جو ضبط ہوا کچہ تو چودہری حشمت علی کو ملا اور کچہ اس بہار تہہ سنگہ کو بالاہسکی وجہ سے بندوبست ۱۲۶۵ فصلی مین قبولیت بہار تہہ سنگہ بحج لست بنام نہاد تعلقہ اٹوا مین داخل ہوگئے اب یہہ دونون ریاستین اچہی حالت مین ہین —

چکلہ رسول آباد عامل اسکا بہی جدا ہوتا تہا
تفصیل پرگنہ ذیل مین درج ہے

(۱) **رسول آباد خاص** — یہ مقام زمانہ سلف مین ایک دیہہ موسوم بہ ٹیرہی ما بین جنگل کے لکھنؤ سے جانب مغرب بفاصلہ شانزدہ کروہ واقع تہا مالک وسکناے اسمقام کے قوم پاسی تہے خودسری اوسکا پیشہ تہا سرکار مین کچہ بہی مالگذاری نہین دیتے تہے نواب سید محمد علیخان ساکن قصبہ موہان جنکی مدد معاش کو صدر سلطنت دہلی سے کچہ دیہات مقرر تہے قوم پاسیان مذکور نے مابین راہ صفی پور و موہان کے بارہا لوٹ مار کی تب نواب موصوف نے پیشگاہ دہلی سے بجا بر سزادہی واخراج پاسیان مسطور حکم حاصل کرلیا پاسیون کو جب اسکی خبر ہوئی نواب سے بمعاونت زمینداران قرب و جوار نبرد آزما ہوئے لیکن نواب نے بزور شمشیر اونکو قتل و خارج کیا اور اون مین اکثر ون کو مسلمان بہی کرلیا جنکی اولاد اوس اطراف مین سنی جاتی ہے بعد اوس کے نواب نے اکثر دیہات زمینداری اقوام چہتری دکستہ و چوہان کے بہی ستولیئے اور کسیقدر زر بطور پیشکش سرکار بادشاہی مین داخل کیا بعلہ اوس کے زر کثیر بطور نانکار سرکار بادشاہی سے سالانہ مقرر ہوگیا بعد اوسکے نواب نے اوسی دیہہ ٹیرے پور مین مسکن عیال و اطفال کا بنایا

اور بنام قلعہ موسوم کیا قلعہ کے مابین کی جو مسجد ابتک موجود ہے اوس مسجد مین
تاریخ ایک پتھر پر کندہ ہے اوسکا آخری مصرعہ تاریخ یہ ہے ـ
رسول آباد شہر ہے نیک و مقبول ۱۱۸۳ھ اس مصرعہ کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے
کہ ایکہزار ترا سی سن مین یہ مسجد اور گانون کی آبادی بنام رسول آباد نامزد ہوئی ہے
اور اوسیوقت سے یہ مقام صدر نشین ہوا نواب سید مظہر علی خان بانی آبادی
رسول آباد بہمراہی مہاراجہ نول رائے بہادر نایب صوبہ اودہ بمقابلہ افغانان قتل
ہوا تب نواب کاظم علیخان فرزند اوسکا صغر سن تھا مگر عہد نواب شجاع الدولہ تک معاملہ
رسول آباد کم و بیش کچھ روزون چلا اور آخر کو شمسی الف خان بسبب بے انتظامی علاقہ
حاکم رسول آباد بجناب شجاع الدولہ مامور ہوگیا ـ

(۲) **جہلوتر** ـ بیت السلطنۃ لکھنؤ سے جانب مغرب کو بفاصلہ چہار دہ
کروہ مابین راہ کانپور کے واقع ہے جہیل وہان کی بس طویل و عمیق ہے
اکثر کنارہ جہیل کے کنکڑون کی چٹان ہے اور یہ جہیل خاص جہلوتر د سواضع بارہ
و نوی سے متعلق ہے عہد شاہی مین وقت نہضت رایات بادشاہی کنارے
اس جہیل کے مقام فرودگاہ تھا اس جہیل سے آبپاشی سواضعات قرب و
جوار کو بڑی مدد ملتی رہتی ہے اور بدولت اس جہیل کے اوس جوار مین کاشتکاری
چند قسم شالی یعنے دہان جڑہن وغیرہ کی کثرت سے ہوتی ہے خاص جلوتر مین قلعہ موجود تھا

(۳) **اوناؤ** ـ سید سدہ ناتہ مہادیو کا قدیم پرستشگاہ خاص و عام سے
عہد شاہی مین قلعہ موجود تھا عہد انگریزی مین مسمار ہوگیا شیرینی پیرہ
بہت عمدہ ولذیذ تیار ہوتی ہے ـ

(۴) **سکندرپور** ـ اس مقام مین قلعہ قدیم تھا بازار آبادی چودہری
گلاب سنگہ تعلقدار سروسی قوم جنوار نامی شخص سے ہے بعد غدر ۱۸۵۷ء عیسوی
اس ریاست جمعی [illegible] کی مالگذاری اسکی تعلق رہی ـ

(۵) **شیو رجپوراسی** ـ واقع پرگنہ کلیانی تعلقہ دار اس مقام کا
ٹھاکر جاتنگ سنگہ ملقب بہ چودہری قوم جنوار تھا صیغۂ چودہراہٹ اسکے بزرگ تھی
ظاہر مین حاضر باشی کرتا اور جب عامل وقت سے ناموافقت ہوتی سید ان جنگ مین

آجاتا اگرچہ زر مالگذاری قبول کرتا اوسکی ادائی مین کمی نکرتا تعزیعہ دار اسکے گوپال سنگھ و گلاب سنگھ تھے ہر ایک قسم کا جلوس و سامان جنگ مہیا رکھتا تھا اسپنے جوار مین معزز تعلقدار تہا ناتہا راو و بالا راو مرہٹہ باغیان کانپور فرار ہو کر جب اسطرف گنگا سے عبور کر آئے اونکو جیا سنگھ نے اپنی گڈہی مین قیام کرایا اور چند بار بمقابلہ فوج انگریزی سے اور اپنی گڈہی سے سڑک کانپور تک شریک لشکر باغیان ہو کر نبرد آزما رہا اور آخر کو بمقام اوناؤ مجروح ہو کر جان بحق ہو گیا اوسکے لڑکون نے تعاقب ریاست بدری ہو کر ناتہا راؤ وغیرہ کو پناہ مین رکہا جب سرکاری باغیون کو اوس اطراف سے نکالدیا فسنہ زند او سکے بجرم بغاوت سزا یاب ہوئے ریاست اوسکی خیرخواہون کو ملگئی نام و نشان اوسکا صفحۂ دنیا سے نیست و نابود ہو گیا ؎

(۹) **غضنفر نگر** - لکھنؤ سے بارہ کوس مقام چھاونی فوج حاکم وقت تھا اس مقام مین اکثر مسافرون کو لوٹ مار کا اندیشہ رہتا تھا -

تفصیل گڈہی ہائے رسول آباد

اس علاقہ مین دو شخص اہل گڈہی ستہے ایک جیا سنگھ چودہری تعلقدار فتحپور چوراسی قوم ٹھاکر جنوار اور دوسرا راجہ دیا شنکر تعلقدار پرگنہ جلوتر جو راجہ خاندان و کہتے ہیے راجہ دیا شنکر صاحب کا سن اب قریب ستر برس کے ہو گا راجہ صاحب بڑے ذی ہوش و بیدار مغز ہین شب و روز پوجا پاٹ مین اوقات عزیز بسر ہوتی ہے جو شخص انکے علاقہ مین وارد ہوتا ہے حسب لیاقت اوسکی مہانداری ہوتی ہے بہر حال ان راجہ صاحب کی ذات غنیمت ہے اپنی حسن اخلاق و تواضع و تعظیم کی بدولت نامور ریاست کا انتظام بہت اچہا ہے روپیہ مالگذاری وقت معینہ پر ادا ہو جاتا ہے

محالات پرگنہ بجنور وغیرہ اسکا تحصیلدار علیحدہ تھا

(۱) **پرگنہ بجنور** - لکھنؤ سے جانب جنوب واقع ہے دیہات ضلع اسکے تا مزہ علاقہ دیہات لکھنؤ تھے بجنور لکھنؤ سے چہ کوس کے

فاصلہ پر ہے اس مقام کا پارچہ دہوتر دلیسی بہت عمدہ تیار ہوتا تہا طوائف مختلفہ آباد ہین سکناے ذی وقار یہان کے سادات صوفی اور شیوخ قریشی ہین۔ زمانہ پیشین مین یہ مقام پرگنہ بجنور ملکیت قوم راجپوت چوہان کی تہی عہد محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون بادشاہ مین نصف چودہرائی پرگنہ وغالونگوئی قوم سادات وشیوخ کو ملی تہی —
— مزار ملک عمر شہید قصبہ بجنور مین زیارت گاہ عام وخاص ہے اور سمت جنوب اس درگاہ یعنی مزار کے ایک تالاب عمیق ہے —

(۲) **پرگنہ امیٹھی** — ڈونگر عرف گوشائین گنج لکہنؤ سے آٹہہ کوس کے فاصلہ پر ہے —

(۳) **پرگنہ کاکوری** — لکہنؤ سے سمت مغرب چہ کوس ہے اکثر مردم اس قصبہ کے عالم وبجنت مند ہین سلسلہ انکا شاہ کاظم صاحب سے جانب ہے مذاق خاطر انکا ہندی دقار سیخ وانی سے ظاہر ہے —

(۴) **پرگنہ سمینڈی** — لکہنؤ سے آٹہہ کوس کے فاصلہ پر ہے اس پرگنہ مین چہبیس ۲۶ موضع ہین یہ پرگنہ زمینداری قدیم مورثان علی ہندپال سنگہ قوم بیس تعلقدار کرولی سدولی کے ہین رانی بسنت کنور زوجہ راجہ درگپال سنگہ مورث ہندپال سنگہ مذکور نے تقریب جنیو مسمی شنکر پرشاد خلف لالہ کندن لال ولد لالہ امرت لال قوم برہمن پاٹہک عالی پیشہ کو بذریعہ بیعہ نامہ شنکلپ کردیا تہا چنانچہ عہد شاہی سے ابتک یہ پرگنہ قبضہ وارثان پاٹہک یعنے شنکر پرشاد کے بدستور چلا آیا —

(۵) **پرگنہ قصبہ موہان** — لکہنؤ سے جانب مغرب بفاصلہ آٹہہ کوس ہے اکثر قوم بقال اس قصبہ مین قیام پذیر ہین اور یہ مقام آباد کردہ ہنون گر گوشائین پنجر سب اس مقام مین اکثر آب شور ہے جو سے سئی روان ہے علم حکمت کے لوگ اسمقام مین اکثر نامی ہوے ہین شیرینی یہان عمدہ ہوتی ہے ایک قلعہ مختصر سرکاری تہا —

شبیہ ممو خان داروغہ ڈیوڑھی حضرت محل صاحبہ والدہ میرزا برجیس قدر بہادر

شبیہ میرزا برجیس قدر
بہادر خلف واجد علی شاہ
بادشاہ اودہ

تذکرۂ میرزا برجیس قدر رمضان علی خان بہادر

یہ شاہزادہ والاتبار بطن نواب حضرت محل صاحبہ نخل سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سے
نوربخش مشکوی سلطانی ہوا والدہ ماجدہ انکی ایک مکان بادشاہی مین عقب قیصر باغ محاذی
بارہ دری نگینہ جانب شمال رونق پذیر تھین اپنے فرزند ارجمند کی پرورش و پرداخت مین
بدل [illegible] تھین جملہ سامان عشرت و کامرانی مہیا تھا بعد رضاعت جب کچھ ہوش آیا مولوی
[illegible] حضرت با تعلیم [illegible] آداب خاندانی مامور ہوئے ممو خان اس محل مبارک کا داروغہ
[illegible] میرزا برجیس قدر بہادر مثل دیگر شاہزادگان عالی خاندان معزز و ممتاز
و عزیز حضرت سلطان عالم سے تھے ۱۸۵۶ء مین جب انقلاب زمانہ پیش ہوا اور سریر سلطنت شاہ اودہ
سے منتزع ہو کر ملک اودہ زیر اہتمام خاص کارپردازان سلطنت انگلشیہ در آیا اور سلطان عالم
محمد واجد علیشاہ بعزم استغاثہ تشریف فرمای کلکتہ ہوئے املاک قیصر باغ و دیگر مکانات سکونت
محلات [illegible] و اسباب دولتخانہ مبارک زیر اہتمام جناب حسام الدولہ بہادر چھوڑا نواب
حضرت [illegible] صاحبہ مثل دیگر محلات یعنے خاص محل و اختر محل وغیرہ ہمراہ حضرت سلطان عالم کے
تشریف فرمای کلکتہ نہوئی تھین اور بدستور اپنی مکان سکونت مین قیام پذیر تھین سرکار شاہی سے
مصارف معینہ عطا ہوتے تھے ضروریات معرفت حسام الدولہ بہادر رفع ہوتی گو انتزاع
سلطنت سے شان و شوکت شاہانہ مین فرق آیا تھا مگر خزاین و دفاین سابقہ سے ایسی عسرت
تنگی نتھی کہ باعث شکایت ہوتی حکام انگریزی کا بندوبست بآئین بہین و طریقہ مروجہ اوس
سرکار کے بخوبی ہو گیا تھا رعایا اور حکام سب مطمئن تھے سلطان عالم و دیگر متوسلان شاہی کا
گوش امید اس خبر کا ہر وقت منتظر تھا کہ صدای واپسی ملک عنقریب فرحت بخش ہو گو یہ
آرزو تو دل کی دل ہی مین رہی کہ فلک شعبدہ باز نے ایک شعبدہ تازہ برپا کیا اور بلاے
آسمانی خطہ و دائرہ اودہ پر نازل کی شروع ۱۸۵۷ء مین سپاہ سرکار ابد قرار سلطنت
انگلشیہ کا قلب ایسا منقلب ہوا کہ صلاح بفساد منجر ہوئی کارتوس جدید آمدہ ولایت جب
فوج متعینہ دمدمہ کو جو قریب کلکتہ ہے تقسیم ہوئے اونکے خیال ناقص مین یہ سودای خام
سمایا کہ اس کارتوس مین اشیای ناخوردنی و حرام مذہب ہنود و مسلمان آمیختہ کی گئی ہین
اور بمشورہ یکدگر یہ قرار دیا کہ یہ کارتوس اس قابل نہین کہ لب و دندان سے اوسکا مس کیا جا

حضور حکام مین اوسکے کانٹے سے منکر ہوئے اور بذریعہ نامہ و پیام خفیہ اکثر مقامات و
چھاؤنی مین جہان جہان فوج مقیم تھی اطلاع کی اور اونکو آمادہ عدول حکمی کیا حکام عالیمقام نے
ہر طرح سے اونکو سمجھایا اور فہمایش کی کہ سرکار کو کسی کے دین و ایمان کی خرابی و بربادی سے
کچھ غرض نہین اور سرکار توسون مین کوئی چیز خلاف ملت و مشرب ہنود و اسلام نہین ملائی گئی
مگر سپاہ برگشتہ بخت کے ذہن مین کچھ نہ آیا اور عدول حکمی سے باز نہ آئی اب حاکم و محکوم دونو کیطرف
سے اطمینان رخصت ہوا اور بعض پلٹن تلنگان اسی عدول حکمی کے قصور مین اوسی طرف مین
موقوف کی گئین اور مقام بارکپور سے ماہ مارچ مین بعد لینے ہتیار کے اس پار دریا کے اوتار
دیگئین یہ تلنگان جاہل جہان پہونچے پیادگان فوج سرکاری کو اپنی چرب زبانی سے کوتاہ اندیشی
سے آشفتہ و منحرف کرنے لگے غرضکہ یہ ہنگامہ ترقی پذیر ہوا فوج بد نصیب کے ہاتہ سے
حکام انگریزی پر صدمۂ جان و مال پہونچا ہوتے ہوتے یہ سموم فساد گلستان ملک اودہ
مین پہونچی اور ریاحین شگفتہ حاکمان اودہ کو غنچہ سان منقبض خاطر کیا اضلاع اس ملک
تشریف بری حاکمان سے بے رونق ہوئے المختصر تاریخ تیسوین جون سنہ ۱۸۵۷ء کو
فوج باغی قریب لکھنؤ پہونچی جناب صاحب چیف کمشنر بہادر واسطے انسداد آمد سپاہ باغی کے
تشریف لیگئے چونکہ باغیان ناحق کوش کا مجمع کثیر تہا واپس آئے اور مقام بیلی گارد مین
جسکو مثل حصن حصین پہلی سے بنا رکھا تہا داخل ہوئے فوج باغی تعاقب کنان آئی اور محاصرہ
قلعۂ مچھی بہون و بیلی گارد کر لیا باب آمد و رفت مسدود کر دیا تاریخ دوسری جولائی سنہ الیہ کو
بازار لوٹ مار کا شہر مین خوب گرم ہوا ہزارہا رئیس کا خانمان دولت تباہ ہوا صدہا مستورات
عصمت کوش بیوہ و برباد ہو گئین ایک آفت ناگہانی برپا تہی جب غارتگران شقاوت شعار
تاراج مال و منال رعایا سے آسودہ ہوئے ہواے حکومت و ملکداری سر مین سمائی
تیسری جولائی سنہ ۱۸۵۷ء کو حکم منادی ہوئی اور افسران سپاہ معرفت راجہ جیلال سنگہ پسر
راجہ [illegible] سنگہ قوم کورمی ملازم سرکار شاہی کے جناب حضرت محل کی ڈیوڑھی پر پہونچے
اور میرزا برجیس قدر کا باوجود نابالغی کی مسند نشینی کی استدعا کی جناب ممدوحہ اس امر کے سننے سے
نہایت مضطرب و حیران ہوئین اور یہ خیال فرمایا کہ یہ فوج بد اندیش جسنے آقا سے
ولی نعمت سے نمک حرامی کیے وابستگان دیرینہ و سید زادی سے ایذائی سخت پہونچائی ہماری ساتہ
کیا سلوک کرے گی یہ لڑکا ابھی نہایت صغیر سن [illegible]

کیا کریگا ساکت رہین اور ممو خان داروغہ وحسام الدولہ بہادر بہی مشورہ جو ہوئین یہ لوگ بہی
بمقتضای عاقبت بینی نتایج قبایح سمجہانے لگے جب سپاہ بے سر نے نیت و فعل دیکہا
نیت اونکی اور طرح پر منجر ہوئی آخرکار یہ مشورہ قرار پایا کہ درصورت نہ قبول کرنے درخواست
خونخواران کے جس امر کا آیندہ کو اندیشہ ہے اسیوقت ظہور مین آجائیگا یہ بدسرشت خاندان
و متوسلان شاہی کو برباد و تباہ و قتل کرینگے پس تن بتقدیر جو ہو سو ہو سردست تو جان
بچانی واجب ہے۔ الغرض افسران فوج باغی نے واقع دوازہم ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری کو میرزا
برجیس قدر کو مسند ریاست اودہ پر بٹھادیا اور عہد و پیمان جیسا منظور ہوا کیا اور کرالیا نذر و
نیاز کے مراسم ادا ہوئے منادی ہوی کارگزاران شاہی جو بخوف جان و مال گوشہ اختفا مین
منزوی تہے تلاش ہو ہو کر حاضر کیے گئے اور ہر ایک کو عہدہ جات سابقہ تفویض ہوئی افسران
فوج ہر روز ڈیوڑہی میرزا برجیس قدر پر بنام نہاد دربار مجتمع ہوتے اور مشورہ کرکے جو امر
اونکی مزاج مین آتا تہا عملدرآمد کرتے ممو خان کو نایب ریاست بنایا اور ناصر الدولہ کا خطاب دیا
اور خدمت فراہمی اسباب جنگی و زر نقد منجانب میرزا برجیس قدر بہادر اوسکی متعلق کی اونہین
احکام فوج کاروبار ملکی و جنگی جاری ہونے لگے اس معرکے کا حال مفصلاً و مشرحاً حصہ اول
کتاب ہذا موسومہ احسن التواریخ مین درج ہو چکا ہے لہذا اعادہ تحصیل حاصل سمجہکر
حالات ضروری بیان کیے جاتے ہین۔ میرزا برجیس قدر کی عمر عزیز اوسوقت مین گیارہ سال کی
تہی کنارہ مادر سے جب کنارہ کش ہوئے دولت سرای شاہی مین مشغول لہو و لعب رہا کیے گہر سے
قدم باہر نہین نکالا الغرض جب شجاعان جلادت شعار یعنی صاحبان انگریز بہادر مع لشکر جرار
واسطے استیصال بنیان ظلم ظالمان بدکیش داخل لکہنؤ ہوئے سپاہ باغی لکہنؤ کمپو نصیرآباد نے
قیصرباغ سے اونکو نکال کر داخل حسین آباد کیا مقام قیصرباغ آمد افواج سرکار انگریزی سے
رونق پذیر ہوا اور سپاہ باغی نے اپنی حراست مین جناب حضرت محل و برجیس قدر کو از راہ
محمودآباد و بعد عبور دریاے گہاگہرا مقام بونڈی مین پہونچایا جب بونڈی مین بہی فوج سرکاری
آمد کا غلغلہ بلند ہوا دونون ماں بیٹے روانہ نیپال ہوئے تاریخ مرزا رمضان علی ناکام۔ شعر
جانب کوہ چون شکستانہ۔ تاریخ روانگی چو جستم۔ نیپال بہشت رفت آمد آواز۔ اور خدمت اقامت
آرام سے کیا ساتہ جو ہے ان والون نے وہان ساتہ دیا جب سے اشک عزاداری کو رکہا ہی مین بسر
کرتے ہین یہ صاف مترشح نہین ہوا کہ کیسے اوقات گزرا کیا مگر ایسا مسموع ہوا کہ شادی

میرزا برجیس قدر کی کسی رئیس نیپال کی لڑکی کے ساتھ ہوئی اور ۱۸۹۳ع تک انکی تین فرزند پیدا ہوسکے
اور اسی سن مین فرزند وسطی دہ سالہ میرزا برجیس قدر کا فوت ہوا بعد وقوع اس سانحہ جانکاہ
کے ایک غزل تصنیفات میرزا محتشم الیہ سے مولف کی نظر سے گذری اس سے یہ بات مستنبط ہوتی
کہ طبع موزون و ذہن رسا ہے مذاق شاعری باعث تفریح مزاج ہے عمر میرزا ممدوح کی
اب تخمیناً تینتیس ۳۳ سال کی ہوگی باقی کیفیت زمانہ حال واضح نہین ہوئی اب بذریعہ اخبارات خبر شہرت پذیر ہوئی
ہے کہ ماہ اپریل ۱۸۹۳ع مین حضرت محل صاحبہ مادر میرزا برجیس قدر بہادر نے بمقام عملداری نیپال انتقال کیا

نظم

کسیکا کندہ نگینی پہ نام ہوتا ہے	کسیکی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہی یہ دنیا کہ جسمین شام و سحر	کسیکا کوچ کسیکا مقام ہوتا ہے

ایسے سوانح عبرت انگیز و حیرت خیز ہوتے ہین دیکھئے لکھنؤ مین پیدا ہوئین اور بخت یاور ان کے
وہ یاوری کی کہ شاہ اودہ کی زوجیت سے شرف نمایان حاصل کیا ثروت و عیش و عشرت
سے بسر کرتی رہین یہ کیا جانتی تہین کہ بادشاہ کلکتہ کو تشریف لیجائینگے فوج باغی
بدولت انگلستان نیپال مین سر ٹکرانا پڑے گا لیکن مٹی کا خمیر اوسی آب و گل سے تہا کسی
بہانے سے وہان پہونچانا جہان کی مٹی تہی وہین ملگئی المختصر غزل میرزا برجیس قدر کی ذیل مین لکھی جاتی ہے

غزل

فرقت نصیب رہتا ہون حسن نازنین سے دور	یارب نہ کیجیو مجھے اوس مہ جبین سے دور
رکہا نصیب نے مجھے کس نازنین سے دور	بہاگی ہے ہر حسین جہان جس حسین سے دور
بلبل تو ہون پر ایک گل یاسمین سے دور	برجیس ہون مگر ہے زہرہ جبین سے دور
ہوتا نہین اثر تری دلمین تو سنگدل	یان تیر آہ گذرا ہے عرش برین سے دور
ہے شکر کردگار عقوبات سے بچے	خالق نے کر دیا مجھے تاج و نگین سے دور
یارب وہ دن بہی ہین کہ پری بے نقاب ہو	رکہون حجاب کو رخ پردہ نشین سے دور
دست جنون سے چاک گریبان ہے تا بہ جیب	ہے بارہ شمار ہر اک آستین سے دور
فرش زمین پہ چرخ برین کا جواب ہے	افشان جو ہوگئی ہے تمہاری جبین سے دور
تکرار ایسی لفظ کی بوسہ کی وقت و آہ	للہ آپ رکھین زبان کو نہین سے دور

یون خال روی یار پر رخ سے علیحدہ — رہتا ہے جیسے ملک حبش شاہ چین سے دور
مین اپنا سر قدم پہ کرونگا تیری نثار — اے شہسوار ہو تو نہ فتراک زین سے دور
تن خاک تیری راہ مین سر پہر نذر ہے — کس طرح جاؤن جان تری ہمرزمین سے دور
مٹی خراب ہوگئی نیپال مین مری — رہتا ہے کیون مزار امام مبین سے دور
مل لون شب وصال مین دل کھول کر — یارب تو کر حجاب بت شرمگین سے دور
کونین کی نجات ہے بہر حسین سب حصول — کیون رہ مزار خسرو دنیا و دین سے دور

تذکرۂ شاہزادگان اودھ

چونکہ راقم آثم نے آغاز کتاب مین ایک فہرست انساب خاندان شاہی اودھ (از ابتداے میرزا قرا یوسف تبریزی نیشاپوری تا خاندان حضرت سلطان عالم محمد واجد علیشاہ آخر بادشاہ اودھ) درج کی ہے لہذا یہ ضرور نہین کہ پھر اوس فہرست کا اعادہ ہو مگر اسموقع پر ہم ایک فہرست اون شاہزادگان عالیشان کی درج ذیل کرتے ہین جو دربار سرکار انگلشیہ مین بصد اعزاز و امتیاز شریک کئے جاتے ہین بعد اسکے بعض شاہزادگان نامدار کے تذکرے بھی مع شبیہ درج کتاب ہونگے۔

نمبر	نام قرابت داران شاہان اودھ	نام بادشاہ جس سے قرابت ہے	کیفیت
(۱)	دار السطوت میرزا محمد رضا علی بہادر	فرزند امجد علیشاہ	انکا خطاب سرکار انگلشیہ نے بموجب حکم نمبری ۲۶۷۲ پی مورخہ ۴ - دسمبر سنہ ۱۸۸۶ع تسلیم فرمایا
(۲)	سلیمان قدر میرزا احسن علی بہادر	ایضاً	بشرح ایضاً
(۳)	عظیم الشان میرزا محمد تقی علی بہادر	فرزند محمد علیشاہ	بشرح ایضاً
(۴)	رفیع الشان میرزا محمد نقی علی بہادر	فرزند محمد علیشاہ	انکا خطاب سرکار انگلشیہ نے بتسلسل حکم نمبری ۶۷۲ پی مورخہ ۳ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ع تسلیم فرمایا

نمبر	نام قرابت داران شاہان اودھ	نام بادشاہ جس سے قرابت ہے	کیفیت
(۵)	ممتاز الدولہ مدبر الملک میرزا محمد حسین علیخان بہادر تہور جنگ	نبیرۂ محمد علیشاہ	انکا خطاب سرکار انگلشیہ نے بموجب حکم نمبری ۲۶۷۲ پی مورخہ ۴ - دسمبر ۱۸۷۶ع تسلیم فرمایا
(۶)	عظمت الدولہ معظم الملک سید محمد رضا خان بہادر انتظام جنگ	داماد واجد علیشاہ	بشرح ایضاً
(۷)	عالیقدر میرزا عنایت علیخان بہادر	نبیرۂ محمد علیشاہ	خطاب منظور شدہ بموجب حکم نمبری ۲۶۷۲ پی مورخہ ۴ - دسمبر ۱۸۷۶ع
(۸)	معزز الدولہ احتشام الملک سید محمد تقی خان بہادر اسد جنگ	داماد امجد علیشاہ	بشرح ایضاً
(۹)	اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علیخان بہادر ضیغم جنگ	داماد محمد علی شاہ	بشرح ایضاً
(۱۰)	محمد قمر الدین حیدر	نبیرہ امجد علیشاہ	
(۱۱)	محمد شمس الدین حیدر	ایضاً	
(۱۲)	محمد حسین خان انکا لقب ارشد الدولہ رشید الملک محمد حسین خان بہادر شیر جنگ ہے	الف	انکا خطاب سرکار انگلشیہ نے بہ تسلسل حکم نمبری ۲۶۷۲ پی تسلیم فرمایا جسکی تصدیق گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مطبوعہ ۲۳ - اگست ۱۸۷۹ع سے ظاہر ہے -
(۱۳)	میرزا فرخ محمد تقی علی بہادر	نبیرہ امجد علیشاہ	
(۱۴)	بیدار بخت میرزا محمد علی بہادر	نبیرہ محمد علیشاہ	انکا خطاب منظور شدہ بموجب حکم نمبری ۲۶۷۲ پی مورخہ ۴ - دسمبر ۱۸۷۶ع
(۱۵)	میرزا محمد اصغر علی بہادر	نبیرہ محمد علی شاہ	
(۱۶)	غضنفر میرزا بہادر	ایضاً	
[illegible]	محمد حسین علی	ایضاً	

نمبر	نام قرابتداران شاہان اودھ	نام بادشاہ جس سے قرابت سے	کیفیت
(۱۸)	جلیل الشان میرزا محمد اکبر علی بہادر	نبیرہ محمد علیشاہ	خطاب انکا بموجب حکم نمبری ۲۲۷۲ پی مورخہ ۴ دسمبر [illegible] منظور ہوا
(۱۹)	نواب محمد حسن علی بہادر	نبیرہ محمد علیشاہ	
(۲۰)	نواب محمد عسکری بہادر	ایضاً	
(۲۱)	نواب محمد قاسم علی بہادر	ایضاً	
(۲۲)	نواب محمد علی بہادر	ایضاً	
(۲۳)	نواب صاحب مرزا بہادر	ایضاً	
(۲۴)	نواب نواب مرزا بہادر	ایضاً	
(۲۵)	میرزا احمد حسن خان بہادر	نبیرہ نواب سجاد علیخان	
(۲۶)	امین الدولہ احتشام الملک علی حسن بہادر شجاعت جنگ	ایضاً	خطاب انکا بموجب حکم نمبری ۲۲۷۲ پی مورخہ ۴ دسمبر [illegible] منظور ہوا
(۲۷)	شمس الدولہ مختار الملک علی حسین خان بہادر مستقیم جنگ	نبیرہ محمد علی شاہ	خطاب منظور شدہ بموجب حکم نمبری ۲۲۷۲ پی مورخہ ۴ دسمبر [illegible]
(۲۸)	نواب محمد علیخان بہادر	امجد علیشاہ کی دختر کے فرزند ہیں	
(۲۹)	نواب کاظم علیخان بہادر	نبیرہ امجد علیشاہ	
(۳۰)	نواب محمد جعفر علیخان بہادر	نبیرہ محمد علیشاہ	
(۳۱)	نواب محمد صادق علیخان بہادر	ایضاً	
(۳۲)	نواب کاظم علیخان بہادر	ایضاً	
(۳۳)	سیف الدولہ مجاہد الملک سلیمان میرزا خان بہادر ہزبر جنگ	نبیرہ محمد علیشاہ	خطاب منظور شدہ بموجب حکم نمبری ۲۲۷۲ پی مورخہ ۴ دسمبر [illegible]
(۳۴)	نواب ابوالحسن خان بہادر	نبیرہ محمد علی شاہ	

نمبر	نام قرابت داران شاہان اودھ	نام بادشاہ جس سے قرابت ہے	کیفیت
(۳۵)	نواب عبداللہ خان بہادر	ایضاً	ایضاً
(۳۶)	معظم الدولہ ظفر الملک نواب محمد ذکی علی خان بہادر غالبجنگ	نبیرہ نواب سعادت علیخان	خطاب انکا بتسلسل حکم نمبری ۲۶۷۲ پی منظور شدہ ہے جسکی تصدیق گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۱۳- اگست ۱۸۶۹ع سے ظاہر ہے۔
(۳۷)	نواب میرزا محمد عباس بہادر	ایضاً	
(۳۸)	نواب مہدی حسن خان بہادر	داماد فرزند نواب سعادت علیخان بہادر	
(۳۹)	نواب سجاد حسین خان بہادر	ایضاً	
(۴۰)	کاظم علیخان بہادر	ایضاً	
(۴۱)	سعادت حسین خان بہادر	ایضاً	
(۴۲)	میرزا محمد علی نقی خان بہادر	نواب شجاع الدولہ کی فرزند کی داماد ہین	
(۴۳)	نواب بہادر علیخان بہادر	ایضاً	
(۴۴)	نواب آغا بہادر	محمد علیشاہ کی دختر کے فرزند کی پسر ہین۔	
(۴۵)	نواب فضل علیخان بہادر	ایضاً	
(۴۶)	نواب نصیر الدین مرزا بہادر	ایضاً	
(۴۷)	مجد الدولہ ممتاز الملک ابوطالب خان بہادر رستم جنگ	دختر غازی الدین حیدر کے نبیرہ ہین۔	خطاب انکا بموجب حکم نمبری ۲۶۷۲ پی مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۶۹ع منظور شدہ ہے
(۴۸)	نواب مہدی علیخان بہادر	نبیرہ دختر نواب شجاع الدولہ ہین۔	

شبیہ میرزا مصطفیٰ علی حیدر بہادر خلف محمد امجد علی شاہ بادشاہ۔

شبیہ میرزا قمر الدین حیدر بہادر
خلف میرزا محمد مصطفی علی حیدر
بہادر

نمبر	نام قرابت داران شاہان اودہ	نام بادشاہ جس سے قرابت ہے	کیفیت
(۴۹)	نواب مہدی حسین خان بہادر	نواب برہان الملک	سورت ہفتم اسکے نواب برہان الملک ہین
(۵۰)	والا قدر نواب زیر مرزا	نصیر الدین حیدر	خطاب انکا بسلسل حکم نمبری ۲۶۷ پالی مورخہ ۴- دسمبر ۱۸۶۶ع کے منظور شدہ ہے تصدیق اسکی گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مطبوعہ ۱۳- اگست ۱۸۶۷ع سے ظاہر ہے۔

تذکرہ میرزا مصطفی علی حیدر

جب بعد رحلت فرمائی حضرت نصیر الدین بادشاہ اودہ تخت سلطنت اودہ نے جلوس حضرت محمد علیشاہ سے زینت پائی اور حضرت امجد علیشاہ منصب ولیعہدی پر سرفراز ہوئے حضرت محمد علیشاہ کی توجہ خاطر میرزا مصطفی علیحیدر اپنے فرزند زادہ پر مبذول رہی کاروبار سلطنت مین بھی انکا دخل ہونے لگا جب فراج جد امجد مین رسوخ زاید پیدا ہوا حالات نیک و بد حضرت امجد علیشاہ پدر بزرگوار اپنے کی حضور بادشاہ مین بے کم و کاست پہونچانے لگے اور مزاج والد ماجد انکے جانب سے کشیدہ ہوتا گیا اکثر تبہ حضرت امجد علیشاہ نے ایک پلٹن ماتحت اپنی کی تنخواہ کم کر تقسیم کرائی اور حضرت محمد علیشاہ نے مواخذہ اسکا مہاراجہ بالکرشن بہادر سے کیا میرزا مصطفی علیحیدر بھی رازدار و خبر رسان اس معاملہ کے تھے اس امر کے سے طبیعت پدر بزرگوار فرزند اکبر سے نہایت ناراض و برگشتہ ہو گئی جب سریر خلافت سے حضرت امجد علیشاہ کے اجلاس سے رونق تازہ حاصل کی کینہ دیرینہ ظاہر ہوا اور فرزند اکبر کو جو مستحق سلطنت تھا منصب ولیعہدی سے محروم کیا اور معین الدولہ میر عنایت علی ماموں اپنے کی حراست و نگرانی مین سپرد کیا معین الدولہ نے حسب نشاء بادشاہ چھاونی امام الدین خان بہادر عقب سعادت گنج مین متصل مکان اپنے کے مع عیال و اطفال قیام کرایا اور حراست کمال رکھی اور زر ماہانہ جو نہایت قلیل تھا خزانہ شاہی سے ہر ماہ معرفت معین الدولہ بہادر انکو ملا کرتا تھا گذر اوقات بعسرت ہوتی تھی سوار ہونے کی اجازت نہ تھی لیکن محلات حضرت محمد علیشاہ و دیگر

محلات حضرت امجد علیشاہ سے بوجہ ہمدردی و جوش محبت مادری امداد اونکی اکثر ہوا کرتی تہی
اکثر محلات سے پوشاک و خاصہ بہی آجایا تہا جب حضرت امجد علیشاہ عالم بقا کو تشریف فرما ہوئے
و حضرت [illegible] واجد علیشاہ نے علم شہریاری بلند فرمایا اوایل سلطنت مین بوجہ غمازی بعض بدنیتان
مزاج اقدس جانب برادر کلان سے برگشتہ رہا یہانتک نوبت پہونچی کہ ایکروز بادشاہ وقت نے
تجویز دگرگون فرمائی اور قصد تشریف آوری مکان سکونت مرزا مصطفےٰ علی حیدر مین کیا پھر صاحب
رزیڈنٹ بہادر نے غبار کدورت آئینۂ ضمیر سلطانعالم سے رفع کیا اور تنخواہ مین بہی کچہ عہد
پیشین سے ترقی ہوئی تشدد پہرہ و حراست بہی کم ہوگیا بہ نسبت عہد پدری کے زمان حکومت
برادر مین کسیقدر آسایش رہی ہفتم فروری ۱۸۵۶ء کو جب سرکار انگریزی نے ملک اودہ پر قبضہ
کیا میرزا مصطفےٰ علی حیدر بہی مطلق العنان ہوئے اور حراست نہ رہی تنخواہ مقرر ہو گئی اور بسر کرنے لگے
اتفاقات وقت سے ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا حکام والا مقام کو حراست اور نگرانی خاندان شاہی [illegible]
باندیشہ بغاوت باغیان واجب آئی میرزا مصطفےٰ علی حیدر کو بہی بشمول دیگر شاہزادگان بمقام
بیلی گارد مین زیر حراست رکہا جب بیلی گارد خالی کیا میرزا مصطفےٰ علی حیدر کو ہمراہ اپنے لے گئے
وہان بہی نظر بند اسیر کرتے رہے ۱۸۵۸ء مین فوج باغی کا قدم نامسعود اس ملک سے ہٹا
و آمد حکام کی سعادت نے پہر شہر لکہنؤ کو آباد ان کیا حکام انگریزی نے میرزا صاحب کو بہی اونکے
گہر پہونچایا اور نہایت عزت و آبرو کی تنخواہ ماہانہ مین اضافہ کر دیا گذر اوقات حسب زمانہ ہونے لگی
ہر روز بطور تفریح سوار ہونے لگے اور سلامت روی مزاج مبارک مین اسقدر تہی کہ ہر اعلےٰ و
ادنے کے سلام کا جواب اپنے دست ہمایون سے ادا کرتے جوان خوش رو و وجیہ تہے
مزاج سلیم تہا شوکت شاہزادگی چہرہ سے نمودار تہی تا ایام حراست کبہی تاج زیب فرق مبارک نہو
اور یہ سینہ سپری مین شکر و سپاس جناب باری ادا کیا کئے جب سے بار حراست کی گرانباری
دور ہوئی تاج پوشی اختیار کی میرزا مصطفےٰ علیحیدر نے عہد انگریزی مین تین شادیان دو فرزند
اور ایک دختر کی یعنی پہلی شادی میرزا محمد شمس الدین حیدر فرزند کی ساتہ صبیہ بہادر علیخان نبیرہ ملکہ جہان
کے اور دوسری شادی میرزا قمر الدین حیدر بہرام شکوہ فرزند کی ساتہ نواب عفت آرا بیگم دختر
نواب ممتاز الدولہ بہادر کے ہوئی یہ شادی بہت علم و شان کے ساتہ ہوئی افسوس یہ ہے
کہ عمر دختر نے وفا نکی اور آغاز شباب مین لاولد تیسری ستمبر ۱۸۷۶ء کو وفات پائی اور خورشید جہان بیگم
صاحبزادی ہم بطن میرزا قمر الدین حیدر کو ساتہ نواب ہادی علیخان عرف گسیٹا صاحب کے منسوب کیا

شبیہ عالیجناب نواب میرزا عالیقدر بہادر
خلف نواب محسن الدولہ بہادر
شبیہ عالیجناب نواب محسن الدولہ بہادر
مطبع تمنائی

اور خود واقع تاریخ دہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری مطابق سنہ ۱۸۷۷ء کو راہ پیماے جادہ ملک بقا
ہوئے جسکا تاریخی مصرعہ درج ذیل ہے

تمنا سال ہجری یہی ہے
یہ جان پاک رضوان کو گئی ہے ۱۲۹۴ھ

تذکرہ محسن الدولہ منتظم الملک محسن علیخان بہادر غضنفر جنگ

جناب پوتی بیگم صاحبہ شاہزادی حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ کا عقد ساتھ نواب
بقرب الدولہ مہدی علیخان بہادر کے منعقد ہوا اونکے بطن مبارک سے نواب محسن الدولہ
بہادر ایک فرزند و دو دختر متولد ہوئین شادی نواب محسن الدولہ بہادر کی ساتھ نواب
سلطان بیگم دختر حضرت محمد علیشاہ کے ہوئی بطن وہب عفیفہ روزگار سے دو فرزند پیدا ہوئے
وحید الدولہ نظام الملک عنایت علیخان بہادر سہراب جنگ عرف میرزا عالیقدر جو ساتھ
مسرت آرا بیگم دختر نواب علی نقی خان بہادر مخاطب بحضور عالم سنہ ۱۲.. ہجری مین کتخدا ہوئے
وارث الدولہ ضیاء الملک سرفراز علیخان بہادر سہراب جنگ مرحوم جنکا نام شجرہ مین رکھا گیا
اور ایک دختر جو ظہیر الدولہ مختار الملک ابو الحسن خان بہادر دلاور جنگ کو منسوب ہوئی انسے
ایک فرزند اور ایک دختر رونق بخش خانہ دولت ہوئے سرفراز الدولہ معز الملک ابو طالب خان بہادر
جلادت جنگ جنکو دختر بیگم اختر میرزا صاحب عالم بہادر منسوب ہے اور ملکہ دو عالم نواب تاجدار بہو جو میرزا اسکندر حشمت بہادر
فرزند وسطی صاحب عالم و عالمیان کی عقد مین آئی دختر تہی نواب محسن الدولہ بہادر ہر عہد مین معزز و
ممتاز رہے ترک سواری بہی لایق دید تہا مکان راجہ گلزاری مل خزانچی سابق شاہ اودہ مین
جو متصل پنج محلہ واقع تہا سکونت پذیر تہے اس مکان کے دروازہ کے مقابل دوسرا
دروازہ شہر مین نہ تہا غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین منہدم ہوکر شامل صحن قلعہ مچھی بہون ہوگیا جب فوج
باغی مایل تاراج شہر لکہنو ہوئی شہر سے نکلکر کسی موضع مین خفیہ قیام تہا بعد تسلط سرکار وارد
شہر ہوئے اور عمارات متصلہ گول دروازہ چوک مین قیام فرمایا سرکار انگریزی مین عظمت و
شان اونکی بدستور رہی اور خطاب کے سی ایس آئی بہی مرحمت ہوا آخیر عمر مین فرزند و دختر
سے نزاع ہوئی میرزا عالیقدر باپ سے علیحدہ ہوکر دوسرے مکان مین چلے گئے نواب صاحب کو
اسبات کا نہایت ملال رہا بعد چندے اپنی حسن تدبیر سے پہر شریک کرلیا لیکن اسی رنج سے
حواس مختل ہوئے اور بصارت مین ضعف آگیا چونکہ پیری تہی متحمل صعوبات نہو سکے اور آخر کار
ششم ماہ جون سنہ ۱۸۷۷ء کو دنیا ناپایدار سے رحلت کی اور بارہوین ماہ جولائی سنہ مذکور

مجلس عزاداری چہلم وفات بڑے تزک و احتشام سے ہوئی تعلق حسین آباد جو بعد غدر
سرکار انگریزی سے انکو متعلق ہوا تھا جاتا رہا گیٹ گنج مع باغ موسومۂ نشاط باغ و تالاب
معمرہ مہاراجہ ٹکیٹ راے انکی جاگیر مین ہے تالاب کی تو کچھ مرمت ہو گئی تھی باقی عمارتونکا
یہ حال ہے - ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانۂ + ہست فرد دفتر احوال صاحب خانۂ
زمانۂ قدیم مین اس ٹکیٹ گنج مین بڑی بازار ہوتی تھی اور ایام عشرہ محرم مین تعزیہ اسی راستہ سے
جاتے تھے اسوجہ سے اکثر لوگ سکناے گنج مذکور بنابر آسایش مومنین و زائرین ہر ایک سے مثلاً
اجناس خوردنی و نوشیدنی پیش کرتے تھے بدینوجہ یوم عاشورہ کو بڑی کیفیت رہتی تھی المختصر
اب میرزا عالیقدر بہادر اس خاندان کے یادگار موجود ہین مگر حالت سابقہ مبدل ہو گئی -
سچ ہے انقلاب زمانہ سے کیا اختیار ہرچہ رضاے مولی از ہمہ اولے -

ممتاز الدولہ مدبر الملک میرزا محمد حسین علی خان بہادر تہور جنگ

نواب ممتاز الدولہ بہادر عمایدِ شہر و اکابر لکھنؤ مین متمنات روزگار ہین محمد علیشاہ کے نبیرہ
باوقار ہین سلطان العالیہ دختر نواب ملکہ زمانیہ محل حضرت نصیر الدین حیدر بادشاہ دوم اودہ انکو
منسوب ہوئی اور بعد وفات نواب ملکہ زمانیہ جملہ اثاث البیت کثیر باہم نواب ممتاز الدولہ و ماد و
نواب والاقدر وزیر میرزا بہادر خلف میرزا کیوان جاہ بہادر پسر ملکہ زمانیہ کی تقسیم ہو گیا چونکہ نواب انصاف جسب
بادشاہ کے رشتہ دار قریب سے تھے تا عہد سلطنت مقرب و معزز بارگاہ سلطانی رہے اور نواب
وزیر مرزا جنکو صرف توسل ذاتی نواب ملکہ زمانیہ سے تھا حد اعتدال پر قایم رہے جب
۱۸۵۷ء مین فوج باغی مقام تیرہی مین متصل مکان سکونت انکی مقیم ہوئی نوابصاحب بخیال حفظ دور اندیشی
عمارت باغ دیوان شنبھو ناتھہ کایتھہ سکسینہ مین جو قریب و محاذی پل نوبستہ محلہ حیدر گنج مین واقع
تھی قیام پذیر ہوئے ۱۸۵۸ء مین فوج سرکاری و باغیون سے ہنگامۂ کارزار گرم ہوا گولی
گولہ کی بوچھار ہونے لگی نوابصاحب مقام اورنگ آباد و علاقہ مصر کہہ مین جو لکھنؤ سے جانب شمال
ضلع سیتاپور مین واقع ہے تشریف لے گئے و تا اختتام غدر وہین رونق افروز رہے جب باغی
دفع ہوئے وقت انتظام سرکار نوابصاحب پھر اوسی باغچہ دیوان شنبھو ناتھہ مین بذریعہ
اشتہار عام ملکہ معظمہ وارد ہوئے حکام انگریزی نے نہایت قدر و منزلت کی جملہ حقوق وثیقہ
وغیرہ سے مطمئن کر دیا اہتمام امام باڑہ حسین آباد بھی بشرکت نواب محسن الدولہ بہادر انکے

شبیہ عالیجناب نواب
ممتاز الدولہ بہادر

متعلق رہا چونکہ نوابصاحب نے بمقتضای سیر چشمی کاروبار حسین آباد باختیار کارندگان
نواب محسن الدولہ بہادر چھوڑ دیا تھا بعد وفات نواب محسن الدولہ بوجہ بدانتظامی خود متوجہ
نظم و نسق کارخانۂ حسین آباد ہوئے اور ایسا انتظام معقول کیا کہ جملہ نقایص رفع ہوگئے
ہر کس و ناکس اس حسن انتظام کا مداح ہی کارخانہ حسین آباد عدالت سرکار انگریزی
سے مرفوع القلم تھا ۱۸۸۲ء سے بسبب قانون جدید شامل احاطہ ہائی کورٹ ہوگیا۔
اور انتظام سابقہ تبدیل ہوگیا مگر ممتاز الدولہ بہادر انتظام حسین آباد میں بدستور منتظم ہیں
بفضل ایزد متعال یہ نواب صاحب کثیر العیال ہیں مگر انکا ایک فرزند ارجمند ملقب بہ
سعید الدولہ بہادر بطن سلطان العالیہ دختر ملکہ زمانیہ سے پیدا ہوا تھا نہایت زکی و ہوشیار
و صاحب ہمت تھا افسوس کہ عین شباب میں وفات پائی۔ این ماتم سخت است کہ گویند
جوان مرد + اس صاحبزادہ نے ایک روضہ کربلا در محلہ حیدر گنج قدیم میں متصل سڑک
وکٹوریہ روڈ محاذی اسپتال سرکاری بہت عمدہ و نفیس تیار کرائی عفت آرا بیگم
عرف بگمن صاحبہ دختر نوابصاحب میرزا بہرام شکوہ محمد قمر الدین حیدر خلف میرزا مصطفی علی
فرزند اکبر حضرت امجد علیشاہ کو منسوب ہوئی تھی حیف کہ آغاز شباب ۱۸۷۸ء میں قضا کی ان
دونو حوادث جانکاہ ہی صدمہ عظیم طبع ہمایون نوابصاحب پر پہونچا مگر ناچار صبوری اختیار کی
ابتدا سے شان خاندانی کا ایک انداز ہے۔ روز چہلم جناب سید الشہدا صلعم کے تعزیہ
بڑی تزک و احتشام سے نکلتا ہی عزاداری ایام محرم کا صرف کثیر و بیشمار ہے سوای عشرہ محرم کے
دیگر ایام میں بہی مجالس عزای جناب امام علیہ السلام ہوا کرتی ہیں اور خیرات کا در ہمیشہ کشادہ
رہتا ہے اسوقت میں یہ ذات پر صفات غنیمت ہے۔

تذکرہ سرفراز الدولہ بہادر شوہر نواب افسر بہو صاحبہ

نواب افسر بہو صاحبہ عرف چہوٹی شاہزادی دختر حضرت امجد علیشاہ ہمشیرہ ہم بطن حضرت واجد علیشاہ
کی نسبت ساتہ سرفراز الدولہ کے ہوئی جناب ملکہ کشور دختر نواب امام الدین خان مادر انکی
اپنی صاحبزادی کو نہایت عزیز رکہتی تہین و قدر و منزلت دختر و داماد بدرجۂ غایت تہی جبکہ
شاہزادی صاحبہ کا عقد نکاح ساتہ صاحبعالم خلف سلطان العالم واجد علیشاہ کے منعقد ہوا
تہا باہم سرفراز الدولہ و شاہزادی صاحبہ کی سوء مزاجی رہی اور سرفراز الدولہ نے جب محل ثانی کیا
سکونت و بود و باش یکجائی بالکل جاتی رہی چند سال ہوئے کہ سرفراز الدولہ شوہر شاہزادی صاحبہ

نے وفات پائی فرائض میت بہ آئین حسین جناب شاہزادی صاحبہ سے ادا فرماے گئے بابت
جایداد متروکہ شاہزادی صاحبہ نے کچھ خواہش کی لیکن جب از جانب طرف ثانی نزاع و پرخاش
شروع ہوئی از راہ علوہمتی و سیرچشمی اوس سے دست بردار ہوئین اور نزاع رفع ہوگیا ریاست
آبائی و مادری بہت انکی قبضۂ اقتدار مین ہے جلوس سواری موجود ہے مقبرہ حضرت امجد علیشاہ
عرف امام باڑہ سبطین آباد متصل حضرت گنج جسکی عمارت وسیع لایق دید و نہایت مستحکم ہے اور جسکو
حضرت سلطان عالم واجد علیشاہ نے بعد رحلت فرمائی جنت مکان حسب وصیت پدری تعمیر
کرایا اور بازار کشور گنج محدثہ جناب ملکہ کشور صاحبہ مادر شاہزادی صاحبہ انکی ملکیت مین ہے
جملہ سامان امارت حشم بدستور تاحال موجود و مہیا خاصبردار و عصابردار و چوبدار و دیگر عملہ
وردی و پوشاک درست تزک ڈیوڑھی امیرانہ ہے امام باڑہ سبطین آباد کا انتظام نہایت
معقول طور پر ہے عملہ امام باڑہ جداگانہ ہے اہتمام روشنی ایام محرم و تعزیہ داری بہت
خوبی کے ساتھ ہوتا ہے ہر امر مین نگرانی خاص رہتی ہے سرکار عالی و قار ہے چونکہ جناب
شاہزادی صاحبہ کے سواے ایک دختر منسوبہ میرزا ولیعہد بہادر کے کوئی اور اولاد ذکور
دانا شہ سے نہوئی ایک طفل کو حین حیات سرفراز الدولہ سے پرورش فرمانے لگین اور تعلیم
تربیت مین کوشش بلیغ فرمائی اب ماشاء اللہ وہ صاحب بالغ ہوئے ابتک سے آئندہ
انکے قراین اچھے ہین یقین ہے کہ آداب خاندان شاہی کا بخوبی خیال رکھین اور ناموری حاصل کرین

تذکرۂ عظمت الدولہ معظم الملک سید محمد رضا خان بہادر انتظام جنگ

جناب عظمت الدولہ معظم الملک سید محمد رضا خان بہادر انتظام جنگ
اودہ شہر لکھنؤ کے بڑے نامی گرامی شاہزادے ہین نواب سپہر آرا بیگم شاہزادی حضرت
محمد واجد علیشاہ جو بطن نواب سلیمان محل سے روشنی بخش کاشانۂ سلطنت کی تھین انکو منسوب ہوئین افسوس کہ
شاہزادی صاحبہ موصوفہ نے جہان ناپایدار سے رحلت فرمائی مختصر امارت و ایالت کا جوہر
انکی ذات فیض سمات سے معرض عرض مین ہے باوجود انقلاب ریاست اودہ و نیرنگی چرخ شعبدہ باز
آجتک اوسی عظم و شان سے مطابق قواعد خاندان عالی بہ خوش نیتی و نیکنامی و سادہ آرائی بسر
کرتے ہین امور دینی و دنیوی دونو کا انتظام جیسا کہ چاہئے اس سرکار مین درست ہے عقاید مذہبی

شبیہ عالیجناب سلطنت الدولہ
بہادر داماد سلطان عالم میرزا
واجد علی شاہ بادشاہ اودھ

کی پابندی سے شب و روز کام ہی اشغال بیجا کی طرف طبع عالی سہواً بھی متوجہ نہیں ہوتی روزانہ غربا و مساکین فیاضی و دستگیری سے کامیاب ہوتی ہیں کربلاے تعمیر کردہ جناب شجاعت الدولہ بہادر جو اگرچہ بعد انتزاع سلطنت زمانہ شاہی واقع لکھنؤ محلہ مہدی گنج جو ایک عرصے سے انقلاب زمانہ کی بدولت ابتری و پراگندگی و شکستگی کی حالت میں پڑی تھی جناب محتشم الیہ نے بجد و جہد تمام اپنے حیطہ اختیار میں لاکے بصرف زر کثیر اوسکو ایسا آراستہ و پیراستہ کیا کہ ناظرین با اعتقاد کی چشم عقیدت کو روشنی تازہ و شادمانی بے اندازہ حاصل ہوتی ہے مومنین و ذاکرین خاص و عام کی آسایش و آرام کے لئے ہر قسم کا سامان مہیا و موجود رہتا ہے جسکا نتیجہ سعید ظاہر ہوا کہ علاوہ عشرہ محرم کی چہلم کے بعد تک اربعین بڑے تزک و احتشام سے اس کربلا میں دفن ہونے کے لئے آتے ہیں روشنی کا اہتمام نہایت عمدہ ہوتا ہے سقہ ہای آبکش ہر سو واسطے چھڑکاؤ اور تسکین تشنگان باتھم ساغر بکف گشت کرتے ہیں تقسیم حصہ جات پلاؤ و شیرمال وغیرہ بقدر اندازہ و مناسب خوب ہوتی ہے سڑک جدید منصور نگر سے کربلا کے پھاٹک تک جناب ممدوح کی کوشش سے درست ہوئی ہے غرضکہ یہ شاہزادہ نامدار فی زمانہ مصدر اوصاف حمیدہ و مظہر اعطاف پسندیدہ ہیں خداوند کریم ایسے عالی ہمتوں کو ہمیشہ سلامت با کرامت رکھے ڈیوڑھی انکی عالیشان لب سڑک مابین محلہ فرنگی محل و گھریالی کے واقع ہے شان مکان عظمت مکین سے ظاہر ہے ۔

تذکرہ خاندان دلیر الدولہ آغا حیدر صاحب

اس دودمان والاشان کو قدیم سے اعزاز و افتخار خداداد سے ہے شرافت و نجابت بسلسلہ نسبی و حسبی ربط و پیوند مناسب ہوتا آیا میرزا ابوسعید منصور مورث خاندان کا تسلسل نسب بچند واسطہ شمس الدین محمد اولاد حضرت زید النار بن حضرت امام موسیٰ کاظم صلعم تک مربوط ہے میرزا صاحب مرد شجاع و دلاور تھے شجاعت کو انکی دست ظفر بیعت تھی اور جلادت کعش بردار یابی رفعت اہل ایران رستم عہد و اسفندیار دوران سمجھتے تھے کہ ملک عجم میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے دیگر و زنادر شاہ بادشاہ ایران شکار انگلستان وارد بیابان ہوا ناگاہ ایک درخت پہنا در فراخ تنہ سایہ دار نظر پڑا بچہ دیر زیر درخت آسایش گزین ہوا وقت روانگی یہ الفاظ زبان پر لایا کہ افسوس یہ درخت ساتھ نہیں چل سکتا کہ اثنا راہ میں شدت گرما سے امن ہوتی میرزا صاحب نے بفور استماع اس سخن بجبہ کوہکن خارا شگاف سے شجر زشتک طوبے کو بیخ و بن سے کندہ کرکے عصا وار ہاتھ میں لیا

اور فرق مبارک بادشاہ وقت پر شل چتر مینا رنگ سایہ کنان تا دیر دولت آسے تا درشاہ کو حیرت ہوئی اور نسبت قوی ہیکلی و نیروی بازوی میرزا صاحب کی تصور بیجا ذہن میں آیا خوف و اندیشہ حق سے بیکرو وعا نیل گرم آنکھون مین پھر واسکے نابینا کردیا۔ میرزا صاحب کی دو شادیان ہوئین دختر میرزا محمد شفیع برادر کوچک جعفر خان بیگ صبیہ میرزا محمد باقر داروغہ فراشخانہ درگاہ حضرت امام رضا علیہ السلام انکی عقد مین درآئین محل اول سے تین اور محل ثانی سے دو فرزند سعادتمند حسب تفصیل ذیل متولد ہوئے

نمبر	نام فرزندان میرزا یوسف	کیفیت
(۱)	نواب سید محمد خان از بطن دختر میرزا محمد شفیع	سماۃ آمنہ بیگم دختر کوچک نواب برہان الملک سے کتخدا ہوئے اولاد نرینہ نتھی مگر سماۃ شمس النسا بیگم عرف توکل بیگم ایک لڑکی تھی میرزا جعفر پسر نواب محمد قلی خان بہادر کو (جو بطن عمۂ نواب سید محمد خان سے تھے) کتخدا ہوئی توکل بیگم نے بوجہ بی اولادی سردار میرزا پسر میرزا سید و کو صغر سنی سے پرورش کیا اور وہی وارث متروکہ ہوا۔
(۲)	شاہ میر خان از بطن دختر میرزا محمد شفیع	دختر میرزا نصیر الدین حیدر خان دختر زادہ نواب برہان الملک سے منسوب ہوئے اور ہمراہ حضرت عالی گہر بادشاہ جنگ نجف خان مین شہید ہوئے انکی ایک لڑکا پیدا ہوا تھا مگر طفلی مین فوت ہوگیا۔
(۳)	میرزا محمد امین از بطن دختر میرزا محمد شفیع	سماۃ نجم النسا بیگم معروف بہ کھیتو بیگم دختر خورد نصیر الدین حیدر خان دختر زادۂ نواب برہان الملک سے منسوب ہوئے انکی چار لڑکے اور دو لڑکیان تھین۔ پسر اول۔ میرزا محمد نصیر انکا حال درج ذیل ہوگا۔ پسر دوم ۔ میرزا محمد تقی خان فیل جنگ انکا حال درج ذیل ہوگا۔

نمبر	نام فرزندان میرزا محمد یوسف	کیفیت
		پسر سوم [illegible] الدولہ میرزا علی نقی خان عرف آغا بچو مسماۃ حسین آرا بیگم عرف [illegible] تھی بطن ہمشیرہ جناب عالی سے کتخدا ہوئے— پسر چہارم میرزا ابو یوسف عرف میرزا ابو بسن شانزدہ سالگی گھوڑے سے گرے اور ضرب شکست پسے رہگرائے عالم بقا ہوئے— دختر اول قدسیہ بیگم میرزا محمد ابراہیم عرف میرزا اسیدو کے ساتھ منکوح ہوئی یہ میرزا محمد تقی سے چھوٹی تھی— دختر دوم یہ ہفت سالہ فوت ہوئی تھی جو میرزا آغا بچو سے چھوٹی تھی—
(۴)	میرزا جعفر	از بطن دختر میرزا محمد باقر—
(۵)	میرزا غیاث الدین محمد	از بطن دختر میرزا محمد باقر—

میرزا نصیر و میرزا محمد تقی کو نواب غفران مآب آصف الدولہ بہادر نے خورد سالی سے مثل فرزندان جگر بند پرورش کیا جملہ مراتب پدری اسکے ساتھ ادا کرگئے [illegible] [illegible] ریاست انکا ادب کرتے میرزا محمد نصیر کو ساتھ دختر نیک اختر حسن [illegible] نواب دلہن بیگم صاحبہ نے پرورش فرمایا تھا منسوب کیا ایک فرزند پیدا ہوا تھا صغر سنی میں وفات پائی اور مسماۃ فخر جہاں بیگم عرف ممولا بیگم ایک دختر تھی بعدہ نواب نامدار آصف الدولہ بہادر خود بہ نفس نفیس مع بی بی کلاں ہمشیرہ حید میرزا محمد تقی واسطے خواستگاری گوہر درج عصمت دختر پرورش فرمودہ جناب بہو بیگم صاحبہ کے تشریف لیگئے اور اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی کہ میرزا محمد تقی جو میرا عزیز دلی ہے اور میں پرورش اسکی مثل فرزندان جگری کرتا ہوں یہ لڑکا آپ کے نور دیدہ کا قرۃ العین ہے دختر فرخندہ اختر کہ آپ کے ظل عاطفت میں پرورش پاتی ہے میری ہمشیر اور بیدہ زیب گلزار میرومہ کی لڑکی ہے جب اسکی مادر مہربان نے بحالت رضاعت رحلت کی جناب والدہ ماجدہ نے بعد غور و تعمق آپ کی کنار شفقت میں جگہ دی کہ اس ذریعہ عظمی سے پرورش اسکی بہ آئین بہین و وجوہ احسن ہوگی راز سربستہ اس خیال سے منکشف نہیں کیا باد حسب عادت نسوان میل خاطر جناب اسکے جانب سے کم ہو جاسے اور در حالت علالت طبع ہمایون روبروی بسنت علیخان و جواہر علیخان ناظران بوڑھی جناب یہ وصیت فرمائی کہ دختر [illegible] ماجدہ میں آسایش گزین ہے میرا [illegible]

ہاسے ایسا نہو کہ بیگم صاحبہ نا وقفیت سے جای نامناسب مین اسکی کتخدائی کر دین —
بیگم صاحبہ سنے بعد استماع کلام صداقت نظام نواب عالیمقام کے ناظران مذکور کو
طلب فرماکے آزروی قسم دریافت فرمایا خواجہ سرایان واقف الحال سنے بعد اظہار
کلمات طیب و اسمار جلیل قدم مبارک پر ہاتہ رکھکر بشہادت واقعی تصدیق بیان نواب صاحب کی
جب یہ امر بالیقین منقوش نگین خاطر جناب ممدوحہ ہوگیا بعد اثبات مراتب دریافتی اوس عفیفۂ
شریف النسب موسومۂ لطف النسا بیگم یعنے چھوٹی بیگم صاحبہ کا عقد میرزا محمد تقی کی ساتہ کیا
یہ جشن طوے بڑے شان و تجمل سے منعقد ہوا کہ ابتک باوجود انقضاے زمانہ کثیر
ہر فرد بشر مداح وثنا خوان ہے اور جہیز اس کثرت سے ملا کہ شاید چشم فلک نے اپنے
دورہ مین نہ دیکھا ہو —
میرزا محمد تقی خطاب اسد الدولہ رستم الملک میرزا محمد تقی خان بہادر فیل جنگ سے مخاطب ہوے
بطن جناب لطف النسا بیگم عرف چھوٹی بیگم دختر نواب شجاع الدولہ بہادر سے ایک پسر
عالی گہر میرزا حیدر صاحب اور ایکدختر ہمایون اختر پیدا ہوئی اور میرزا محمد شفیع صاحب
معروف بہ چھمن صاحب بطن عفیفۂ جلیل النسب سے کہ احفاد نواب فرید خان سے تہی
متولد ہوئے — میرزا حیدر صاحب مخاطب بہ دلیر الدولہ دلاور الملک محمد علیخان بہادر
فیروز جنگ مرد سخی فیاض صاحب ہمت والانہمت تہے ہر کہ ومہ انکی خوان نوال سے
بہرہ یاب رہا باب خیرات ہر دم وا رہتا تجمل سواری لایق دید تہا شان امارت
ہر ترائن سے ہویدا ہوتی مزاج نہایت سلیم غربا پروری کا خاصہ تہا منزل برج
جو قریب رومی دروازہ واقع تہا — آپ کی نشست کا مقام فرح بخش تہا شادی
آپ کی ساتہ مسماۃ قمر جہان بیگم عرف ممولا بیگم دختر میرزا محمد نصیر خان کے ہوئی تہی
انکے بطن مبارک سے دو دختر و سہ فرزند رونق بخش مشکوی اقبال ہوئے — دختر کلان
حضرت بیگم صاحبہ سرہ ارمرزا صاحب پسر میرزا سید و مالک متروکہ شمس النسا بیگم صبیۂ
نواب محمد خان کو منسوب ہوئی اور جعفری بیگم صاحبہ دختر خورد حبالۂ عقد حسن علیخان بن
جعفر علیخان ابن نواب سعادت علیخان بہادر مین درآئین اور دو نوا او فوت ہوئین
فرزند اکبر نواب بہادر صاحب جنکو نواب بنی صاحبہ دختر میرزا سید و صاحب منسوب
ہوئین اس عفیفہ کے بطن سے دو اولاد ظہور مین آئین آغا احمد سید میر حسن [illegible]

بعارضۂ دق فوت ہوا۔ اور نجفی بیگم دختر کہ آغا عطا حسین خلف میرزا افضل صاحب سے منکوح
ہوئی تھیں لاولد فوت ہوئیں بعد انتقال نواب بنی صاحبہ نواب بہادر صاحب کا عقد
ساتھ صبیہ نواب معتمد الدولہ آغا میر کے منضبط ہوا اس عصمت مآب سے میرزا محمد تقی خان
معروف بجو رشید مرزا مرحوم (جنکا ازدواج عصمت آرا بیگم دختر نواب سعید الدولہ بن نواب
ممتاز الدولہ سے ہوا تھا) پیدا ہوئے تھے مگر افسوس کہ عین شباب میں رحلت فرمائی انکے
محل مذکورہ سے ایک پسر جہانگیر مرزا تولد ہوا خدا زندہ رکھے و قمر جہان بیگم دختر نواب [illegible]
نکاح ساتھ احمد حسین پسر نواب دولہ صاحب داماد نواب معتمد الدولہ کے ہوا ابنیاد حسین خان
لڑکا اونکا موجود ہے فرزند وسطی نواب دلیر الدولہ بہادر میرزا محمد رضی خان مخاطب
بمیرزا عالیجاہ بہادر محمدی بیگم صاحبہ دختر نواب منور الدولہ احمد علیخان بہادر سے کتخدا ہوئے
میرزا مہدی حسن خان فرزند و شہر بانو بیگم صاحبہ دختر انکی چشم و چراغ ہوئیں ۔ میرزا
مہدی حسن خان بہادر راولاً ساتھ دولت جہان بیگم صاحبہ دختر میرزا والاجاہ بہادر کے
ہم عقد ہوئی وہ عفت کوش بعد ظہور دو اولاد رحلت فرمائی ملک بقا ہوئی اور بعد انتقال
پر ملال اونکی احمدی بیگم معروف بہ کربلائی بیگم صاحبہ دختر نواب معظم الدولہ باقر علیخان بہادر داماد
حضرت محمد علیشاہ بادشاہ اودھ اونکے سلسلۂ عقد میں درآئیں تاحال کوئی اولاد نہیں ہوئی
لیکن بطن ایک عفیفہ شریفہ سے میر آغا محمد صاحب فرزند زینت بخش دولتخانہ ہیں
محمدی بیگم دختر گوہر جہان بیگم صاحبہ دختر نواب دلیر الدولہ بہادر انکو منسوب ہوئی ہیں
کوئی اولاد نہیں ہوئی اور بعارضۂ تپ کہنہ انتقال کیا اب بطن مرتضی بیگم زوجہ ممتوعہ سے کہ وہ بھی
خانوادہ شرفا سے ہے ایک پسر آغا علی بن محمد و دو دختر زہرہ بیگم و مہدی بیگم موجود ہیں
و شہر بانو بیگم صاحبہ دختر میرزا عالیجاہ بہادر میرزا مہدی حسین خان بہادر خلف میرزا والاجاہ
بہادر سے منکوح ہوئیں ۔ میرزا والاجاہ بہادر فرزند خورد میرزا حیدر صاحب نواب بیگم دختر دوم نواب
منور الدولہ احمد علیخان بہادر سے منسوب ہوئی ایک پسر اور ایک دختر انسے پیدا ہوئیں میرزا مہدی حسین خان
عرف آغا اتو صاحب مخاطب بہ وحید الدولہ عضد الملک مہدی حسین خان بہادر اسد جنگ فرزند
ساتھ شہر بانو بیگم صاحبہ موصوفہ بالا کی عقد گزین ہوئی اور وسادہ آرا سے ابہت و اجلال ہیں
اور دولت جہان بیگم حسب شرح بالا میرزا مہدی حسن خان کو منسوب ہوئی تھیں جو لاولد
فوت ہوئیں میرزا والاجاہ بہادر میرزا عالیجاہ متقی و عالم باشرع تھے اور سوا اسکے

بحصول شرف زیارات عتبات عالیات اجازہ اجتہاد حاصل تھا۔۔۔

میرزا عالیجاہ بہادر اول مرتبہ ہمراہ نواب منور الدولہ بہادر کے واسطے حج و زیارات حرمین شریفین و عتبات عالیات کے تشریف لیگئے اور بعد تین سال معاودت فرمائی بار دوم و بار سوم مع اہل و عیال خود بنا بر حصول شرف زیارات مشہد مقدس اور عتبات عالیات کے عزم فرمایا بار چہارم مع وابستگان و متعلقان زیارات عتبات عالیات کو تشریف لئے جاتے تھے شہر بمبئی مین پہونچکر انتقال فرمایا جنازہ روانہ نجف اشرف ہوا اور وہان بمقام باب القبلہ مقبرہ شیخ جواد پہلو سے قبر شیخ مرتضی مجتہد مین مدفون ہوئے

میرزا والاجاہ بہادر۔ اول مرتبہ ہمراہ نواب منور الدولہ بہادر واسطے حج و زیارات مشہد مقدس و حرمین شریفین و عتبات عالیات کے تشریف لے گئے یہ سفر تین سال مین طے ہوا اور دوسری تیسری بار خود مع اہل و عیال زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے۔ چوتھا سفر حج اور زیارت مدینہ منورہ کا مع میرزا مہدی حسین خان بہادر کے کیا۔

میرزا مہدی حسین خان بہادر خلف میرزا والاجاہ بہادر پہلی مرتبہ واسطے حج و زیارت مشہد مقدس کے ہمراہ نواب منور الدولہ بہادر اور بعد اوسکے دو مرتبہ ہمراہ میرزا والاجاہ بہادر اور چوتھی مرتبہ واسطے حج و زیارت عتبات عالیات و کربلا معلی اور پانچوین مرتبہ تنہا بنا بر زیارات عتبات عالیات تشریف لے گئے اور واپس آئے۔

نواب میرزا مہدی حسن خان بہادر خلف میرزا عالیجاہ بہادر۔ اول مرتبہ واسطے زیارت عتبات عالیات اور مشہد مقدس کے ہمراہ میرزا عالیجاہ بہادر کے تشریف لیگئے اور دوسری دفعہ بنا بر زیارت عتبات عالیات ہمراہ اپنے والد ماجد کے تشریف لئے جاتے تھے بمبئی مین جب پہونچے میرزا عالیجاہ بہادر نے انتقال فرمایا اونکی جنازہ کو روانہ نجف اشرف کیا اور خود زیارت کربلا معلی و عتبات عالیات حاصل کر کے معاودت فرما ہوئے۔

آغا محمد صاحب خلف میرزا مہدی حسن خان بہادر نے شرف زیارات عتبات عالیات اپنے والد ماجد کے ہمراہ حاصل کیا۔ دو مرتبہ

میرزا مہدی حسین خان بہادر و میرزا مہدی حسن خان بہادر اس خاندان عالیشان کے یادگار و مستثنای روزگار ہین۔ اور نیز بہ فضیلت علمی و شرافت حسبی و نسبی کے بدولت نامداران دونون بھائیون مین اتفاق کامل ہے اور لوازم ریاست و امارت حسب طریقہ

والا قدر نواب شبیر مرزا

خاندان اسوقت تک بخوبی وخوش اسلوبی ادا ہوتی ہین۔ مشغلہ علمی کیطرف بھی طبیعت راغب ہے اور پابندی اوقات تہ دل سے منظور رہتی ہے ان دونون صاحبان عالیشان کی سرکار مین غنیمت ہین فرائض عزاداری جناب سید الشہدا مین صرف زر کثیر ہوتا ہے انکی یہان کی مجلسین مشہور روزگار ہین

تذکرۂ فرزندان حضرت امجد علیشاہ بادشاہ

پانچ فرزندان عالیشان حضرت امجد علیشاہ بادشاہ اودھ تھے سب سے بڑے میرزا مصطفے علیحدہ رہتے تھے جنکا تذکرہ درج ہو چکا اون سے چھوٹے حضرت سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودھ ہوئے جواب رونق افروز کلکتہ ہین اورجنکے حالات درج کتاب ہو چکے اور میرزا سکندر حشمت بہادر کا تذکرہ حضرت سلطان عالم مین بطور مختصر بیان کیا گیا ہے کہ میرزا صاحب ہمراہ اپنی والدہ ماجدہ استخانہ کو لندن تشریف لیگئے تھے اور بائیسوین شہر جمادی الثانی ۱۲۷۴ھ ہجری کو انتقال کیا اور ملک فرانس مدفون ہوا۔ میرزا دارا سطوت بہادر و سلیمان قدر میرزا محمد حسن علی بہادر لکھنؤ مین رونق افزا ہین آداب و تعلیم خاندانی پر قایم ہین اور جو باتین ریاست کی ہونا چاہیے آجکل بسبب توجہ سرکار انگلشیہ مین انکا اعزاز و امتیاز قایم ہے میرزا سلیمان قدر بہادر کی شبیہ بھی دستیاب ہوگئی تھی لہذا نقل اوسکی ہدیۂ ناظرین با تمکین ہے۔

تذکرۂ والا قدر وزیر میرزا خلف کیوان جاہ بہادر

نواب ملکہ زمانیہ جب واسطے پرورش میرزا فریدون بخت عرف منا جان کو محل سلطانی مین داخل ہوئین محمد علیخان پسر اونکے ہمراہ تھے یاوری بخت سے منظور نظر حضرت نصیر الدین حیدر بادشاہ ہو گئین بادشاہ نے حسب وعدہ بعد تخت نشینی لطف و حضور کو بلقب کیوان جاہ محمد علیخان بہادر نامزد فرمایا بلکہ وارث سلطنت قرار دیا اور فریدون بخت فرزند کو ولایت سے خارج کیا کہ وہ سلطنت سے محروم رہا کیوان جاہ نے جوانی مین انتقال فرمایا فرزند ارجمند اونکے والا قدر نواب وزیر میرزا صاحب بالکل متروکہ پدری ہوئے ہو رہا میرانہ کیفیت سے بسر کرتے ہین آغا زطویہ گنج مین محلہ سید یوان مین قیام فرمایا او زینت کچھ سامان امارت بہم کیا اب چند سال سے کوٹھی معشوق منزل تعمیر کردہ حضرت

محمد واجد علیشاہ کو خرید کر لیا ہے اوسی کوٹھی مین رونق افروز ہین اور سوائی عمارت
سابقہ کے اپنی تجویز خاص سے عمارت جدید حوالی کوٹھی کے تعمیر کرائی وجا بجا ترسیم کوٹھی
کی بہی ہوئی خرچ انکا ایک اندازہ مناسب پر ہے طبیعت میرزا صاحب جانب امور خیر
متوجہ رہتی ہے شوق و ذوق شعر و سخن زیادہ ہے سابقاً میر فضل رسول جو جید
عہدۂ متوسطی شاہزادگان و اہتمام حسین آباد پر مامور رہے انکی داروغہ تھے بعد
برخاست اونکے جناب سید علی صاحب خاندانی جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر داروغہ ڈیوڑہی کے
ہوئے داروغہ صاحب نہایت خلیق و علیم و علم حدیث مین لاثانی ہین بہرحال اب یہ سرکار
غنیمت ہے سابقاً اس سرکار کی طرف سے ایک کوٹھی مہاجنی بنام بنک جاری ہوئی تھی
تھوڑے ہی عرصے مین بنک کو نقصان آیا کوٹھی بند ہوگئی میرزا کیوان جاہ انکے والد بزرگوار
کربلائے تالکٹورہ مین مدفون ہین نواب وزیر میرزا طبع موزون رکھتے ہین ٹھمری و
غزل آپ کی اکثر سرودخوانان شہر کو یاد ہین تخلص قدر ہے یا مقطع ٹھمری مین ضبط کرتی ہین
یہ صاحب عالی مناقب دربار سرکار انگلشیہ مین بھی شریک کیے جاتے ہین —

معز الدولہ احتشام الملک سید محمد تقی خان بہادر اسد جنگ

معز الدولہ بہادر داماد حضرت امجد علی شاہ بادشاہ اودہ کی ذات والاصفات ہمارے
شہر مین مغتنمات روزگار سے ہے — یہ شاہزادہ باوجود انقلاب گوناگون آجتک عظم و
شان سے بسر کر رہے ہین جو دستور خاندانی ہین اونھین کی پابندی تہ دل سے
منظور نظر رہتی ہے — سرکار انگلشیہ مین انکا اعزاز و امتیاز درجۂ اعلیٰ پر قایم ہے —
اور سرکاری درباروں مین بڑے عزت کے ساتھ طلب کئے جاتے ہین —
پابندی عقاید مذہب کا بھی بڑا خیال ہے اور حسن اخلاق انکا شہرۂ خاص و عام ہے
یہ شاہزادہ نامدار برادر نواب عظمت الدولہ بہادر داماد حضرت سلطان عالم محمد واجد علیشاہ
ہین اور نواب محسن الدولہ بہادر کے ہمشیرہ زادہ ہین —
انکے والد ماجد میرزا ابوالقاسم خان بہادر شوہر نواب بادشاہ عالیہ زہرہ بیگم
دختر حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ اودہ تھے —

خاتمہ کتاب مع حالات ضروری

یہ خاکسار ذرہ بیمقدار خاکپاے ارباب ذہن و ذکا رام سہاے تمنا خلف منشی پورن چند بن منشی ایشری پرشاد تخلص بہ شعاعی ابن منشی اودیراج تخلص مطلع ساکن محلہ نوبستہ منحلات شہر لکھنؤ قوم کایستھ سکسینہ جناب باریتعالے مین ہزار ہزار شکر وسپاس ادا کرتا ہے جسکی امداد غیبی نے یہ تاریخ پایۂ انجام کو پہونچائی ۔ اور بار بار سجدۂ تاریخ جہان کی جناب مین فرق تسلیم جھکاتا ہے جسکی فضل وکرم کی بدولت اس تمنائے نحیف کی تمنا بر آئی ـ

لمولفہ

شکر وسپاس حق مین جھکا ہی سر حقیر جسکے سوا نہین ہی کوئی اپنا دستگیر

چونکہ کتاب ہذا کا حجم درجۂ اعتدال پر حسب تجویز مولف پہنچ گیا لہذا باقیماندہ حالات اودھ کے لئے یہ انتظام قرار پایا کہ ایک تیسرا حصہ احسن التواریخ کا موسوم بہ **اشرف التواریخ** قایم کیا جاے جسمین اون حالات کا مجموعہ بھی جلد تر طبع ہوکر اشاعت پائے ـ اس ابجد خوان مکتب نادانی کو نہ دعوی سخندانی ہے نہ غرہ سحر بیانی ـ ہان زبان روزمرہ مین جو حالات اودھ دریافت ہوئے حیطۂ تحریر مین آئے ـ

اب ناظرین باتمکین کی خدمت مین دست بستہ التماس ہے کہ اس تاریخ مین جہان کوئی نقص رہگیا ہو یا کوئی امر خلاف بمصداق الانسان مرکب الخطا واقع ہوا ہو دامن عفو سے چھپائین اور اس یادگار حقیر کو نظر اصلاح سے ملاحظہ فرمائین ع بر کریمان کارہا دشوار نیست ـ یہ خاکسار ناتجربہ کار روزگار ہے اور اپنی غفلت شعاری و نادانی پر خود ہی نادم و شرمسار عمر عزیز کے پچیس ۲۵ سال حرص و ہوائے دنیا مین گذر گئے اب بفضل خداوندجہان واقبال بزرگان چھبیسوان سال آغاز ہے ہنوز دور جوانی کا ناز و نیاز ہے ـ ظاہر ہے کہ انسان کو دنیا مین امور دنیاوی سے فرصت کہان مگر انھین فکرون مین فکر شعر و سخن بھی میرے دستگیر رہی جسکی بدولت دو کتابین یادگار حقیر موجود ہین اور بقاے نام گمنام کیلئے ایک وسیلہ بہبود ہین

سنہ ۱۸۶۴ء سے اس خاکسار کو عہد سرکار انگلشیہ میں دفتر صدر سررشتہ تعلیم اودہ
لکھنؤ کی بدولت معیشت سے اطمینان ہے جو کچھ تان و نمک میسر آتا ہے وسی پر بسر اوقات کا ہے
اخبار سررشتہ تعلیم اودہ جو ایک سرکاری او مستند اخبار ہے میرے
اہتمام و انتظام سے اشاعت پاتا ہے او مدارس سرکاری اودہ و مقامات
.. و دوست میں روانہ کیا جاتا ہے جناب عظمت مآب فضیلت انتساب جناب
آر اے لایڈ صاحب بہادر بی اے انسپکٹر اودہ ڈویژن
جو فی الحال بعزم ولایت رخصت فرلو پر اودہ سے تشریف لئے جاتے ہیں میرے
بڑے مربی و حاکم بالتوقیر ہیں اور جناب جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر
ایم اے سابق ڈایرکٹر اودہ جو پھر صوبۂ اودہ میں سررشتہ تعلیم اودہ
چارج لینے کے لئے تشریف شریف لاتے ہیں دستگیر و کرم بخش حال حقیر ہیں انکے
عہد میں بھی عرصۂ دراز تک بخوشی و خوبی بسر ہوئی - اب بفضل خدا پھر اس صوبۂ اودہ کو
انکی تشریف آوری سے امید بہبودی و خوشنودی ہے - رای درگا پرشاد صاحب
اسسٹنٹ انسپکٹر بہادر جو اپنی فضیلت علمی و ریاست آبائی کی بدولت نامدار خلایق ہیں
اس خاکسار پر کمال مہربانی و شفقت فرماتے ہیں خداوند کریم ایسے حاکمان عالیشان
ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے -

فہرست تالیفات و تصنیفات حقیر درج ذیل ہے

نمبر	نام کتاب	سنہ تصنیف	[illegible]	کیفیت
۱	رہس بہاری ادبانی	۱۸۶۹ء	نظم اردو	اس منظوم پوتھی میں سری کرشن جی کی لیلا کا ذکر
۲	گیتا ماہاتم	۱۸۶۹ء	ایضاً	اس کتاب میں سری بھگوت گیتا جی کا مہاتم اٹھارہ ادھیاے میں درج ہے -
۳	رسوم التعلیمات	۱۸۷۰ء	ایضاً	یہ کتاب حسب فرمایش جناب ای ایم کالن صاحب بہادر ایم اے ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم طبع ہوئی -

نمبر	نام تاریخ	سن تصنیف	نظم یا نثر	کیفیت
(۴)	تقدیری کرشمہ	۱۸۷۵ع	ایضاً	اس کتاب مین چند حکایتین ہین جنسے تقدیر کے کرشمے ظاہر ہوتے ہین —
(۵)	گلگشت باغ لکھنؤ	۱۸۷۶ع	ایضاً	اس مثنوی مین جناب عظمت مآب پرنس آف ویلیس ولیعہد ملکہ معظمہ قیصر ہند کی لکھنؤ مین تشریف آوری کا ذکر ہے —
(۶)	احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبہ اودھ	۱۸۷۶ع	نثر اردو	اس کتاب کو جناب نسفیلڈ صاحب بہادر ایم اے ڈایرکٹر سررشتۂ تعلیم اودھ نے پسند فرمایا اور اسکی تقریظ اخبار سررشتۂ تعلیم اودھ مین حسب حکم و تجویز خاص سے چھپوائی اور سالانہ ریورٹ کتب مین جو بذریعۂ لوکل گورنمنٹ گورنمنٹ ہند کی خدمت مین روانہ ہوئی تھی اس کتاب کا جو ذکر کیا ہے اوسکا ترجمہ درج ذیل ہے **انتخاب** — دفعہ ۷ و ۲۳ چٹھی نمبری ۲۰۴۷ مورخہ ۲۴ — مارچ ۱۸۷۸ع اسمی جناب صاحب سکریٹری لفٹنٹ گورنر و چیف کمشنر اودھ — **دفعہ ۷** — اور کتابون مین سے یہ ایک کتاب خاص و عام کے استعمال کیواسطے چھپی ہے — (اور اگر وہ تجویز تعلیم مین شامل ہو جاے تو استعمال مدارس کے لئے کار آمد ہو) یہ کتاب بہ نسبت دیگر کتب مطبوعہ سال گذشتہ نہایت مفید ہے اس کا نام احسن التواریخ یعنے تاریخ اودھ ہے جسکو منشی رام سہاے نے نثر اردو مین تالیف کیا ہے —

ہ اسکے مختصر تذکرے و غزلیات و قصاید وغیرہ یکجا ہو کر ابھی طبع نہین ہوئے لہذا
ت ہذا مین داخل نہین کئے گئے ـــ

ے دو وقت باز و بیٹے برادران حقیقی موجود ہین ایک کا ماتا پرشاد اور دوسرے کا
رکا پرشاد نام ہی اور ایک عموزاد بھائی جہادیو پرشاد خلف منشی رگھونندن پرشاد
ے خداوند کریم سے دعا ہے کہ یہ تینون برادران سعادت نشان عمر طبعی کو پہونچکر
شاد و خرسند رہین

قطعہ تاریخ کتاب از مؤلف

دہ سرمایۂ صد افتخار است ۔ ہمانا رشک کشمیر و تتار است
باشد خطۂ دیگر نظیرش ۔ کہ فردوس برین بر وی نثار است
حالات اودہ تحریر کردم ۔ دلم شاغل بشکر کردگار است
نوشتم حال اولاد عزیزش ۔ قرا یوسف کہ مرد نامدار است
عہدش تا زمان شاہ آخر ۔ عیان کیفیت ہر تاجدار است
یان گردید حال ہر نظامت ۔ نظام عہد شاہی آشکار است
یان کردم بلاد این قلمرو ۔ رقم احوال ہر شہر و دیار است
حال ہر تعلقدار شاہی ۔ سواد نامہ ام رنگین نگار است
ذکر خیر اولاد سلاطین ۔ کتابم را فروغ و افتخار است
ریختم بوقت سعد شد طبع ۔ زطبعش طبع من در ابتشار است
درگہت گردد کلامم ۔ خدایا این دعائے خاکسار است

ئے تاریخ تاریخ تمنا.
ہاتی از تمنا یادگار است
۱۲ ۹۶۱

تاریخ طبعزاد لالہ ماتا پرشاد نکہت برادر مولف

ہوا افضل التواریخ افضل اودھ کی تاریخ
اس باغ بحران سے باغ اودھ ہے شاداب

تاریخ سال ہجری کا فکر ہے جو نکہت
کہدی یہی زبان سے چھاپی کتاب نایاب
۱۲۹۶ھ

تاریخ طبعزاد لالہ دوارکا پرشاد برادر مولف کتاب

میرے اخی معظم ہیں منشی رام سہائے
کیا یہ کار جلیل اونکی طبع اعلی نے

لکھی اونھوں نے اودھ کی یہ دوسری تاریخ
عزیز دل جسے سمجھا ہر ایک دانا نے

آب و تاب جھپی از فنون جو وہ تاریخ
ملک فلک سے پی آفتر اسکے آگے آسلنے

سنا یہ مصرعہ تاریخ دوارکا پرشاد
لکھا ہی خوب وہ حال اودھ تمنا نے
۱۲۹۶ھ

ایضاً

ہوئے محفوظ و خرم عالمان نکتہ دان ہے لکھے
جو ہیر لطف خاطر ترین حال اودھ لکھا

رقم کر سال ہجری بے سر ہماں یوں اے دل
کہ وہ نایاب و نادر ترین حال اودھ لکھا
۱۲۹۶ھ

تواریخ ریختہ قلم جادو رقم میرزا محمد محسن خان بہادر ثاقب اصفہانی

ز تالیف تمنا طبع گردید
دو تا تاریخ رشک ماہ و خورشید

یکی احسن دوم افضل بیاموز
تو نام آن تواریخ دل افروز

ہمہ مملو ز انواع حکایت
ہمہ مشحون ز اقسام حکایت

زہی فکر بلندت ای سخن سنج
کہ حالات اودھ گفتی تو بی رنج

بیکجا منسلک عقد در غلطان
مسلسل ہمچو جعد خوبرویان

تو آتش خاطری اے مرد دانا
قیامت کردہ در فن انشا

برآوردی تو آب از آتش اکنون
روان کردی ز ابر خامہ جیحون

گرفتی لعل از سنگ ای تمنا
بجا لاکی و فرہنگ ای تمنا

ز کلک نغز تو بر صفحہ دہر
بگویم فی المثل شہریست در شہر

اودھ بود است ہمچون جسم بیجان
دمیدی روح را در قالب جان

زہے ثاقب اسے سخندان آفرین باد
ترا ملک سخن زیر نگین باد

تاریخ اولے

شد ختم جو افضل التواریخ
گردید رقم زکلک ثاقب

آمد بدلم خیال تاریخ
تاریخ عجیب سال تاریخ
۱۲۹۶ھ

ثانی

مرتب احسن و افضل چو گردید
سر بد شد قلم ثاقب رقم کن

دو تاریخ از تصانیف تمنا
دو تاریخ است بس اعلیٰ و زیبا
۱۲۹۶ف

قطعہ تاریخ طبعزاد بلاغت انتمای منشی ہو اہن ہست اے ابن منشی جسیکرے
مختار سرکار فیض آثار اکمل زمان افضل دوران فخر حمید الدولہ
عضد الملک مہدی حسین خان بہادر اسد جنگ

ایسی تاریخ تمنا نے لکھی
واقعی حال کئے ہیں جو رقم
اسکی تاریخ کی تھی فکر مجھے
روے اعجاز سے آئی آواز

خاص اور عام کو مرغوب ہوئی
دل سے ہر شخص کو مطلوب ہوئی
فضل خالق سے خوش اسلوب ہوئی
واہ ہے تاریخ اودہ خوب ہوئی
۱۲۹۶ع

تاریخ طبعزاد رای پورن چند شیر آبادی متخلص بہ عاجز ابن رای
...ن لال صاحب وارد حال محلہ نولستہ منحلات شہر لکھنو

تمنائے ہنر ور نکتہ پرور
کتاب افضل التاریخ تو گفت
چو عاجز کرد فکر عیسوی سال

تمنا نت ہمدم و عقلش انیس ست
کہ ذکر خیر ہر شاہ و رئیس ست
خرد گفتا چہ تاریخ نفیس ست
۱۸۷۹ع

ایضاً

نمبر	لقب توپخانہ	نام افسران توپ خانہ
۲	توپخانہ بالک گنج نامور بآتش افگن	باہتمام میر فرزند علی اوردہ انیس الدولہ بہادر
۳	توپخانہ عنایتی	تعلق اعظم علی بیگ اجیٹن
۴	توپخانہ اردلی گولہ افگن	روشن علی خان کپتان
۵	توپخانہ خسروی قہر افگن	متعلق مشرف حسین کپتان کہ نام اوس کا مسٹر راٹن تھا۔
۶	توپخانہ رعد آسا	نامزد بہ مقبول الدولہ بہادر مصاحب و مہتمم مطبع سلطانی۔
۷	توپخانہ ہوہی کدا	باہتمام دیانت الدولہ بہادر تعلق محمد اکبر متوسل دیانت الدولہ بہادر
۸	توپخانہ ہوہی سو	اہتمام احسن الدولہ بہادر تعلق بیچو بیگ
۱	جمعیت	متعینہ نالہ کاندو علاقہ جگدیپور متعلق نظامت سلطانپور برائے حفاظت ہرداں
۲	جمعیت	متعینہ بمقام ڈلمؤ بریلی علاقہ بیسواڑہ
۳	جمعیت	متعینہ معابر گومتی۔ تعلق سید خلیل احمد
۴	جمعیت	مشہور و نامزد پرتلہ والہ
۵	جمعیت	متعینہ معابر گذرات گنگ متعلق مولوی جمال الدین۔

اسم توپیچی انگریزان ولایتی جنکی تنخواہ دفتر بخشیگری سے تا عہد واجد علی شاہ بذریعہ ملازمی ملتی تھی۔

(۱) رچرڈ جیمس ہنری مگنس۔ مخاطب جان نثار خان کپتان کمنیر بہادر ہزبر جنگ۔ توپخانہ و پلٹن اسکے سپرد تھی۔ ۱۶ رجب ۱۲۶۴ھ

ملحقہ حاشیہ: عہدہ۔ بیش میں حسب فرمان زبان دیانت الدولہ دریافت ہوا خواجہ سرا مخاطب بلقب حبشی نواز ملک متعلقہ

نمبر	لقب توپخانہ	نام افسران توپ خانہ
۲	توپخانہ بالک گنج نامور باتش افگن	باہتمام میر فرزند علی آوردہ اتیسرا الدولہ بہادر
۳	توپخانہ عنایتی	تعلق اعظم علی بیگ اجیٹن
۴	توپخانہ اردل گولا افگن	بروشن علی خان کپتان
۵	توپخانہ خسروی قہر افگن	متعلق مشرف حسین کپتان کہ نام اوس کا مشر راٹن تہا۔
۶	توپخانہ رعد آسا	نامزد بہ مقبول الدولہ بہادر مصاحب وہتمم مطبع سلطانی۔
۷	توپخانہ سلہ ہوہی کدا	باہتمام دیانت الدولہ بہادر تعلق محمد اکبر متوسل دیانت الدولہ بہادر
۸	توپخانہ سلہ ہوہی مسو	اہتمام احسن الدولہ بہادر تعلق بہچو بیگ
۱	جمعیت	متعینہ نالہ کاند و علاقہ جگدیپور متعلق نظامت سلطانپور برائے حفاظت ہردوان
۲	جمعیت	متعینہ بمقام ڈلمو دبریلی علاقہ بیسواڑہ
۳	جمعیت	متعینہ معابر گومتی۔ تعلق سید خلیل احمد
۴	جمعیت	مشہور و نامزد پرتلہ والہ
۵	جمعیت	متعینہ معابر گذرات گنگ متعلق مولوی جمال الدین۔

اسم نویسی انگریزان ولایتی جنکی تنخواہ دفتر بخشگری سے تا عہد واجد علی شاہ بذریعہ ملازمی ملتی تھی۔

(۱) رچرڈ جیمس ہنری مگنس۔ مخاطب جان نثار خان کپتان کمنسر بہادر ہزبر جنگ۔ توپخانہ و پلٹن اسکے سپرد تھی۔ ۱۶۔ رجب سنہ ۱۲۴۶ھ

سنگھ تھے ۱۲ مخاطب بیگم حبشی نژاد سے خواجہ سرا دیانت الدولہ درخواست جنس میں حسب یہ دونوں نام زبان

نمبر	لقب توپخانہ	نام افسران توپ خانہ
۲	توپخانہ بانک گنج نامور بآتش افگن	باہتمام میر فرزند علی آوردۂ انیس الدولہ بہادر
۳	توپخانہ عنایتی	تعلق اعظم علی بیگ اجیٹن
۴	توپخانہ اردلی گولہ افگن	روشن علی خان کپتان
۵	توپخانہ خسروی قہر افگن	متعلق مشرف حسین کپتان کہ نام اوس کا مشر رائٹن تہا۔
۶	توپخانہ رعد آسا	نامزد بہ مقبول الدولہ بہادر مصاحب و مہتمم مطبخ سلطانی۔
۷	توپخانہ ہوہی کہرا	باہتمام دیانت الدولہ بہادر تعلق محمد اکبر متوسل دیانت الدولہ بہادر
۸	توپخانہ ہوہی سو	اہتمام احسن الدولہ بہادر تعلق بہچو بیگ
۱	جمعیت	متعینہ نالہ کاندو علاقہ جگدیپور متعلق نظامت سلطانپور برائے حفاظت ہروان
۲	جمعیت	متعینہ بمقام ڈلمو دریلی علاقہ بیسواڑہ
۳	جمعیت	متعینہ معابر گومتی۔ تعلق سید خلیل احمد
۴	جمعیت	مشہور و نامزد پر تلہ والہ
۵	جمعیت	متعینہ معابر گذرات گنگ متعلق مولوی جمال الدین۔

اسم نویسی انگریزان ولایتی جنکی تنخواہ دفتر بخشیگری سے تا عہد واجد علی شاہ بذریعہ ملازمی ملتی تھی۔

(۱) رچرڈ جیمس ہنری مگنس۔ مخاطب جان نثار خان کپتان مگنس بہادر ہزبر جنگ۔ توپخانہ ویلٹن اسکے سپرد تہی۔ ۱۶- رجب ۱۲۴۶ھ

نائب پیشخانہ اور سرخوان وغیرہ نمبر ۱۱ مع کارخانجات دیانت الدولہ داروغہ بیشتر متعلق حسب دوفون طانہ زنان